

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مکتبہ نعیمیہ

مخزن معلوما

(مفتی) منظور عالم رضوی پورنوی

پرنسپل دارالعلوم غوثیہ، نیوریا حسین پور پٹنہ بہیت

مکتبہ نعیمیہ

۴۲۳، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۱

مخزن معلومات

نام کتاب۔

(مفتی) منظور عالم رضوی پور نیوی

مؤلف

مکتبہ نعیمیہ ۴۲۳ ٹیپا محل جامع مسجد دہلی

三

راشد کتاب سینٹر ڈیو الی مسی اصالہ التپورہ مروا ابام

کتب

حامد رضا بکاتی شیر پوری، محمد جاوید نیلی بھٹی

نیروف رڈنگ

طباعه

۶۲۰۰۱

سن اشاعت

ملنے کے لیے

○ سلمان بک ڈیو ————— قمر اکیت منصفی سنجہل

○ تنظیمی یک ڈیو ————— ہائسی یونیہ بہار

○ مکتبہ فاروقیہ ————— منشی محل دہلی

○ حق الہدی _____ مبارک پور

○ قادری باب دلو ————— لومعه مسجد بری سرفی

○ قادری کتاب ہر ————— بوسیدہ بری شریف

برهانی باب در پیرامون
نخاسته از اینها

○ ○ رضوی کتاب گھر _____ مٹا محل دہلی

اجلی کتب خانہ — مدرسہ اجمل العلوم سنبھل

عظم من ائمتنا امام المسلمين باسرة كالحديث فاضل بيلوي قدس سره العزير

سُنّتے ہیں کہ محشر میں صرف انکی سائی ہے

گر ان کی ساری ہے لوجب بنائی ہے

مچلا ہے کہ رحمت نے اُمید بندھائی ہے

کیا بات تیری مجرم کیا بات بنائی ہے

سب نے صفِ محشر میں للکار دیا ہم کو

اے بکیوں کے آقا ب تیری ہائی ہے

لیوں تو سب انھیں کا ہر دل کی اگر پوچھو

یہ ٹوٹا ہوا دل بھی خاص اُنکی کمائی ہے

اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اُٹھ

دم گھٹنے لگاؤ کلم کیا دینی رمانی ہے

اے عشق ترے صدقہ جلنے سے چھٹے سستے

جو آگ بھڑکے گی وہ آگ لگائی ہے

طیبه نہ سہی فصل مگہ ہی بڑا زاہد

ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضی اللہ

صرف انکی سائی ہے صرف انکی سائی ہے

تقریر جلیل

از قلم: حضرت علامہ مولانا مفتی حسن منظر صاحب، قدیری ضلع کشنگ (بہار)

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ نہاں ہو گئیں

پورنیہ شمالی مشرقی بہار کا آخری ضلع ہے جو علم و ادب کے فروغ کیلئے بہت ہی زرخیز ہے۔ خاک پورنیہ سے ہزاروں لعل و گہر نمایاں ہوئے۔ ابھی نہ جانے کتنے لالہ و گل مہکنے کے لئے بے تاب ہیں۔ پورنیہ کی زرخیز مٹی سے ہزاروں علماء و فضلا نکلے جن کے علم و فضل کی درخشندگی اب بھی موجود ہے۔ خاک پورنیہ کے خمیر میں شاعروں کی نغمہ سنجی بھی ہے اور اہل زبان و قلم کی گوہر افشانی بھی۔

انہیں تابندہ گوہروں میں سے ایک گہر عزیزم مولانا منظور عالم صاحب رضوی بھی ہیں جو اپنی علمی و ادبی صلاحیت کے لحاظ سے شہرت کی بلندی پر فائز ہیں۔ موصوف جہاں درس گاہ میں ایک بلند پایہ معلم ہیں وہیں قلم کی دنیا میں اپنے اسلوب کے اعتبار سے بہترین ادیب بھی نظر آتے ہیں۔

چند سال قبل موصوف نے اپنی فکر و فن کا ایک خوبصورت گلدستہ پیش کیا تھا جو "تعریفات" کے نام سے موسوم ہے۔ اس گلدستہ میں مختلف اشیاء کی تعریفات کے رنگ برنگ پھول ہیں جن کی خوشبو اور عطر بیزی سے اہل علم ایسے معطر ہوئے کہ بار بار طلب بڑھتی رہی۔ اور حال یہ ہے کہ اب وہ کتاب تیسری بار زیور طباطبائی سے آراستہ ہو چکی ہے جو موصوف کی علمی و فنی کمال کی دلیل ہے۔ زیر نظر تالیف بھی موصوف کے وسیع مطالعہ

و ادراک کا خوبصورت نتیجہ ہے جسے کئی اہل علم و نظر نے دیکھا اور ستائش کی۔ اور جب میں نے اسے جستہ جستہ پڑھا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ موصوف نے ہزاروں اوراق گل کی خوشبو ایک عطر دان میں رکھ دی ہے جس میں تنویر سے زائد کتابوں کے اوراق سے چیدہ چیدہ نادر معلومات، قیمتی مسائل اور مفید تاریخی، دینی، شرعی باتیں یکجا کر دی گئی ہیں اور لطف یہ ہے کہ مولانا موصوف نے اپنی قابلیت کا جو ہر دکھاتے ہوئے ہر سوال کے جواب کو کتابوں کے حوالجات سے مبرا بن کر دیا ہے۔ بلکہ بعض محل اشتباہ میں تحقیقات کے ذریعے اپنے کمالِ علم کا مظاہرہ بھی کیا ہے۔

الحاصل یہ تالیف دینی و دنیوی معلومات کا انمول گنجینہ ہے مجھے امید ہے کہ موصوف کی یہ گرانبوا تالیف بھی عوام و خواص میں تدریجی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔ ربّ قدیر سے دعا ہے کہ اس تالیف کو مقبول عام کر دے۔ اور مولف کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین بجاہ نبی الکریم علیہ التحیہ والتسلیم۔ فقط

(مفتی) حسن منظر قدیری
کشن گنج (بہار)

تعارف

ابن قلیون: حضرت مولانا محمد شفیع صاحب رضوی استاد دارالعلوم غوثیہ نیویائیہ بھیت

شورش غریب نے روح جن میں پھونکی
ورنہ کلی کلی یہاں نحو تھی خواب ناز میں

صوبہ بہار میں ضلع پورنیہ کو مدینۃ العلماء کا شرف حاصل ہوا اس زمین کی کوکھ سے نہ جانے کتنی نادر روزگار شخصیات نے جنم لیا ہے جنہوں نے اپنے وجود سے اس شہر علم و فن کو عظیم سے عظیم تر بنایا۔ اسی کی ایک کڑی ماہر علم و فن حضرت مولانا مفتی منظور عالم صاحب رضوی بھی ہیں جو شہسوار درس و تدریس امام علم و فن حضرت خواجہ مظفر حسین صاحب رضوی کے فیض یافتہ ہیں۔ موصوف نے فقط چند سال خواجہ ملت کی بارگاہ میں رہ کر تمام کتب متداولہ کی تعلیم حاصل کر کے ۱۸۷۸ء میں سند فراغت حاصل کر لی۔ بعدہ ۱۸۷۹ء میں دنیائے سنت کی عظیم درسگاہ دارالعلوم منظر اسلام میں بحیثیت مدرس درس و تدریس کی خدمت پر مامور ہو گئے۔ حضرت وہاں دو سال تک اپنے گوہر علم سے تشنگان علوم کو سیراب کرتے رہے۔ کچھ نامساعد حالات کی بنا پر گہوارہ علم و فن نثرین سنبھل تشریف لے گئے، وہاں اہلسنت کی عظیم درسگاہ مرکزی مدرسہ اجماع العلوم و مدرسہ حامیہ اشرفیہ سراج العلوم میں متواتر چار سال رہ کر دور دراز سے آئے ہوئے وابستگان علوم و فنون کو اپنے علم و حکمت سے فیضیاب کرتے رہے۔ پھر وہاں سے حوادث زمانہ کے تیج و خم کی بنا پر دارالعلوم غوثیہ نیویائیہ تشریف لائے اور حضرت یہاں رہ کر ہم جیسے درہائے ناپیز کو اپنے علمی فیوض و کمالات سے ستیفیض کرتے رہے۔ یہ حضرت ہی کا فیض کرم ہے کہ ہم جیسوں کو گوہر آبدار بنایا۔ اور مسلسل تین سال تک سیکڑوں نوہالان علم و فن کو اپنے مخصوص طرز تعلیم سے نوازتے رہے اور بالخصوص

اہل نیویا پر حضرت کا یہ احسان عظیم ہے کہ بہت سوں کو العلماء و رتہ الانبیاء کا مصداق بنا دیا اور اپنا علمی سکہ دارالعلوم غوثیہ کی چار دیواری پر نصب کر دیا اور یہیں پر اپنی شہرہ آفاق کتاب "تعریفات" کی تصنیف فرمائی، جو حضرت کی جیتی جاگتی یادگار ہے اور عوام و خواص سے داد و تحسین حاصل کر چکی ہے۔

پھر حضرت یہاں سے عالجیاب سیٹھ مظہر الدین صاحب کی دعوت پر گر سہائے گنج کی مشہور درسگاہ الجامعۃ الرضویہ میں بحیثیت شیخ الحدیث تشریف لے گئے اور وہاں صرف ایک سال رہ کر علمی خدمات انجام دیں۔ بعدہ مفتی سنبھل حضرت مولانا مفتی محمد اختصاص الدین صاحب اجملی کی دعوت باصرار پر دوبارہ مدرسہ اجماع العلوم سنبھل بحیثیت صدر المدرسین تشریف لے گئے اور وہاں پر مسلسل نو سال تک اپنے علمی فیض سے دور دراز سے آئے ہوئے ہزاروں طالبان علوم کو علم و حکمت سے آراستہ کرتے رہے، صدر مدرس کی ذمہ داری بھی نہایت پابندی و مستعدی کے ساتھ پوری کرتے رہے۔

حضرت نے اپنی حیات مستعار کے ایک ایک لمحے کو خدا کی عطا کردہ عظیم نعمت دولت تصور کرتے ہوئے کسی حالت میں بیکار نہیں جانے دیا اور اپنی ذات کو ہمیشہ درس و تدریس تصنیف و تالیف اور مطالعہ کتب میں مشغول رکھا اور یہیں پر حضرت نے جہد مسلسل و سعی پیہم کے بعد مختلف لاتبریریوں کی سیر کر کے "مخزن معلومات" کتاب کی تصنیف و تالیف کا آغاز کیا اور وہ پائے تکمیل تک پہنچ گئی جسے آپ کتابی شکل میں دیکھ رہے ہیں۔ پھر قصبہ نیویا کے کچھ مخلصین و محبین کے مسلسل اصرار پر سنبھل سے دوبارہ دارالعلوم غوثیہ میں بحیثیت پرنسپل تشریف لائے۔ اہل نیویا نے آپ کی تشریف آوری پر فرحت و شادمانی کا جشن منایا۔ اور آپ کے آتے ہی دارالعلوم غوثیہ کے علمی ماحول میں نکھار پیدا ہو گیا۔ اور آپ نے اپنی خدا داد صلاحیت سے تعلیم و تعلم و تہذیب و تمدن کا ایسا ماحول پیدا کیا جو عہد ماضی میں نہ تھا۔ بلاشبہ حضرت علم و فضل کی گونا گوں خوبیوں اور اخلاق و کردار کی بلندیوں پر فائز ہیں۔ بالخصوص اسی کتب پر تو بے پناہ عبور رکھتے ہیں۔ جب کتاب کے کسی مقام کی تقریر کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ مصنف کے مقاصد ان کے بیان کے تابع ہیں۔ تقریر کے دوران ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

کتاب کی سطریں اُن کے الفاظ میں ڈھلتی جا رہی ہیں۔ ان کی تدلیس میں یہ خاصیت ہے کہ جس فن کو پڑھاتے ہیں طلبہ میں اس فن کا صحیح شعور پیدا کر دیتے ہیں، وہ استاد اگر استاذ ہیں۔ جن خوش نصیبوں نے ان سے تعلیم حاصل کی ہے ان میں اکثر ہندوستان کے دینی مدارس میں اپنے عہدے پر فائز ہو کر دینی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ تادیر حضرت کا سایہ کرم ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے اور انھیں دارین کی لازوال نعمتوں سے سرفراز فرمائے آمین۔ محمد شعبان رضوی

از: حامد رضا برکاتی شیرپوری معلم دارالعلوم غوثیہ نیویا

مدت سے مرے آفتاب ہی آس دلی ہے

میں دیکھ لوں کیسی وہ مدینے کی گلی ہے

والفجر ہے چہرہ ترا، واللہ میں کیسو

کیا پیارا تبسم ہے کلی جیسے کھلی ہے

جنت کی فضاؤں میں وہ کیا رہ کے کریگا

صحرائے مدینہ کی ہوا جس کو ملی ہے

لو مجرموں سامان شفاعت ہوا اپنا

اب باد کرم دیکھو مدینے سے چلی ہے

سب جھولیاں اب قائم نعمت ہی بھریں گے

ہاں کا ان سخاوت تو سنی در کی کھلی ہے

کیسے تو جہلا خلد میں جاے کا وہابی

مفتاح در خلد جب آفت کو ملی ہے

پروانوں کا جھرمٹ وہاں، حامد تو یہاں پر

خپل دیکھ شمع نوری مدینے میں جلی ہے

پیشکش

دارالعلوم غوثیہ نیویا پہلی بھیت میں "تقریفات" کی تصنیف کے بعد مدرسہ اجماع العلوم سنبھل کی تدلیسی خدمت پر مامور ہو گیا اور اسی کو اپنا سرمایہ حیات بنالیا، ساتھ ہی مدرسہ مذکورہ کی ساری ذمہ داری بھی اپنے اوپر لے لی جسکی بنا پر کچھ لکھنے لکھانے کا موقع نہ ملا، ان ایام میں صرف کتابوں کی ورق گردانی معمولات میں شامل ہی رہی۔ اسی درمیان "معلومات" کے موضوع پر کچھ کتابیں دیکھنے کا موقع ملا جو سوال و جواب کے انداز میں تھیں۔ ان میں اکثر کتابیں تو وہ ہیں جو روایات ضعیفہ موضوعہ پر مشتمل ہیں اور جواب کے ساتھ حوالجات بھی نہیں ہیں اور بعض کتابیں تو بالکل نامعتبر ہیں۔

ہمارے چند مخلصین مثلاً عزیز گرامی حضرت مولانا مفتی محمد عارف حسین صاحب رضوی مدرس مدرسہ اہلسنت اجماع العلوم سنبھل و عزیز گرامی حضرت مولانا شعبان صاحب رضوی مدرس دارالعلوم غوثیہ نیویا پہلی بھیت و عزیز گرامی حضرت مولانا دبیر القادری صاحب رشیدی پرنسپل دارالعلوم سید علی سرکار مہمانہ گجرات نے اس سلسلے میں مجھ سے فرمائش کی کہ آپ اس موضوع پر ایک ایسی جامع کتاب لکھیں جو سوال و جواب کے طور پر ہو اور ہر سوال کا جواب محقق و مدلل ہو اور ہر جواب کو کتابوں کے حوالے سے بھی مہر بن کر دیا گیا ہو۔

مجھ جیسے ذرہ ناچیز کیلئے یہ بات جوئے شیر لانے کے مترادف تھی لیکن پھر بھی تائید خداوندی پر بھروسہ کرتے ہوئے مختلف کتب خانوں کی کتابوں کی چھان بین شروع کر دی۔ اس سلسلے میں خدا بخش لائبریری پٹنہ، رضا لائبریری رامپور اور بالخصوص شہزادہ اجماع العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر صاحب الدین صاحب اجماعی ناظم اعلیٰ مدرسہ اجماع العلوم سنبھل کا بیجا احسان ہے کہ انھوں نے اپنے ذاتی کتب خانہ سے استفادہ کرنے کا بھرپور موقع دیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی عمر دراز فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ بفضل ربی میرے پاس کافی مواد جمع ہو گیا اور ہم نے اس مواد کو بابوں کے اعتبار سے ترتیب دیا۔ جو سوال و جواب کے طرز پر ہیں اپنے لحاظ سے کافی حد تک صحیح اور درست لکھنے کی کوشش کی ہے۔ پھر بھی بقاضائے بشر کہیں غلطی یا نقص نظر آئے تو فقیر کو مطلع کر دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسکی تصحیح کر دیا جائے فقیر اس کا شکر گزار ہوگا۔

منظور عالم رضوی



الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَّمَ النَّاسَ مَا لَمْ يَعْلَمُوا
مِنَ الْمَسْمِيَّاتِ وَزَيَّنَ فَوَادِهِ بِمَا لَمْ يَعْرِفِ مِنَ الْمَعْلُومَاتِ
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ
خَيْرِ الْمَوْجُودَاتِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ
فَازُوا إِلَى أَعْلَى الدَّرَجَاتِ۔

عقائد کا بیان

س: عقائد کے امام کتنے ہیں؟

ج: دو ہیں۔ ایک حضرت سیدنا امام ابو منصور ماتریدی۔ دوسرے سیدنا شیخ
امام ابو الحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہما۔ (روضۃ البہیہ ص ۳۔ نبراس ص ۲۲۹)

س: کیا یہ دونوں امام برحق ہیں۔ اگر دونوں برحق ہیں تو پھر اختلاف کس بات
میں ہے؟

ج: یہ دونوں امام برحق ہیں۔ اصول عقائد میں دونوں ایک ہیں، البتہ اختلاف
ہے تو صرف فروع عقائد میں اور ان کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسا شافعی حنفی
کا اختلاف ہے بلکہ محققین ان اختلافات کو بھی لفظی کہتے ہیں حقیقی نہیں۔
(بہار شریعت حصہ اول ص ۵۳)

س: جو شخص ان دونوں اماموں کے خلاف کوئی عقیدہ رکھے وہ اہل سنت میں داخل ہے
یا نہیں؟

ج: اہل سنت انہیں دونوں اماموں کی پیروی کرتے ہیں۔ ماتریدیہ حضرت سیدنا
امام ابو منصور ماتریدی کی اور اشاعرہ حضرت سیدنا امام ابو الحسن اشعری کی۔ تو اہل سنت
کی یہی دو جماعتیں ہیں جو ان کے خلاف کوئی عقیدہ رکھے اور وہ عقیدہ حد کفر
تک نہیں پہنچا ہے تو وہ گمراہ ہے اور اگر حد کفر تک پہنچ گیا ہے تو کافر اور اہل سنت
سے خارج ہے۔ (مذہب اسلام ص ۷)

س: مسائل کے امام کتنے ہیں؟

ج: اس وقت صرف چار ہیں: امام اعظم، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل،
دوسری صدی کے بعد اُمت نے انہیں چاروں اماموں پر اتفاق کر لیا ہے، اس
سے پہلے کچھ امام اور بھی ہوئے لیکن ان کے مذاہب کچھ زمانہ تک چلے اور ختم ہو گئے۔
(فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۳۲۱)

س: کیا ان چار اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید ضروری ہے؟

ج: ہاں مسائل شریعیہ پر عمل کرنے کے لئے کسی ایک امام معین کی تقلید ضروری ہے
ورنہ وہ شریعت پر عمل کرنے والا نہیں ہوگا بلکہ اپنی خواہش پر عمل کرے گا اور
گمراہ ہوگا۔ اس وقت ان چار کے سوا کسی کی تقلید جائز نہیں اب مذہب حق
انہیں چاروں میں منحصر ہے اور جو ان چاروں سے خارج ہے گمراہ اور بے دین
ہے۔ (طحاوی جلد چہارم ص ۱۵۳، صاوی جلد سوم ص ۷)

س: اگر چاروں امام برحق ہیں تو پھر اختلاف کس بات میں ہے؟

ج: یہ چاروں اصول عقائد میں متحد ہیں اختلاف صرف فروعی مسائل میں ہے۔
(مذہب اسلام ص ۷)

س: ان ائمہ کے اختلاف سے کیا فائدہ ہے؟

ج: شریعت ایک چمن ہے جس میں مختلف قسم کے پھول ہیں۔ کہیں گلاب تو کہیں
چنبیلی، کہیں نسترن تو کہیں نسترن، محض ایک پھول سے چمن نہیں ہوتا اور
نہ ایک پھول زینت چمن کے لئے کافی۔ امام عقائد ہوں یا مسائل یہ چمن شریعت

کے پھول ہیں اور ان پھولوں کا اختلاف ہی زینتِ چین ہے، مثلاً مسحِ راس کے سلسلہ میں ائمہ دین میں اختلاف ہے، امام اعظم رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد سے چوتھائی سر کا مسح فرض قرار دیتے ہیں۔ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ مطلق مسح کو فرض قرار دیتے ہیں۔ چاہے ایک دو بال ہی سہی۔ اور امام مالک رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ پورے سر کا مسح فرض ہے۔ مقصود الہی چاہے جو بھی ہو مگر اس اختلاف سے امت مسلمہ کو مختلف انداز میں عمل کرنے کا موقع ملا۔ اور یہی مفہوم ہے اِخْتِلَافُ اُمَمٍ رَحْمَةً کا۔

اختلاف میں راستے مختلف ہوتے ہیں لیکن مقصود متحد ہوتا ہے جیسا کہ ایک شخص زیارتِ کعبہ کے لئے بغداد سے مکہ معظمہ روانہ ہوا اور دوسرا شخص اسی زیارت کے لئے ملکِ شام سے مکہ مکرمہ چلا، اگرچہ پہنچنے کے راستے مختلف ہیں، مگر مقصود دونوں کا متحد ہے، اور خلاف میں راستے بھی مختلف ہوتے ہیں اور مقصود بھی جیسا کہ دو شخص ہندوستان سے مختلف سمت پاکستان اور بنگلہ دیش کی طرف روانہ ہوں، ظاہر ہے کہ یہاں دونوں کے راستے بھی مختلف ہیں اور مقصود میں بھی اتحاد نہیں۔ از قلم مفتی حسن نظر قدیری

س: اہل سنت کسے کہتے ہیں؟

ج: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے طریقہ پر چلنے والوں کو اہل سنت کہتے ہیں۔ (تطبیح الجنان واللسان ص ۹)

بلفظ دیگر اشاعرہ اور ماتریدیہ کو اہل سنت کہتے ہیں۔ (رد المحتار جلد اول ص ۳۵)

س: وہابی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: محمد بن عبد الوہاب کے ماننے والوں کو وہابی کہتے ہیں، اس مذہب کا بانی محمد بن عبد الوہاب نجدی ہے جس کے بارے میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی اپنی کتاب ”الشہاب الثاقب“ میں لکھتے ہیں کہ:

”محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتدائے تیرھویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور

جو نیکو یہ خیالات فاسدہ اور عقائد باطلہ رکھتا تھا، اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا، ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، ان کے اموال کو غنیمتِ کامل اور حلال سمجھتا رہا، ان کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔“

اس نے اپنا مذہب باطل پھیلانے کے لئے ایک کتاب لکھی جس کا نام ”کتاب التوحید“ رکھا۔ اس کے ذریعہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دل کھول کر توہین کی، پھر اسی کا ترجمہ ہندوستان میں اسمعیل دہلوی نے کیا جس کا نام ”تقویۃ الایمان“ رکھا۔ اسی نے یہاں وہابیت پھیلانی، اس وقت اسمعیل دہلوی، رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی اشرف علی تھانوی اور تقویۃ الایمان کو ماننے والا یا اس کے مطابق عقائد رکھنے والا وہابی ہے۔

محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ:

”جملہ اہل عالم و تمام مسلمانانِ دینا مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا، ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال و جائز بلکہ واجب ہے، وہ صرف اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔“ (رد المحتار جلد سوم ص ۳۱۹، فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۴۳، الشہاب الثاقب ص ۴۳)

س: دیوبندی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھی کے ماننے والوں کو دیوبندی کہتے ہیں، ان کا عقیدہ یہ ہے:

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ہو سکتا ہے۔

(۲) شیطان لعین کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔

(۳) ابلیس کی وسعت علم نص قطعی سے ثابت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کے لئے کوئی نص قطعی نہیں۔

(۴) خدا جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ جھوٹ بولا بھی ہے۔

(۵) حضور صلی اللہ وسلم کے لئے بعض علوم غیبیہ کا ثبوت بچہ و پاگل بلکہ تمام حیوانات و بہائم کے علم کے مشابہ ہے۔

یہ چاروں اپنے عقیدے کے اعتبار سے کافر و مرتد ہیں جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ — آج کے دور میں دیوبندی وہابی دونوں کا حکم ایک ہی ہے کہ یہ لوگ ان خبیثہ کے اقوال باطلہ اور عقائد فاسدہ کو صحیح اور حق مانتے ہیں اس لئے یہ بھی کافر و مرتد ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۳۹ تا ۴۲)

نوٹ: تفصیل کے لئے حسام الحرمین اور الصوامع الہندیہ کا مطالعہ کریں۔

س: غیر مقلد کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: غیر مقلد جسے اہل حدیث بھی کہتے ہیں ایک گمراہ اور بددین فرقہ ہے جو تقلید ائمہ اور اجماع و قیاس کے منکر ہیں، تقلید کو حرام اور بدعت بتاتے ہیں اور ائمہ دین کو سب و شتم سے یاد کرتے ہیں اور تقلید کرنے والوں کو مشرک بتاتے ہیں، اس فرقہ نے اپنا نام عامل بالحدیث رکھا، اس کے پیشوا اسمعیل دہلوی اور صدیق خاں بھوپالی اور نذیر حسین دہلوی ہیں۔ اسمعیل دہلوی نے یہ نیا مذہب نکالا اور ہندوستان میں پھیلا دیا، ان کا عقیدہ وہی ہے جو وہابی دیوبندی کا ہے بلکہ ان سے بھی ایک درجہ آگے۔ مزید ان کے مذہب میں یہ ہے کہ رام چندر کچھن، کرشن جو ہندوؤں کے پیشوا ہیں نبی ہیں، کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال اس کا کھانا جائز ہے ہر ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح کر سکتا ہے اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہوں منی پاک ہے، متعہ جائز ہے وغیرہ۔ (اظہار الحق ص ۱۸ تا ۱۹، فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴، غیر مقلدوں کے فریب)

س: تبلیغی جماعت کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: تبلیغی جماعت وہابی دیوبندی ہی کی ایک شاخ ہے، اس کے بانی مولوی الیاس کاندھلوی ہیں ان کی جماعت کا مقصد صرف اشرف علی تھانوی اور رشید احمد گنگوہی وغیرہ کی کفری تعلیم کی نشر و اشاعت ہے اور مسلمانان اہلسنت کو وہابی بنانا ہے۔ لیکن اس جماعت کے مبلغین سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کیلئے یہ کہا کرتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کا یہ طریقہ انبیاء اور صحابہ کا طریقہ ہے۔ یہ ان کا صریح جھوٹ اور نہایت شرمناک فریب ہے۔ ان کے عقائد وہی ہیں جو اشرف علی تھانوی کے تھے۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد اول ص ۱۳، تبلیغی جماعت ص ۱۲)

س: مودودی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: ابوالاعلیٰ مودودی کے ماننے والوں کو مودودی کہتے ہیں اسی کا دوسرا نام جماعت اسلامی بھی ہے۔ ان کا دعویٰ تو اسلام کی تبلیغ و اشاعت ہے مگر حقیقت میں ان کی تحریک اسلام میں رخنہ اندازی اور تفریق بین المسلمین اور کفر سازی اور کفر گری ہے وہ اسلام کے معنی ہی جدا بتاتے ہیں، عامہ مسلمین کو مسلمان نہیں سمجھتے بلکہ جہالت کے ساتھ مسلمان ہونا ہی ناممکن بتاتے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ انبیاء کرام اپنی کوشش سے خدا کو پہچانتے ہیں، انبیاء کے نفس بھی شریعہ ہوتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا تھا۔ وغیرہ۔

(مودودی مذہب، اقبال احمد نوری ص ۱۲۶)

(مودودی مذہب، قاضی مظہر حسین ص ۲۸ تا ۲۹)

س: اہل قرآن کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: اہل قرآن ایک مرتد و گمراہ فرقہ ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا منکر ہے تمام احادیث کو صراحتہً باطل مردود ناقابل عمل بتاتا ہے۔ صرف قرآن مجید کے اتباع کا ادعا رکھتا ہے۔ اس فرقہ کا بانی عبد اللہ حکیم طہالوی ہے جس نے اپنی جماعت کیلئے ایک نئی نماز گڑھی جو اہل اسلام کی نماز سے بالکل مختلف ہے۔ رات و دن میں صرف تین وقت کی نماز رکھی اور ہر وقت میں فقط دو ہی رکعتیں، ان کا عقیدہ ہے کہ مسلمانوں

کی موجودہ نمازیں قرآن کے مطابق نہیں۔ صرف قرآن کی سکھائی ہوئی نماز پڑھنی فرض ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنی کفر و شرک ہے۔ ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کسی نبی یا رسول سے افضل نہیں وغیرہ۔

(حاشیہ فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۱۹۱، مذاہب الاسلام ص ۶۸)

س: قادیانی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: قادیانی ایک ملعون و مرتد فرقہ ہے، جو مرزا غلام احمد قادیانی کا پیرو ہے۔ اُس نے اپنی نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا، اپنے کلام کو کلام الہی بتایا، خاتم النبیین میں استثنا کی پھر لگائی، انبیاء کرام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم کے بارے میں واپسٹا و خرافات اور یہودہ کلمات استعمال کئے، جن کے ذکر سے مسلمان کا دل دہل جاتا ہے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے ————— (۱) میں وہی احمد ہوں جسکی بشارت قرآن عظیم میں دی گئی ہے۔ (۲) میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے

(۳) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (۴) براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی (۵) میں بعض نبیوں سے افضل ہوں (۶) اپنے بارے میں لکھا ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے وغیرہ وغیرہ۔

(السور واللقاب علی المسیح الذباب ص ۲۶ تا ص ۳۰، بہار شریعت حصہ اول ص ۵۷)

س: رافضی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: رافضی ایک گمراہ فرقہ ہے، جو خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت ابو بکر حضرت عمر و حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی خلافت راشدہ کو خلافت غاصبہ کہتے ہیں۔ اور حضرات شیخین و دیگر صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور مولیٰ علی کو تمام صحابہ سے افضل بتاتے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے ————— (۱) موجودہ قرآن ناقص ہے، اس میں سے کچھ سورتیں حضرت عثمان غنی یا دیگر صحابہ کرام نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے کچھ آیتیں کم کر دیں، کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیے وغیرہ۔ (۲) حضرت علی اور دیگر ائمہ

ظاہرین انبیاء سابقین سے افضل ہیں۔ (۳) نیکیوں کا خالق اللہ ہے۔ دربرائوں کا خالق خود انسان ہے۔ (۴) ائمہ اثنا عشر معصوم ہیں۔ (۵) اللہ عز و جل پر اصل واجب ہے یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہے اللہ تعالیٰ پر کرنا واجب ہے وغیرہ۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۹۹ تا ص ۱۰۲، فتاویٰ عزیزی جلد اول ص ۱۸۵، بہار شریعت حصہ اول ص ۷۱)

س: خارجی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: خارجی ایک گمراہ فرقہ ہے جو جنگ صفین کے موقع پر ظاہر ہوا۔ وجہ یہ ہوئی کہ یہ لوگ حضرت علی کے ساتھ بل کر حضرت امیر معاویہ سے جنگ کر رہے تھے، دوران جنگ ہی حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی کے مابین مصالحت کی بات چیت ہونے لگی۔ تو یہ لوگ یہ کہہ کر (لا حول الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں) حضرت علی سے جدا ہو گئے اور آپ پر تبرا کرنے لگے اور بغاوت پر اتر آئے۔ یہاں تک کہ اب یہ لوگ ان صحابہ کی جنہوں نے باہم لڑائیاں لڑیں جیسے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت امیر معاویہ، حضرت عمر بن عاص کی تکفیر کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے خون اور ان کے مال کو مباح سمجھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہے۔ (۲) قیاس و جماع کوئی دلیل نہیں بلکہ ان دونوں کے منکر ہیں۔ (۳) امام وقت پر خروج و قتال روا ہے۔ (۴) امام کا قہرشی ہونا ضروری نہیں عادل ہونا کافی ہے۔ وغیرہ۔

(رد المحتار جلد سوم ص ۳۱۹، فتاویٰ عزیزی جلد اول ص ۱۸۵، مذاہب الاسلام ص ۲۵ تا ص ۲۷)

س: تفضیلی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: تفضیلی علی میں سے ان لوگوں کو کہتے ہیں جو حضرت مولیٰ علی کو حضرات شیخین پر فضیلت دیتے ہیں اور حضرت علی کو ان سے افضل مانتے ہیں۔ باقی تمام باتوں میں اہلسنت و جماعت کے ساتھ ہیں۔ اہلسنت و جماعت کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنے والا بدعتی و گمراہ ہے۔

(فتاویٰ عزیزی جلد اول ص ۱۸۳، انظر الحق ص ۱۸)

س: اہل قبلہ کن لوگوں کو کہتے ہیں؟

ج: ان لوگوں کو کہتے ہیں جو کلمہ گو ہو کر ہمارے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہوں اور تمام ضروریات دین کی تصدیق کرتے ہوں، یعنی ان تمام باتوں کو مانتے ہوں جن کا ثبوت شرعاً یقینی اور مشہور ہے۔ جیسے عالم کیلئے حدوث، جسموں کے لئے حشر، خدا کیلئے کلیات و جزئیات کا علم، نماز و روزہ کی فرضیت وغیرہ۔ جو شخص ان میں سے کسی بات کا انکار کرے وہ اہل قبلہ نہیں گرچہ عبادتوں کی مشقتیں برداشت کرتا ہو۔
(شرح فقہ اکبر لعلی قاری ص ۱۵۴، نسب اس ص ۵۷)

س: ان مذکورہ فرقوں کیلئے کیا حکم ہے، آیا ان کے ساتھ میل جول رکھنا جائز ہے؟

ج: وہابی، دیوبندی، رافضی، تبرائی، قادیانی، مودودی، چکالوی، غیر مقلد جو بھی ضروریات دین میں سے کسی شئی کا منکر ہے، سب کا فرو مرتد ہیں۔ اور جو کوئی ان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ان کے ساتھ میل جول رکھنا، کھانا پینا، سلام و کلام اسی طرح موت و حیات میں شریک ہونا وغیرہ سب ناجائز و حرام ہے۔
(فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۱۹۱، جلد ششم ص ۹۵)

س: ایمان کسے کہتے ہیں؟

ج: جن باتوں کا پیش کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے ان باتوں کی تصدیق کا نام ایمان ہے۔
(شرح فقہ اکبر لعلی قاری ص ۸۷)

س: کیا ایمان کی بیشی قبول کرتا ہے؟

ج: نہیں۔ اصل ایمان تصدیق قلبی ہے۔ اور تصدیق کیف ہے، یعنی ایک حالتِ اذعانہ جو مقدار کے اعتبار سے کئی بیشی قبول نہیں کرتی۔ البتہ اس میں شدت و ضعف ہوتا ہے۔
(شرح عقائد ص ۹۳، بہار شریعت حصہ اول ص ۴۵)

س: کفر کسے کہتے ہیں؟

ج: جن باتوں کا پیش کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے ان میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا کفر ہے۔
(بیضاوی شریف ص ۲۳)

س: شرک کسے کہتے ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو واجب الوجود ماننا، یا کسی غیر خدا کو لائق عبادت سمجھنا شرک ہے۔
(شرح عقائد ص ۶۱)

حضرت شیخ محدث عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں کہ شرک تین قسم پر ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو بھی واجب الوجود ٹھہرائے، دوسرا یہ کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خالق مانے، تیسرا یہ کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کسی اور کو بھی مستحق عبادت سمجھے۔
(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۲)

س: محال کی کتنی قسمیں ہیں اور کونسا محال تحت قدرت داخل نہیں؟

ج: محال کی تین قسمیں ہیں، محال عقلی، محال شرعی، محال عادی۔ محال عقلی تحت قدرت داخل نہیں۔
(المعتق المنتقد ص ۲۹)

س: کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت صرف ممکنات سے متعلق ہے؟

ج: ہاں صرف ممکنات سے متعلق ہے، اجبات و محالات سے نہیں۔ (صادی جلد اول ص ۲)

س: کیا اللہ تعالیٰ واجبات و محالات کا ارادہ بھی نہیں کرتا؟

ج: نہیں ارادہ کا تعلق صرف ممکنات سے ہے، واجب و محالات سے نہیں۔

(صادی جلد اول ص ۱۲)

س: جب اللہ تعالیٰ کی قدرت واجبات و محالات سے متعلق نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت ناقص ہے؟

ج: نہیں، ناقص تو جب ہوتی کہ کوئی چیز تحت قدرت داخل ہوتی اور پھر نہ کر سکتے یہاں ایسا نہیں کیونکہ واجبات و محالات میں تو تعلق قدرت کی بالکل صلاحیت ہی نہیں لہذا قدرت کے ناقص ہونے کا سوال ہی نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۱۵)

س: کیا مشرکین کی مغفرت ہو سکتی ہے؟

ج: مشرکین کی مغفرت عقلاً ممکن اور شرعاً محال ہے۔

س: کیا کافر کا جنت میں داخل ہونا ممکن ہے؟

(سبحی السبوح ص ۵۵)

ج : جمہور اہلسنت کے نزدیک شرعاً محال اور عقلاً ممکن ہے۔ (سبحان السبوح ص ۵)

س : کیا رب تعالیٰ کو دنیا میں چشم ظاہر سے دیکھنا ممکن ہے؟

ج : ہاں عقلاً و شرعاً دونوں اعتبار سے ممکن ہے۔ البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور سے اس کا وقوع نہیں ہوا۔ صرف ہمارے نبی نے شب معراج میں چشم ظاہر سے دیدار فرمایا۔ (اشعۃ اللمعات جلد رابع ص ۴۲۴، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱، منہ النبیہ ص ۱)

س : یہ دیدار کتنی بار ہوا؟

ج : صرف دو بار ہوا۔ پہلی بار سدرۃ المنتہی پر اور دوسری بار عرش اعظم پر۔

(اشعۃ اللمعات جلد رابع ص ۴۲۹، مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۳۵)

س : کیا آخرت میں مومن و کافر سب کو خدا کا دیدار ہوگا؟

ج : ہاں موقف حشر میں سب کو دیدار ہوگا۔ لیکن مومنین کو رحم و کرم اور کافرین کو قہر و غضب کی حالت میں۔ پھر اس کے بعد کفار ہمیشہ کیلئے اس نعمت سے محروم کر دیئے جائیں گے تاکہ حسرت و ندامت زیادہ ہو۔

(تکمیل الایمان ص ۱، اشعۃ اللمعات جلد رابع ص ۴۲۵، شرح فقہ اکبر بحر العلوم ص ۶۶)

س : کیا سارے مومنین اس نعمت سے سرفراز ہونے میں برابر ہوں گے یا علیحدہ علیحدہ؟

ج : ہر ایک اپنے اپنے نامہ اعمال کے اعتبار سے اس نعمت کے پانے میں مختلف ہوں گے۔

عامہ مومنین کو ہر جمعہ اور خواص کو ہر صبح و شام دیدار ہوگا۔ اور اخص الخواص کو جو

جنت عدن میں رہیں گے انھیں دائمی قرب اور تجلیات خاص کا شرف حاصل ہوگا

س : اللہ تعالیٰ کے نام کتنے ہیں؟ (تفسیر عزیزی پ ۵۱، تکمیل الایمان ص ۵)

ج : اللہ تعالیٰ کے ناموں کی کوئی گنتی اور شمار نہیں ہے کہ اس کی شان غیر محدود ہے مگر

امام رازی نے اپنی کتاب تفسیر کبیر میں پانچ ہزار ناموں کا تذکرہ کیا ہے۔ جن میں سے قرآن

میں ایک ہزار، تورات میں ایک ہزار، انجیل میں ایک ہزار، زبور میں ایک ہزار اور

لوح محفوظ میں ایک ہزار ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص ۱۱۹، احکام شریعت حصہ دوم ص ۱۵)

س : تمام ناموں میں کونسا لفظ زیادہ معروف و مشہور ہے؟

ج : لفظ "اللہ" زیادہ معروف و مشہور ہے۔

(خازن جلد دوم ص ۲۶۲)

س : کیا اللہ تعالیٰ کو سخی، عاقل، طبیب وغیرہ الفاظ سے تعبیر کر سکتے ہیں؟

ج : نہیں، اللہ تعالیٰ کے سارے نام تو قیفی ہیں، اللہ تعالیٰ کو انھیں الفاظ سے کہا

سکتے ہیں جن کا استعمال قرآن و حدیث یا اجماع امت سے ثابت ہے جیسے لفظ خدا

کہ اس کا استعمال گرجہ قرآن و حدیث میں نہیں ہے لیکن اجماع امت سے ثابت ہے

(خازن جلد دوم ص ۲۶۲، نبراس ص ۱۴۳)

س : اللہ تعالیٰ کیلئے ہر جگہ حاضر و ناظر کہنا کیسا ہے؟

ج : اللہ تعالیٰ جگہ سے پاک ہے۔ یہ لفظ بہت بڑے معنی کا احتمال رکھتا ہے۔ اس سے بچنا

لازم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۳۲)

س : اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا کیسا ہے۔

ج : اللہ میاں کہنا منع ہے۔ لفظ "میاں" کے تین معنی ہیں۔ مولیٰ، شوہر، زنا کا دلال،

ان میں بعد والے دو ایسے معنی ہیں جن سے شان الوہیت پاک و منترہ ہے او پہلے

والے معنی کا صدق ہو سکتا ہے۔ تو جب لفظ دو خبیث معنوں اور ایک اچھے معنی

میں مشترک ٹھہرا تو اس کا اطلاق ذات باری پر ممنوع ہوگا۔

(المسفوظ حصہ اول ص ۱۱۶)

س : محمد نبی، احمد نبی، نبی احمد نام رکھنا کیسا ہے؟

ج : حرام ہے کہ ان میں حقیقہ ادعا ربوت نہ ہونا مسلم مگر صورت ادعا ضرور ہے۔ اور یہ

گمان کرنا کہ اعلام میں معنی اول ملحوظ نہیں ہوتے نہ شرعاً مسلم نہ عرفاً مقبول۔ اسی

طرح یسین و طہ نام رکھنا منع ہے۔ یونہی غفور الدین وغیرہ نام بھی سخت قبیح و

شیعہ ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۲ تا ص ۲۰۲)

انبیاء کرام کا بیان

س: نبی اور رسول کسے کہتے ہیں؟

ج: نبی وہ بشر ہے جس کی طرف وحی ربانی آتی ہو خواہ وہ تبلیغ پر مامور ہو یا نہ ہو۔
رسول اس شخص کو کہتے ہیں جس کی طرف وحی ربانی آتی ہو اور وہ تبلیغ پر بھی مامور ہو۔

(المتقد المتقد ص ۱۰، المتقد المستند ص ۱۱)

س: کُل انبیاء کتنے ہیں؟

ج: کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار۔

س: ان میں رسول کتنے ہیں؟

ج: تین سو تیرہ۔

یا تین سو پندرہ۔

س: قرآن مقدس میں کتنے نبیوں کے نام مذکور ہیں؟

ج: کل چھتیس نام صراحت کے ساتھ مذکور ہیں (۱) حضرت آدم (۲) حضرت ادریس

(۳) حضرت نوح (۴) حضرت ہود (۵) حضرت صالح (۶) حضرت لوط (۷) حضرت

ابراہیم (۸) حضرت اسمعیل (۹) حضرت اسحاق (۱۰) حضرت یعقوب (۱۱) حضرت یوسف

(۱۲) حضرت ذوالکفل (۱۳) حضرت شعیب (۱۴) حضرت موسیٰ (۱۵) حضرت ہارون

(۱۶) حضرت الیسع (۱۷) حضرت الیاس (۱۸) حضرت یونس (۱۹) حضرت عزیر،

(۲۰) حضرت داؤد (۲۱) حضرت سلیمان (۲۲) حضرت ایوب (۲۳) حضرت زکریا۔

(۲۴) حضرت یحییٰ (۲۵) حضرت عیسیٰ علیہم السلام (۲۶) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور تین کا ذکر مبہم طریقہ پر ہوا ہے۔
حضرت شمول، حضرت یوشع اور خضر علیہم السلام۔

(تفسیر احمدی ص ۵، فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۶۱)

س: ان میں کتنے انبیاء اولوالعزم ہیں؟

ج: پانچ۔ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔

(شرح فقہ ابراہیم ص ۱۱)

س: کفار کی طرف سب سے پہلے کون سے رسول بھیجے گئے؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام۔

(عمدة القاری جلد ہفتم ص ۳۳)

س: کیا تمام انبیاء کرام کا دین ایک تھا؟

ج: ہاں لیکن سب کی شریعت جدا گانہ اور اعمال بھی مختلف تھے۔ (خازن جلد دوم ص ۵)

س: کیا انبیاء کرام بھی کسی کی امت ہیں؟

[اشعة اللغات جلد چہام ص ۲۵۵]

ج: ہاں تمام انبیاء و مرسلین اپنے عہد میں بھی اور اب بھی حضور کے امتی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۵، زرقانی جلد ششم ص ۱۶۲، فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۱)

س: بنی اسرائیل کے سب سے پہلے اور آخری نبی کون ہیں؟

ج: بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی حضرت یوسف علیہ السلام اور آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

خازن جلد اول ص ۲۹۳، صاوی جلد اول ص ۱۳۹

نوٹ: حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

س: قوم عرب میں کتنے نبی پیدا ہوئے؟

ج: قوم عرب میں چار نبی پیدا ہوئے۔ (۱) حضرت ہود (۲) حضرت صالح (۳) حضرت

شعیب (۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ (البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۱۲، تفسیر نسفی جلد اول ص ۲۶۲)

س: انبیاء میں سب سے زیادہ لمبی عمر کس نے پائی؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام۔

(خازن جلد اول ص ۵۱۸)

س: کیا انبیاء کرام سے گناہ صادر ہونا ممکن ہے؟

ج : نہیں انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں ان سے کسی گناہ کا صادر ہونا شرعاً محال ہے۔ وہ ہر قسم کے صفات و کمالات سے محفوظ ہوتے ہیں بعد نبوت اور قبل نبوت بھی۔

س : اچانک موت کن کن نبیوں کی واقع ہوئی؟ [شرح فقہ اربعہ علی قاری ص ۵۹]

ج : صرف تین نبیوں کی واقع ہوئی (۱) حضرت داؤد علیہ السلام (۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۳) حضرت سلیمان علیہ السلام۔ (البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۱)

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کا نام قبل پیدائش رکھ دیا گیا؟

ج : نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۴) حضرت اسحاق علیہ السلام (۵) حضرت یعقوب علیہ السلام۔ (الاتقان جلد دوم ص ۱۲۱)

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کے دو نام رکھے گئے؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ ہمارے نبی کا نام محمد اور احمد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام عیسیٰ اور مسیح رکھا گیا۔ (الاتقان جلد دوم ص ۱۲۱)

س : عرب میں کتنے نبی مبعوث ہوئے؟

ج : پانچ نبی مبعوث ہوئے (۱) ہود علیہ السلام (۲) صالح علیہ السلام (۳) اسمعیل علیہ السلام (۴) شعیب علیہ السلام (۵) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (صاوی جلد اول ص ۲۲۵)

س : کس نبی نے امت محمدیہ میں پیدا ہونے کی تمنا کی تھی؟

ج : حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ (مدارج النبوة جلد اول ص ۱۱۴)

س : کتنے انبیاء زندہ ہیں جن پر ابھی موت طاری نہیں ہوئی؟

ج : چار ہیں۔ حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ یہ دونوں آسمان پر ہیں حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام۔ یہ دونوں زمین میں ہیں۔

(شرح فقہ اربعہ علی قاری ص ۱۲۱، خازن جلد رابع ص ۲۱۲)

س : وہ کون سے نبی ہیں جو اپنی زندگی میں قبر انور میں لیٹ گئے اور وہیں ان کی روح قبض کر لی گئی؟

ج : حضرت ہارون علیہ السلام۔ (جذب القلوب ص ۵۵)

س : کن نبیوں نے اللہ سے بلا واسطہ گفتگو کی؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ (صاوی جلد سوم ص ۲۶)

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کیسے مکڑی نے جالاتنا اور وہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے؟

ج : ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے لئے غار ثور کے دروازے پر مکڑی نے جالاتنا اور دوسرے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں جب ان کو طاوت نے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو

داؤد علیہ السلام ایک غار میں جا چھپے۔ جب طاوت کو معلوم ہوا تو غار پر تلاش کرنے لگے

تو مکڑی نے جالاتنا دیا جس کی وجہ سے تلاش میں ناکام رہے۔ (حیات الحیوان جلد دوم ص ۱۶۳)

س : وہ کون سے دو نبی ہیں جو قیامت کے دن ایک قبر سے اٹھیں گے؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۴۸)

س : سب سے پہلے کس نبی کی تخلیق ہوئی؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کی۔ (البدایہ المبارکہ ص ۱)

س : حضرت آدم علیہ السلام جنت میں کتنے دن رہے؟

ج : یوم آخرت کے نصف دن جس کی مقدار دنیاوی ایام کے اعتبار سے پانچ سو سال ہے۔

(ذرتانی جلد اول ص ۵۵، طبقات ابن سعد جلد اول ص ۱۲۱)

س : حضرت آدم علیہ السلام جنت سے کہاں اتارے گئے؟

ج : حضرت آدم سراندیب اور حضرت حوا جدہ میں۔ (صاوی جلد اول ص ۲۳)

س : پھر دونوں کی ملاقات کہاں ہوئی؟

ج : نویں ذی الحجہ میں مقام عرفات میں ہوئی۔ (خازن جلد اول ص ۱۵۵)

س : حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکلنے کے بعد غم میں کتنے سال تک روتے رہے؟

ج : تین سو سال تک روتے رہے۔ (ذرتانی جلد اول ص ۵۶، مدارج النبوة جلد دوم ص ۵)

س : حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت کیا ہے؟

ج : زمین میں "ابو البشر" اور جنت میں "ابو محمد" تھی۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۲۱)

س : وہ کونسے نبی ہیں جو دنیا میں ہزار سال تک رہے مگر کبھی زمین کا پانی نہ پیا؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ پوری زندگی بارش کا پانی پیتے رہے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۲۱)

س: حضرت آدم علیہ السلام کی حیات ظاہری میں کون کون سے نبی پیدا ہوئے؟

ج: حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام۔ (صاوی جلد سوم ص ۳)

س: حضرت ادریس علیہ السلام کو حضرت آدم کا کتنا زمانہ ملا؟

ج: سو سال۔ لیکن اعلان نبوت کا حکم حضرت آدم کے وصال کے دو سو سال بعد ہوا۔ (ایضاً)

س: وہ کون سے نبی ہیں جن کے نکاح کا خود خود خدا نے پڑھا اور خدا ہی نے نکاح پڑھایا؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ (صاوی جلد چہارم ص ۲، مدارج النبوة جلد دوم ص ۵)

س: وہ کون سے نبی ہیں جن کے نکاح کا دین مہر ہمارے نبی پر درود پڑھنا تھا؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام کہ آپ کے نکاح کا دین مہر تین یا دس یا بیس بار درود شریف پڑھنا تھا۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۵۹، مدارج النبوة جلد دوم ص ۵، مواہب لدنیہ جلد اول ص ۱)

س: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مشہور مناظرہ کہاں اور کس حالت میں ہوا؟

ج: اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک آسمان میں روحوں کی ملاقات کے وقت یہ مناظرہ ہوا۔ اور بعض کے نزدیک دونوں کو عالم برزخ میں زندہ کر کے یہ مناظرہ کرایا گیا۔ اور بعض کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ ظاہری میں زندہ کر کے یہ مناظرہ کرایا گیا۔

(اشع اللغات جلد اول ص ۸۸)

س: وہ کون سے نبی ہیں جن کے نکاح کا خطبہ حضرت جبریل نے پڑھا اور فرشتے گواہ بنے؟

ج: حضرت شیث علیہ السلام

س: ہبۃ اللہ کس نبی کا لقب ہے؟

ج: حضرت شیث علیہ السلام کا۔ ————— وہ یہ ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو حضرت جبریل نے حضرت آدم کو بشار دی کہ خدا ہابیل کے بدلہ میں شیث کو عطا فرمایا۔

س: حضرت ادریس علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے؟ [طبقات ابن سعد جلد ۱ ص ۲۲۲، صاوی جلد اول ص ۲۲۲]

ج: اصل نام اخنوق ہے۔ اور ادریس اس لئے کہتے ہیں کہ انھوں نے سب سے پہلے درس دیا۔

س: حضرت ادریس علیہ السلام کس آسمان پر ہیں؟

ج: چوتھے آسمان پر۔ (صاوی جلد سوم ص ۳۵)

س: حضرت آدم علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے؟ [طبقات ابن سعد جلد ۱ ص ۲۲۲، صاوی جلد اول ص ۲۲۲]

ج: اصل نام اخنوق ہے۔ اور ادریس اس لئے کہتے ہیں کہ انھوں نے سب سے پہلے درس دیا۔

س: حضرت ادریس علیہ السلام کس آسمان پر ہیں؟

ج: چوتھے آسمان پر۔ (صاوی جلد سوم ص ۳۵)

س: حضرت آدم علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے؟ [طبقات ابن سعد جلد ۱ ص ۲۲۲، صاوی جلد اول ص ۲۲۲]

ج: اصل نام اخنوق ہے۔ اور ادریس اس لئے کہتے ہیں کہ انھوں نے سب سے پہلے درس دیا۔

س: حضرت نوح علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے؟

ج: عبدالغفار یا عبد الجبار۔ "نوح" کے معنی ہیں بہت رونے والا۔ چونکہ آپ اپنے نفس پر کثرت سے رونے یا اپنی امت کے گناہوں پر بہت رونے اس لئے آپ کا لقب نوح پڑ گیا۔

۱. الاقان جلد دوم ص ۱۸۴، زرقانی جلد اول ص ۱۸۴

س: حضرت نوح علیہ السلام نے کتنے سال اپنی قوم کی تبلیغ فرمائی؟

ج: سارے نو سو سال۔ (خازن و معالم جلد پنجم ص ۱۵۴)

س: شیخ الانبیاء کس نبی کو کہا جاتا ہے؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام کو۔ (قصص الانبیاء ص ۴۲)

س: حضرت آدم اور حضرت نوح کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا؟

ج: گیارہ سو سال کا۔ (صاوی جلد دوم ص ۲)

س: حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانا کس نے سکھائی؟

ج: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا جنھوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانا سکھائی۔

س: کشتی نوح کتنے عرصہ میں تیار ہوئی؟

ج: دو سال میں تیار ہوئی۔ اس کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز اور اونچائی تیس گز تھی۔ (خزان ص ۲۲۶، صاوی جلد دوم ص ۲)

س: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کتنے تختوں سے تیار ہوئی؟

ج: ایک لاکھ چوبیس ہزار تختوں سے اور ہر تختہ کی پشت پر ایک ایک نبی کا نام لکھا تھا اور سب سے آخری تختہ کی پشت پر "محمد رسول اللہ لکھا تھا۔ (نزہۃ الحبس ص ۳۲۱)

س: اس کشتی میں کتنے درجے بنائے گئے تھے؟

ج: تین درجے بنائے گئے تھے (۱) طبقہ زیریں میں وحوش اور درندے اور ہوام ارض تھے (۲) طبقہ اوسط میں چوپائے وغیرہ تھے (۳) طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھی تھے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسد مبارک بھی تھا جو عورتوں اور بچوں

کے درمیان حائل تھا۔ کھانے پینے کا سامان بھی اسی میں تھا اور پرند بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے۔ (صاوی جلد دوم ص ۱۸، خزائن ص ۳۲، المسفوظ حصہ اول صفحہ ۳۳)

س: حضرت نوح کس تاریخ میں کشتی پر سوار ہوئے اور کس تاریخ میں اترے؟

ج: دسویں رجب کو سوار ہوئے اور دسویں محرم کو عین جمعہ کے وقت جو دی پہاڑ پر اترے گل چھ ماہ کا عرصہ لگا۔ (خزائن ص ۳۲۸)

س: اس میں کتنے آدمی سوار تھے جو طوفان سے محفوظ رہے؟

ج: اسی آدمی سوار تھے جن میں دو نبی تھے، ایک حضرت آدم علیہ السلام کا تابوت اور خود حضرت نوح علیہ السلام۔ (جذب القلوب ص ۱۵، المسفوظ حصہ اول ص ۳۳)

س: ابوالانبیاء کس نبی لقب ہے؟

ج: حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا۔ وجہ یہ ہے کہ آٹھ نبی حضرت آدم، حضرت شیث، حضرت ادریس، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت یونس، کے علاوہ باقی سارے انبیاء کرام آپ ہی کی نسل سے ہوئے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے حضرت اسمعیل اور حضرت اسحاق۔ اکثر انبیاء کرام حضرت اسحاق کی نسل سے ہوئے۔ اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل میں صرف نبی آخر الزماں پیدا ہوئے اس لئے حضرت خلیل کا لقب ابوالانبیاء ہوا۔ [محاضرة الاولاد ص ۱۵۳، نزہۃ القاری جلد ششم ص ۵۱، تفسیر عزیزی جلد اول ص ۳۴۳]

س: ابوالضیف کس نبی کا لقب ہے؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا۔

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام غار میں کتنے دن رہے؟

ج: پندرہ دن۔ چھ مہینے کے برابر اور مہینہ سال بھر کے برابر تھا۔

س: حضرت ابراہیم کس عمر میں آگ میں ڈالے گئے۔

ج: سولہ سال کی عمر میں۔ [خازن و معالم جلد دوم ص ۱۲۵، شرح فقہ اکبر علی قاری ص ۱۳]

س: حضرت ابراہیم آگ میں کتنے دن رہے؟

ج: سات دن۔ [شرح فقہ اکبر علی قاری ص ۱۳]

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس آگ میں ڈالا گیا تھا اس کیلئے کتنے دنوں تک لکڑیاں جمع کی گئی تھیں اور کتنے دنوں تک دہکایا گیا تھا؟

ج: ایک ماہ لکڑیاں جمع کی گئیں اور سات دن دہکایا گیا۔ (صاوی جلد سوم ص ۹۱)

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالتے وقت کونسا لباس پہنایا گیا اور کس نے پہنایا؟

ج: ریشمی قمیص تھی جسے حضرت جبریل علیہ السلام نے پہنائی تھی اور یہ جنت لائی گئی تھی۔

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے امت محمدیہ کو کب سلام کہلوا یا؟ [ایضاً ص ۶۹]

ج: جب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم معراج کیلئے تشریف لے جانے لگے اور آسمان پر حضرت

ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو اس وقت انھوں نے آپ کی معرفت آپ کی امت کو سلام

کہلوا یا۔ (مشکوٰۃ شریف جلد اول ص ۲۰۲)

س: حضرت ابراہیم اور حضرت نوح علیہما السلام کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا؟

ج: ایک ہزار سال کا۔ (صاوی جلد دوم ص ۲)

س: کس نبی کو ابوالعرب اور کس نبی کو ابوالنجم کہا جاتا ہے؟

ج: حضرت اسمعیل علیہ السلام کو ابوالعرب اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو ابوالنجم کہا جاتا ہے۔

(صاوی جلد اول ص ۲۲۵)

س: حضرت اسمعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام میں ذبیح اللہ کون ہیں؟

ج: حضرت اسمعیل علیہ السلام ہیں۔ (رد المحتار جلد اول ص ۵۸، زورت فی جلد اول ص ۹)

روح البیان جلد سوم ص ۳۱۳، البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۱۵۸، سیرۃ حلبی جلد اول ص ۴۴)

س: ان دونوں میں عمر کے اعتبار سے بڑے کون تھے؟

ج: حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام سے چودہ سال بڑے تھے۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۴، الاقتان جلد دوم ص ۱۳۸)

س: حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب کیا تھا؟

ج: اسرائیل۔ یہ سریانی زبان کا لفظ ہے جو اسرا اور ایل سے مرکب ہے۔ اسرا کا معنی

عبد اور ایل کا معنی اللہ ہے۔ (تفسیر نسفی جلد اول ص ۴۴، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۶۶)

س: حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں کتنے سال تک قید رہے؟
ج: تقریباً اسی سال تک۔
(خزائن ص ۳۵۵)

س: حضرت یعقوب علیہ السلام مصر میں کتنے سال رہے؟
ج: چوبیس سال۔
(خزائن ص ۳۵۵)

س: حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا؟
ج: نو سو پینسٹھ سال کا۔
(صادی جلد دوم ص ۲۱۶)

س: حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں کتنے دن رہے؟
ج: تین دن۔
(خازن و معالم جلد سوم ص ۲۱۶)

س: کس عمر میں ڈالے گئے؟
ج: بارہ سال کی عمر میں۔
(الاتقان جلد دوم ص ۱۳۸)

س: حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے میں کتنے دن رہے؟
ج: بارہ سال۔
(خزائن ص ۳۲۴)

س: حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر میں کتنے سال حکومت کی؟
ج: نوے سال۔
(صادی جلد سوم ص ۲۱۶)

س: خطیب الانبیاء کس نبی کا لقب ہے؟

ج: حضرت شعیب علیہ السلام کا۔ چونکہ آپ بہت فصیح و بلیغ کلام فرمایا کرتے تھے اس لئے آپ کا لقب خطیب الانبیاء ہوا۔
(خازن جلد دوم ص ۲۱۵)

س: کس نبی کا صبر مشہور ہے؟

ج: حضرت ایوب علیہ السلام کا۔
(قرآن مقدس سورہ ص)

س: حضرت ایوب علیہ السلام کتنے دن امتحان و آزمائش میں مبتلا رہے؟

ج: سات سال یا اٹھارہ سال۔
(عمدة القاری جلد ہفتم ص ۳۸۸، خازن جلد چہارم ص ۲۵۳)

س: حضرت ایوب علیہ السلام کا امتحان کیسا تھا؟

ج: اللہ تعالیٰ نے پہلے آپ کو ہر طرح کی نعمتیں عطا کی تھیں جس صورت بھی، کثرتِ اولاد بھی

اور کثرتِ اموال بھی۔ مگر اولاد مکان کے گرنے سے دب کر ختم ہو گئی، تمام جانور جن میں ہزار ہا اونٹ اور بکریاں تھیں بیمار ہو کر ختم ہو گئے۔ اسی طرح تمام کھیتیاں اور باغات بھی تباہ ہو گئے۔ کچھ بھی باقی نہ رہا۔ پھر آپ بیمار پڑے تمام جسم شریف میں بلے پڑ گئے اور بدن مبارک زخموں سے بھر گیا۔ سب لوگوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا صرف آپ کی بی بی صاحبہ آپ کے ساتھ رہیں اور وہی خدمت کرتی رہیں۔ ساہا سال یہی حالت رہی۔ پھر رب تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور ساری تکلیفیں دور فرمادیں یہاں تک کہ تمام اولاد کو زندہ فرمادیا اور اتنی ہی اولاد اور عنایت کی یہی آپ کا امتحان تھا۔
(صادی جلد سوم ص ۲۱۶، خزائن ص ۳۶۶)

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ نے کس دن دریا میں ڈال دیا؟

ج: جمعہ کے دن۔
(حیاء الحیوان جلد دوم ص ۲۶)

س: آپ کی والدہ نے جس صندوق میں بند کر کے آپ کو دریا میں ڈالا تھا وہ صندوق کتنے دن پانی میں بہہ کر فرعون کے محل تک پہنچا؟

ج: تین دن میں۔
(نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۴۱۹)

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت کب پیدا ہوئی؟

ج: جب آپ کی عمر تین سال کی تھی تو فرعون ایک دن آپ کو گود میں کھلا رہا تھا کہ اچانک اپنے

ان کے چہرے پر پتھر مار دیا، جس سے فرعون گھبرا گیا کہ شاید وہی بچہ ہے جو میری سلطنت

کے زوال کا باعث ہو گا۔ فرعون نے آپ کو قتل کرنا چاہا۔ لیکن فرعون کی بیوی آسیہ نے

یہ کہہ کر طال دیا کہ ابھی بچہ ہے اس میں عقل و شعور کہاں ہے۔ حضرت آسیہ نے فرعون کی

تسلی کیلئے ایک طرف آگ کا طبق رکھا اور دوسری طرف مروارید و یاقوت کا طبق رکھا پھر

فرعون سے کہا دیکھ اگر ان میں عقل و شعور ہو گا تو اپنا ہاتھ مروارید و یاقوت کی طرف بڑھائے

گا ورنہ آگ کی طرف۔ حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ مروارید و یاقوت کی طرف بڑھانا چاہا لیکن

حضرت جبریل نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر آگ میں ڈال دیا اور آپ نے اس میں سے ایک انگارہ

اٹھا کر منہ میں رکھ لیا جس سے آپ کی زبان جل گئی اور اسی دن سے زبان میں لکنت پیدا

پیدا ہو گئی۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۲، خازن جلد چہارم ص ۲۱۴)

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے گھر کتنے دن رہے؟

ج: تیس سال۔

(خازن و معالم جلد پنجم ص ۱۳، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۲۰۳)

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب کے پاس کتنے دن رہے؟

ج: دس سال۔

(خازن و معالم جلد پنجم ص ۱۲، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۲۰۳)

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کتنے جادو گروں سے ہوا تھا؟

ج: اسی ہزار سے۔

(صاوی جلد سوم ص ۴۹)

س: کیا سب جادو گر آپ پر ایمان لے آئے تھے؟

ج: ہاں سب کے سب ایمان لے آئے تھے۔

(تفسیر نعیمی پ ص ۳۶۵)

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کوہ طور پر کس دن کلام فرمایا؟

ج: نویں ذی الحجہ کو جعرات کے دن۔

(صاوی جلد دوم ص ۸۴)

س: حضرت موسیٰ اور یعقوب علیہ السلام کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا؟

ج: چار سو سال کا۔

(صاوی جلد اول ص ۲۸)

س: حضرت ہارون حضرت موسیٰ سے کتنے سال بڑے تھے؟

ج: چار سال۔

(مجل جلد سوم ص ۶۴)

س: حضرت داؤد علیہ السلام نے کتنے سال حکومت کی؟

ج: چالیس سال۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۱۶)

س: حضرت داؤد علیہ السلام زبور مقدس کتنی آوازوں میں تلاوت کرتے تھے؟

ج: ستر آوازوں میں پڑھتے تھے۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۱۶)

س: حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنی عمر میں کتنے سال عطا کئے تھے؟

ج: چالیس سال اور بعض کے بقول ساٹھ سال۔

(البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۸ تا ص ۸)

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر کن چیزوں کو مسخر کر دیا تھا؟

ج: پہاڑوں اور پرندوں کو

(قرآن مقدس سورہ ص)

س: حضرت داؤد علیہ السلام کی کتنی بیویاں تھیں؟

ج: سو بیویاں تھیں۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۱۵)

س: جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے جنازے کے ساتھ کتنے علماء تھے؟

ج: چالیس ہزار علماء رہبانین تھے۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۱۵)

س: حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا؟

ج: پانچ سو نانوے سال کا۔

(صاوی جلد دوم ص ۲۴)

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے کس چیز کو مسخر کر دیا تھا، اس کے ذریعے جہاں

چاہتے چلے جاتے تھے؟

ج: ہواؤں کو مسخر کر دیا تھا۔

(قرآن مقدس سورہ ص)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام نے کتنے سال حکومت کی تھی؟

ج: چالیس سال۔

(خازن و معالم جلد پنجم ص ۲۳۵)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی میں کیا لکھا ہوا تھا؟

ج: "لا اله الا الله محمد رسول الله" منقش تھا۔

(موہب لیدنیہ جلد دوم ص ۴۴)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام کس عمر میں تخت نشین ہوئے؟

ج: تیرہ سال کی عمر میں

(خازن و معالم پنجم ص ۲۳۵)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام کی عورتیں کتنی تھیں؟

ج: ایک ہزار جن میں تین سو کنواریاں اور سات سو باندیاں تھیں۔

بعض کے بقول تین سو باندیاں اور سات سو آزاد بیویاں تھیں۔ ایک قول یہ ہے کہ چار سو

بیویاں اور چھ سو باندیاں تھیں۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۲۹)

س: حضرت یونس علیہ السلام کا لقب کیا ہے؟

ج: ذوالنون اور صاحب الموت۔

(صاوی جلد سوم ص ۳۳)

س: حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے شکم میں کتنے دن رہے؟

ج: باختلاف روایات تین دن، یا ساد دن یا چودہ دن یا چالیس دن۔

(حیات المیوان جلد دوم ص ۳۴۳، خازن و معالم جلد چہارم ص ۲۵۸)

س: حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے شکم میں کونسی دعا پڑھی تھی جس سے مچھلی کے شکم سے باہر نکل آئے؟

ج: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (قرآن مقدس سورہ انبیاء)

س: وہ کون سے نبی ہیں جو بچپن میں انتقال ہونے کے بعد پھر ایک نبی کی دعا سے زندہ ہو گئے تھے؟

ج: وہ حضرت یونس علیہ السلام ہیں جو بچپن میں وصال فرما گئے تھے پھر چودہ دن کے بعد حضرت الیاس علیہ السلام کی دعا سے زندہ ہو گئے۔ (ماوی جلد سوم ص ۱۶۹، قصص الانبیاء ص ۱۶۹)

س: وہ کون سے نبی ہیں جو خود تو چالیس سالہ جوان تھے مگر ان کے فرزند اکیسویس سال کے اوڑھے اور پوتے نوے سال کے بوڑھے؟

ج: وہ حضرت عزیر علیہ السلام ہیں جو انتقال کے سو سال بعد دوبارہ زندہ کئے گئے تو جوان تھے مگر آپ کی اولاد بوڑھی ہو چکی تھی۔ (تفسیر نعیمی ص ۸۳)

س: وہ کون سے نبی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہاتھوں سے دفن ہوئی تمنا کی تھی؟

ج: وہ حضرت دانیال علیہ السلام ہیں کہ انھوں نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی تھی کہ انھیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت دفن کرے۔ روایت میں ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے قلعہ تستر فتح کیا تو انھوں نے حضرت دانیال علیہ السلام کو تابوت میں اس حال میں پایا کہ ان کے تمام جسم اور گردن کی سب رگیں برابر چل رہی تھیں پھر اپنے ان کو دفن کیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جو حضرت دانیال علیہ السلام کا پتہ بتا دے اس کو جنت کی خوشخبری دینا۔ (الہدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۱۶۲، نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۹۲)

س: حضرت زکریا علیہ السلام کب شہید کئے گئے؟

ج: حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کے ایک دن بعد۔ (تفسیر نعیمی جلد ہفتم ص ۶۵۵)

س: حضرت زکریا علیہ السلام کی شہادت کس طرح ہوئی؟

ج: جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ذبح کیا گیا تو اس کے جرم میں کچھ بنی اسرائیل من جانب اللہ زمین میں دھنسا دیئے گئے ان لوگوں نے حضرت زکریا کو بھی شہید کرنا چاہا تو آپ وہاں

سے منتقل ہو کر ایک باغ میں پہنچ گئے۔ اس باغ میں ایک درخت نے آواز دے کر کہا کہ اے نبی اللہ مجھ میں چھپ جائیے۔ وہ درخت بچھا اور آپ اس میں چھپ گئے۔ پھر درخت آپس میں مل گیا۔ ادھر شیطان یحییٰ نے موقع غنیمت سمجھ کر آپ کے کپڑے کا ایک کونہ پکڑ کر درخت سے باہر رکھ دیا تھا اس سے ان ظالموں نے جان لیا کہ اسمیں چھپے ہوئے ہیں۔ انھوں نے شیطان کے کہنے پر درخت کو آگ سے چیر دیا اور آپ کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ فرشتوں نے آپ کو غسل دیکر نماز جنازہ ادا کی پھر دفن کر دیا۔ (قصص الانبیاء ص ۲۶۶)

س: وہ کون سے نبی ہیں جنکو پوری روئے زمین میں کوئی برا نہیں کہتا؟

ج: وہ حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں کہ انھوں نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی تھی کہ اے اللہ تو مجھے ایسا کر دے کہ مجھے کوئی برا نہ کہے۔ ارشاد باری ہوا اے یحییٰ میں نے اپنے لئے تو کیا نہیں کوئی میرا شریک بناتا ہے، کوئی فرشتوں کو میری بیٹیاں بتاتا ہے، کوئی کہتا ہے میرے لئے بیٹا ہے۔ لیکن نبی کی دعا خالی نہیں جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء کرام کو برا کہنے والے موجود ہیں۔ لیکن حضرت یحییٰ کو کوئی برا نہیں کہتا۔ (الملفوظ حصہ دوم ص ۵)

س: حضرت یحییٰ علیہ السلام کس عمر میں شہید کئے گئے؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے سے چھ ماہ پیشتر۔ (تفسیر کبیر جلد ۱ ص ۴۲۱)

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مابین کونسا رشتہ تھا؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خالہ زاد بہن کے لڑکے تھے۔ اس اعتبار سے دونوں میں ماموں بھانجے کا رشتہ تھا۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص ۴۳۲)

س: حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کس طرح ہوئی؟

ج: بادشاہ بنی اسرائیل اپنی لڑکی یا اپنے بھائی کی بیٹی پر عاشق تھا۔ اس نے حضرت یحییٰ سے اس سے شادی کے متعلق پوچھا۔ تو آپ نے جواب دیا وہ تیرے لئے حرام ہے۔

بادشاہ چونکہ آپ کی بہت زیادہ تعظیم و تکریم بجالاتا تھا اور آپ کے ہر حکم کی فرمانبرداری کرتا تھا۔ اس لئے محکم مان لیا۔ لیکن یہ بات جب لڑکی کی ماں تک پہنچی تو وہ غیض و

غضب میں بھرک اٹھی وہ چاہتی تھی کہ بادشاہ کی اسکی لڑکی سے شادی ہو جائے
بس اس کے دل میں اسی دن سے حضرت یحییٰ کی طرف سے کینہ پیدا ہو گیا اور درمیان
سے حضرت یحییٰ کو ختم کرنے کی ٹھان لی۔ ایک دن اس نے اپنی لڑکی کو لباس فاخرہ
اور زیور سے آراستہ کر کے بادشاہ کی خدمت میں بھیج دیا اور اس کو بتا دیا کہ پہلے بادشاہ
کو شراب پلا کر بے ہوش کر دینا۔ پھر جب وہ تم سے اپنی خواہش کا اظہار کرے تو تم
انکار کرنا اور کہنا کہ مجھے حضرت یحییٰ کا سر چاہیے۔ اس بد بخت نے ایسا ہی کیا۔ بادشاہ
نے نشہ کی حالت میں چور ہو کر جلا دیکھ کر حکم دے دیا کہ حضرت یحییٰ کو ذبح کر کے فوراً اُن کا سر
طشت میں رکھ کر حاضر کرو۔ جب ذبح کرنے کے بعد سر سامنے لایا گیا تو سر سے آواز
آنے لگی کہ تیرے لئے حرام ہے حرام ہے۔ (خازن جلد چہارم ص ۱۲۳، صاوی جلد دوم ص ۲۸۹)

س: کیا حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں؟

ج: ہاں جہور کا قول ہے کہ نبی ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد پنجم ص ۵، تکمیل الایمان ص ۱۴)

س: آپ کا اصل نام کیا ہے؟

ج: بلیا بن ملکان اور کنیت ابو العباس ہے۔ (تکمیل الایمان ص ۱۴)

س: پھر آپ کا لقب خضر کیسے ہوا؟

ج: آپ جہاں بیٹھتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں کی زمین خشک ہو تو سرسبز و شاداب ہو
جاتی ہے اس لئے یہ آپ کا لقب ہوا۔ (خزائن العرفان ص ۲۳۶)

س: حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام جب دونوں زمین پر زندہ ہیں تو کیا کھاتے پیتے ہیں؟

ج: ہر سال دونوں حج و عمرہ کرتے ہیں۔ اور ختم حج پر زمزم شریف کے پاس ملتے ہیں اور
آب زمزم پیتے ہیں کہ آئندہ سال تک کیلئے کافی ہوتا ہے۔ پھر کسی کھانے پینے
کی حاجت نہیں رہتی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۱۰۸)

س: کیا یہ دونوں رمضان شریف کا روزہ بھی رکھتے ہیں؟

ج: ہاں دونوں بیت المقدس میں رمضان شریف کا روزہ رکھتے ہیں۔ (زرقانی جلد پنجم ص ۳۵۴)

س: وہ کون سے نبی ہیں جنہوں نے پیدا ہوتے ہی لوگوں کے سوالات کا جواب دیا؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ (قرآن مقدس سورہ مریم)

س: آپ کا لقب کیا تھا؟

ج: کلمۃ اللہ۔ (شرح شفا جلد اول ص ۲۲۵)

س: حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان کتنے انبیاء تشریف لائے؟

ج: ستر ہزار اور بقول بعض چار ہزار۔ (صاوی جلد اول ص ۴)

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان کتنے سالوں کا فاصلہ تھا؟

ج: ایک ہزار نو سو پچتر سال کا۔ (صاوی جلد اول ص ۴)

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زندگی میں کتنے مردوں کو زندہ فرمایا؟

ج: چار کو زندہ فرمایا (۱) عازر (۲) سام بن نوح جن کو وفات کے ہزاروں برس گزر چکے

تھے (۳) ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ آپ کے سامنے سے گزر رہا تھا، آپ نے

دُعا فرمائی وہ زندہ ہو کر نعلین برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا اور کپڑے پہن کر گھر

آ گیا۔ کافی دنوں زندہ رہا اس کی اولاد ہوئی پھر وفات ہوئی۔ (۴) ایک عاشق کی لڑکی

کہ شام کو مری تھی پھر آپ کی دُعا سے زندہ ہو گئی۔ (خزائن العرفان ص ۸۲)

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس عمر میں آسمان پر اُٹھائے گئے؟

ج: ایک سو بیس سال کی عمر میں۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۲، جمل جلد اول ص ۲۸)

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس آسمان پر ہیں؟

ج: دوسرے آسمان پر۔ (موہب لدنیہ جلد دوم ص ۲۳)

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں کیا کھاتے پیتے ہیں؟

ج: جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اُٹھایا تو اُٹھانے سے پہلے بھوک پیاس نیند وغیرہ

تمام صفات بشریہ کو آپ سے سلب کر لیا۔ یہاں تک کہ آپ کا حال فرشتوں کی طرح

ہو گیا کہ کھانے پینے کے محتاج نہیں رہے۔ نزول فرمانے تک اسی طرح رہیں گے

(زرقانی جلد پنجم ص ۲۰۲، تفسیر کبیر جلد دوم ص ۲۵۵، تفسیر جمل جلد اول ص ۲۸)

س: کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب بھی روئے زمین پر پڑتے ہیں؟

- ج : ہاں۔ مگر پردہ غیب میں رہ کر حج و عمرہ بھی کرتے ہیں۔ (زرقانی جلد پنجم ص ۲۵۲)
- س : کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے؟
- ج : ہاں قرب قیامت کے وقت نزول فرمائیں گے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۴۸)
- س : پھر دنیا میں کتنے سال رہیں گے؟
- ج : باختلاف روایات سات سال۔ (مسلم شریف جلد دوم ص ۴۳)
- چالیس سال۔ (ابوداؤد جلد دوم ص ۲۳، زرقانی جلد اول ص ۳۵)
- پنچالیس سال۔ (اشتہ المعات جلد چہارم ص ۳۵۳)
- س : کیا آپ شادی بھی کریں گے؟
- ج : ہاں قبیلہ جہنیہ کی ایک عورت سے شادی فرمائیں گے اور آپ کی اولاد ذکور بھی ہوگی۔
- س : وصال کے بعد کہاں دفن ہوں گے؟
- ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں۔ (شرح شفا جلد اول ص ۲۰۹)
- ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں۔ (زرقانی جلد ہشتم ص ۲۹۶)

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

- س : نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟
- ج : ۱۲ ربیع الاول پیر کا دن، عام الفیل کے چالیس یا پچاس دن بعد۔ (مدارج النبوة جلد ۱ ص ۱۵)
- س : پیدا ہونے کے بعد اپنے کن عورتوں کا دودھ پیا؟
- ج : [زرقانی جلد اول ص ۱۳۲]
- ج : ماں آمنہ، ابولہب کی باندی ثویبہ اور حلیمہ سعدیہ کا۔ (مدارج النبوة جلد ۱ ص ۱۳۲)
- س : کیا یہ صحیح ہے کہ جس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اس سال دنیا کی ساری عورتوں سے صرف لڑکا ہی پیدا ہوا کوئی لڑکی پیدا نہ ہوئی؟
- ج : ہاں خداوند قدوس نے تمام حاملہ عورتوں کیلئے ایسا ہی حکم دیا تھا۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۲)
- س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کتنے سال کا وقفہ گذرا یعنی زمانہ فترت کتنے سال رہا؟
- ج : تقریباً چھ سو سال کا اس درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے۔ (زرقانی جلد اول ص ۱۸)

- س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں کتنے نبی آتے ہیں؟
- ج : پچھنبی آتے ہیں۔ حضرت اسمعیل، حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت ادریس، حضرت شیت، حضرت آدم علیہم السلام۔ (سیرۃ ابن ہشام جلد اول ص ۲)
- س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کتنے ہیں؟
- ج : بیشمار نام ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء ہر جنس میں مختلف اور ہر طبقہ میں جداگانہ ہیں۔ اب تک علماء کرام و ائمہ دین نے جو نام شمار کئے ہیں چودہ سو ہیں۔ (احکام شریعت جلد ۱ ص ۱۵)
- س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام لیکن ذکرنا یعنی یا محمد یا احمد کہنا کیسا ہے؟
- ج : یا محمد یا احمد کہنا حرام ہے، بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہا جائے۔ (شرح شفا جلد دوم ص ۳۸۸)
- س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کتنی بار چاک ہوا؟
- ج : چار بار چاک ہوا۔ پہلی مرتبہ جب آپ حلیمہ سعدیہ کے گھر تھے اور آپ کی عمر مبارک چار سال کی تھی۔ دوسری مرتبہ دس سال کی عمر میں۔ تیسری مرتبہ زمانہ بعثت کے قریب جب وحی آنے کا وقت نزدیک ہوا، چوتھی مرتبہ شب معراج میں۔ (نور البصار ص ۱۵، تفسیر عزیزی ص ۲۳۳)
- س : کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل شریفہ یعنی بول و برار پاک ہیں؟
- ج : ہاں سب طیب و طاہر ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۱)
- س : میرے نبی کا وہ کون سا معجزہ ہے جو دائمی اور ابدی ہے فنا نہیں ہوگا؟
- ج : قرآن مقدس۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۱۴)
- س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد میں اپنے دست اقدس سے کتنے بد بختوں کو قتل کیا؟
- ج : صرف ابی بن خلف کو قتل کیا۔ (زرقانی جلد دوم ص ۵)
- س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی عورتوں سے شادیاں کیں؟
- ج : گیارہ عورتوں سے۔ (۱) حضرت خدیجہ الکبریٰ (۲) حضرت سودہ بنت زمعہ (۳) حضرت عائشہ (۴) حضرت اُم سلمہ (۵) حضرت حفصہ (۶) حضرت زینب خنیمہ (۷) حضرت زینب بنت جحش (۸) حضرت جویریہ بنت حارث (۹) حضرت صفیہ (۱۰) حضرت میمونہ (۱۱) حضرت اُم حبیبہ بنت ابی سفیان۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۲، شرح شفا جلد اول ص ۲، عمدۃ القاری جلد دوم ص ۳۲)

س : آپ کی کتنی اولادیں ہوئیں ؟

ج : سات۔ چار صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے (۱) حضرت زینب (۲) حضرت رقیہ (۳) حضرت ام کلثوم (۴) حضرت فاطمہ زہرا (۵) حضرت قاسم (۶) حضرت عبداللہ (۷) حضرت ابراہیم۔ چھ اولادیں حضرت خدیجہ کے لطن سے ہوئیں، باقی حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ کے لطن سے پیدا ہوئے۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۱۹۹، مدارج النبوة جلد دوم ص ۵۳۳)

س : یہ اولادیں کس ترتیب سے پیدا ہوئیں ؟

ج : سب سے پہلے حضرت قاسم، پھر حضرت زینب، پھر حضرت رقیہ، پھر حضرت فاطمہ، پھر حضرت ام کلثوم، پھر حضرت عبداللہ۔ ان چھوٹوں کی ولادت مکہ میں ہوئی۔ پھر مدینہ میں حضرت ابراہیم کی ولادت ہوئی۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۱۹۹، نور البصار ص ۲۳)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر کتنے ہیں ؟

ج : چار ہیں۔ دو آسمان میں اور دو زمین میں۔ آسمان میں حضرت جبریل و میکائیل علیہما السلام اور زمین میں حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔ [جامع صغیر جلد اول ص ۸، زرقانی جلد ششم ص ۸۵]

س : ہمارے نبی کو ابن الذبیحین کیوں کہا جاتا ہے ؟

ج : اس لئے کہ ایک ذبح تو حضرت اسماعیل علیہ السلام جو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ کرام میں سے ہیں۔ اور دوسرے ذبح خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی حضرت عبداللہ ہیں کہ جب حضرت عبدالمطلب نذر پوری کرنے کیلئے انھیں ذبح کرنے چلے تو سوا ونٹ کے فدیہ سے انکی جان بچی۔ اس لئے آپ ابن الذبیحین کہلائے۔ تفصیل مدارج النبوة میں ملاحظہ کریں۔ (مدارج النبوة جلد دوم ص ۱۴)

سیرۃ حلبی جلد اول ص ۴۳

انبیاء کرام کی عمریں اور ان کے مزار کا بیان

س : حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : ایک ہزار سال۔ (زرقانی جلد اول ص ۶۲، طبقات ابن سعد جلد اول ص ۱۱)

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے ؟

ج : اس میں اختلاف ہے۔ منیٰ میں مسجد خیف سے متصل۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۱)

یا جبل ابی قیس میں، یا سراندیپ میں۔ (زرقانی جلد اول ص ۶۵)

یا پھر بیت المقدس میں۔ (طبقات ابن سعد جلد اول ص ۲۴)

س : حضرت نوح علیہ السلام کی کل عمر کتنی تھی ؟

ج : ایک ہزار چھ سو برس۔ (عمدة القاری جلد ہفتم ص ۳۲، المسفوظ حصہ اول ص ۴)

س : آپ کا مزار شریف کہاں ہے ؟

ج : مکہ میں۔ (البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۱۲)

یا ملک شام کے مقام بکرک میں۔ (روح البیان جلد دوم ص ۹۶)

س : حضرت شیث علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : نو سو بارہ سال۔ (زرقانی جلد اول ص ۶۵)

س : آپ کا مزار شریف کہاں ہے ؟

ج : جبل ابی قیس میں۔ (زرقانی جلد اول ص ۶۵)

اور کچھ لوگ ہندوستان کے شہر اجودھیا میں بتاتے ہیں۔ (تفسیر نسیمی پارہ سوم ص ۶۶)

س : حضرت ادریس علیہ السلام کس عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے ؟

ج : چار سو پچاس سال کی عمر میں۔
(صاوی جلد سوم ص ۳)

س : حضرت ہود علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : چار سو چونسٹھ سال۔

(صاوی جلد دوم ص ۲)

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے؟

ج : حضرموت میں یا مقام ابراہیم اور زمزم شریف کے درمیان۔ (خازن جلد دوم ص ۲)

س : حضرت صالح علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : اٹھاون سال (خازن جلد دوم ص ۲۱۳) یا دو سو اسی سال۔ (صاوی جلد دوم ص ۳)

س : آپ کا مزار مبارک کہاں ہے؟ ج : مقام ابراہیم اور زمزم شریف کے درمیان (خازن جلد دوم ص ۲۱۳)

نوٹ : صرف حجر اسود اور زمزم شریف کے درمیان ستر انبیاء کرام کے مزارات ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۱۲۵)

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : ایک سو پچتر سال (صاوی جلد دوم ص ۲) یا دو سو سال۔ (عمدة القاری جلد ہفتم ص ۳۲۵)

س : آپ کا مزار کہاں ہے؟

ج : جبرون میں جو ملک فلسطین میں ہے۔ (عمدة القاری جلد ہفتم ص ۲۲۵)

س : حضرت اسمعیل علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : ایک سو بیس برس۔

(صاوی جلد دوم ص ۲)

س : آپ کا مزار شریف کہاں ہے؟

ج : سرزمین مکہ میں میزاب رحمت کے نیچے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۲۵۳)

س : حضرت اسحق علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : ایک سو اسی برس۔

(صاوی جلد دوم ص ۲)

س : آپ کا مزار مبارک کہاں ہے؟

ج : جبرون میں اپنے والد کے قریب۔

(عمدة القاری جلد ہفتم ص ۲۲۵)

س : حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : ایک سو پچتر سال۔

(خزائن ص ۳۵۸)

س : آپ کا مزار مبارک کہاں ہے؟

ج : اپنے والد کے قریب۔

(البداية والنهاية جلد اول ص ۱۵۸)

س : حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : ایک سو بیس سال۔

(صاوی جلد دوم ص ۲)

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے؟

ج : حضرت یعقوب علیہ السلام کے پہلو میں۔

(خزائن ص ۳۵۸)

س : پہلے آپ کو کہاں دفن کیا گیا تھا؟

ج : آپ کے وصال کے بعد بنی اسرائیل قبیلوں میں اختلاف پیدا ہوا۔ ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ

اس کے محلہ میں دفن ہوتا کہ آپ سے فیضیاب ہوتا ہے۔ آخر اس اختلاف کا حل

یہ نکالا گیا کہ دریائے نیل میں دفنائے جائیں تاکہ اس کے پانی سے سب فیضیاب ہوں،

ان لوگوں نے آپ کو سنگ مرمر کے صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں دفن کر دیا۔ پھر حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے تقریباً چار سو سال بعد وہاں سے اٹھا کر آپ کے والد کے پہلو میں دفن کیا۔

س : حضرت ایوب علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟ [خزائن ص ۳۵۸]

ج : ترسیٹھ سال۔ (صاوی جلد دوم ص ۲) یا تیرانوے سال۔ (عمدة القاری جلد دوم ص ۵)

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے؟

ج : ملک شام کے ایک گاؤں میں۔

(عمدة القاری جلد دوم ص ۵)

س : حضرت شعیب علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : ایک سو چالیس سال۔

(عمدة القاری جلد ہفتم ص ۲۱۵)

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے؟

ج : مکہ مکرمہ میں۔

(عمدة القاری جلد ہفتم ص ۲۱۵)

س : حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : ایک سو بیس سال۔

(صاوی جلد اول ص ۲۹)

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے؟

(عمدة القاری جلد چہارم ص ۱۶۶)

ج : میدان تیبہ میں جو ملک فلسطین میں ہے۔

س : حضرت ہارون علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : تقریباً ایک سو چوبیس سال۔

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے؟

ج : میدان تیبہ میں (زرقانی جلد دوم ص ۱۹) یا جبل احد میں

س : حضرت یوشع علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : ایک سو چھبیس سال۔

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے؟

ج : جبل ابراہیم میں۔

س : حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : سو سال۔

س : آپ کا مزار اقدس کہاں ہے؟

ج : بیت المقدس میں۔

س : حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : تریپن سال

س : حضرت یونس علیہ السلام کا مزار اقدس کہاں ہے؟

ج : مقام نینوا میں۔

س : حضرت عزیر علیہ السلام کا مزار اقدس کہاں ہے؟

ج : دمشق میں۔

س : نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کتنی تھی؟

ج : تریسٹھ سال۔

س : آپ کا مزار اقدس کہاں ہے؟

ج : مدینہ منورہ میں گنبد خضریٰ کے اندر۔

(عامہ کتب)

(خازن و معالم جلد پنجم ص ۲۳۵)

(آئینہ تاریخ ص ۱۲۳)

(آئینہ تاریخ ص ۱۳۶)

(مسند امام عظیم ص ۱۱۲)

انبیاء کرام کے ذاتی مشاغل کا بیان

س : حضرت آدم علیہ السلام نے کون سے کام کئے؟

ج : اپنے کھیتی باڑی کی ہے اور کپڑے بھی بنے ہیں۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱، البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۱)

نوٹ : مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت آدم علیہ السلام کو کاروبار کی ایکڑ صنعتوں

کی تعلیم دی تھی۔ (روح البیان جلد اول ص ۶۹)

س : حضرت ادریس علیہ السلام نے کون سے کام کئے ہیں؟

ج : اپنے کپڑے سینے کا کام کیا ہے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱)

س : حضرت نوح علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

ج : لکڑی کا کام۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱)

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کون سے کام کئے ہیں؟

ج : کھیتی باڑی اور کپڑے کی تجارت۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱، الجوہر المنیف ص ۱)

س : حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام نے کون سے کام کئے ہیں؟

ج : تجارت۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱)

س : حضرت لوط علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

ج : کھیتی باڑی۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱)

س : حضرت اسمعیل علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

ج : تیر و کمان سے حلال جانوروں کا شکار۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱)

س: حضرت اسحق علیہ السلام کیا کرتے تھے؟
ج: چوبانی۔

(آئینہ تاریخ ص ۸۳)

س: حضرت شعیب علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۸)

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کون سے کام کئے ہیں؟

ج: کچھ دنوں حضرت شعیب علیہ السلام کے گھر بکریاں چرائیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۸)

س: حضرت داؤد علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۸)

ج: زرہ سازی۔

س: حضرت سلیمان علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۸)

ج: درخت کے پتوں سے زنبیل چٹائی، پنکھے بناتے تھے۔

س: حضرت زکریا علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۴۹)

ج: لکڑی کا کام کرتے تھے۔

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیا کرتے تھے؟

(سورہ بقرہ تفسیر عزیزی ص ۱۸)

ج: سیاحی۔

س: نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے کام کئے ہیں؟

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۸)

ج: پہلے تجارت پھر جہاد۔

آسمانی کتابوں کا بیان

س: آسمان سے کتنی کتابیں اور صحیفے نازل ہوئے؟

ج: چار مقدس کتابیں اور سو صحیفے نازل ہوئے۔ (خازن جلد اول ص ۱۶۹، تکمیل الایمان ص ۱)

س: کس نبی پر کونسی کتاب نازل ہوئی؟

ج: توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، انجیل حضرت

عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئیں۔ اور قرآن نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر

نازل ہوا۔ (تکمیل الایمان ص ۱)

س: کس نبی پر کتنے صحیفے نازل ہوئے؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام پر دس، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس، حضرت ادریس

علیہ السلام پر تیس، حضرت شیت علیہ السلام پر سچاس صحیفے نازل ہوئے۔

(خازن جلد اول ص ۱۶۹، اشعثہ المصنعات جلد اول ص ۱)

س: تورات شریف کس تاریخ میں نازل ہوئی؟

ج: چھرمضان کو نازل ہوئی (الاتقان جلد اول ص ۴، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۶۹)

س: کس زبان میں نازل ہوئی؟

ج: سریانی زبان میں (زرقانی جلد اول ص ۲۱۴، المسفوظ حصہ چہارم ص ۱۴)

س: تورات شریف میں کتنی سورتیں تھیں؟

ج: ایک ہزار سورتیں اور ہر سورۃ میں ایک ایک ہزار آیتیں تھیں۔ (خزائن ص ۴۶)

س: تورات شریف کی ضخامت کیا تھی؟

ج : ستر اونٹوں کے بوجھ کے برابر۔ اس کے ایک جُز کی تلاوت ایک سال میں مکمل ہوتی تھی۔

س : کتنے حضرات ہیں جو تورات شریف کے حافظ ہوئے ؟
(اشعتہ اللغات جلد ۵ ص ۸۹، خازن ومعالم جلد دوم ص ۲۳۶)

ج : صرف چار پیغمبر ہیں جو تورات شریف کے حافظ ہوئے اور یاد بھی رکھا۔

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۲) حضرت یوشع بن نون (۳) حضرت عزیر علیہ السلام،

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔
(صاوی جلد دوم ص ۵۵، خازن ومعالم جلد ۲ ص ۲۳۶)

س : زبور کس تاریخ میں نازل ہوئی ؟

ج : اٹھارہ رمضان میں۔

س : کس زبان میں نازل ہوئی ؟

ج : عبرانی زبان میں۔

س : زبور میں کتنی سورتیں تھیں ؟

ج : ایک سو پچاس سورتیں تھیں جن میں صرف دعار اور اللہ کی تحمید و تمجید تھی۔ نہ تو اسمیں حلال و حرام کا بیان تھا اور نہ فرائض و حدود کا ذکر۔ (خازن جلد دوم ص ۵۱۹، الاتقان جلد ۲ ص ۶۶)

س : انجیل کس تاریخ میں نازل ہوئی ؟

ج : تیرہ رمضان میں۔

س : کس زبان میں نازل ہوئی ؟

ج : عبرانی زبان میں۔

س : قرآن کس تاریخ میں نازل ہوا ؟

(ذرقانی جلد اول ص ۲۱۲، المفوظ حصہ چہارم ص ۱۲)

ج : لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اُس کا نزول رمضان شریف کی ستائیسویں تاریخ میں ہوا۔ پھر وہاں سے بقدر ضرورت تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ (خزان ص ۸۷)

س : پھر آسمان دنیا سے کتنے سال میں اس کا نزول مکمل ہوا ؟ [روح البیان جلد ۲ ص ۶۸]

ج : تیس سال میں۔
(صاوی جلد اول ص ۵، خازن جلد اول ص ۱۳)

س : کیا قرآن کا نزول صرف بواسطہ جبریل ہوا یا دیگر فرشتوں کے ذریعہ بھی ہوا ؟

ج : صرف بواسطہ جبریل ہوا۔ دوسرا کوئی فرشتہ قرآن لیکر نہیں آتا۔ (مواہب لدنیہ جلد ۱ ص ۴۴)

س : قرآن کے نزول کی ابتدا کس تاریخ سے ہوئی ؟ [الاتقان جلد اول ص ۴۵]

ج : سترہ رمضان پیر کے دن سے۔
(ذرقانی جلد اول ص ۲، نور الابصار ص ۱۱)

س : سب سے پہلے کونسی آیت اتری ؟

ج : اقراء باسم ربك
(الاتقان جلد اول ص ۲۳، صاوی جلد اول ص ۳)

س : سب سے آخری آیت کونسی اتری ؟

ج : واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ۔
(الاتقان جلد اول ص ۲۳، صاوی جلد اول ص ۳)

س : قرآن میں کتنی سورتیں ہیں ؟

ج : ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔
(الاتقان جلد اول ص ۶۳)

س : اس میں کتنی سورتیں مکی اور کتنی سورتیں مدنی ہیں ؟

ج : تیرا سی سورتیں مکی اور اکتیس سورتیں مدنی ہیں۔
(صاوی جلد اول ص ۳)

س : انبیاء کے نام سے کتنی سورتیں ہیں ؟

ج : چھ سورتیں ہیں (۱) سورہ یونس (۲) سورہ ہود (۳) سورہ یوسف (۴) سورہ ابراہیم

(۵) سورہ نوح (۶) سورہ محمد۔
(فقرآن مقدس)

س : قرآن میں کتنی آیتیں ہیں ؟

ج : اس سلسلہ میں مختلف اقوال ہیں۔ لیکن اس المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس سے

مروی ہے چھ ہزار چھ سو سولہ آیتیں ہیں۔
(الاتقان جلد اول ص ۶)

نوٹ : امام احمد رضا فاضل بریلوی نے کنز الایمان میں چھ ہزار دو سو چھتیس شمار کی ہیں۔

س : قرآن میں کتنے کلمات ہیں ؟

ج : ست ہتر ہزار نو سو چونتیس (۷۷،۹۳۴)
(الاتقان جلد اول ص ۶)

س : قرآن میں کتنے حروف ہیں ؟

ج : تین لاکھ تیس ہزار چھ سو اکتیس۔ (۳،۲۳،۶۷۱)
(الاتقان جلد اول ص ۶)

س : قرآن کی سورتوں میں یہ ترتیب کس نے دی ؟

ج : یہ ترتیب توقیفی ہے۔ یعنی من جانب الشارع اور تعلیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور یہ بعینہ لوح محفوظ کے مطابق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان شریف میں اسی ترتیب پر حضرت جبریل سے دور فرماتے تھے۔ (الاتقان جلد اول ص ۶۲)

س : آیتوں میں یہ ترتیب کس نے دی؟

ج : [جل جلد اول ص ۵۷]

ج : یہ ترتیب بھی توقیفی ہے۔ یعنی وحی ربانی اور فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق آیتوں کی تدوین ہوئی۔ یہی ترتیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل متواتر کے ساتھ ثابت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو آیتوں کے بارے میں حکم دیتے تھے کہ فلاں آیت فلاں جگہ لکھو۔ فلاں آیت فلاں جگہ لکھو۔ (الاتقان جلد اول ص ۱، جل جلد اول ص ۵۷، عمدۃ القاری جلد ۱ ص ۱)

س : قرآن مقدس میں اعراب کس نے لگائے؟

ج : ابوالاسود دؤلی نے لگائے۔ مگر اس وقت زبر زیر پیش وغیرہ کی شکلیں نہ تھیں جو آج ہیں۔ انھوں نے نقطوں ہی سے اعراب کا کام لیا۔ فرق یہ تھا کہ اعرابی نقطوں کیلئے اس رنگ کی روشنائی نہ ہوتی جس رنگ سے قرآن لکھا ہوتا بلکہ اس کیلئے مخالف رنگ کی روشنائی استعمال کرتے تھے۔ زبر کیلئے حرف کے اوپر ایک نقطہ، زیر کیلئے حرف کے نیچے ایک نقطہ، صمۃ کیلئے حرف کے اندر ایک نقطہ اور تشدید کیلئے دو نقطے مقرر کئے۔ پھر خلیل بن احمد فراہیدی نے تشدید، مد، وقف، جزم وصل اور حرکات کی علامتیں لگائیں۔ اور زبر زیر پیش کی صورتیں وضع کیں جو آج موجود ہیں۔

س : قرآن میں نقطے کس نے لگائے؟

ج : حجاج بن یوسف ثقفی کے حکم سے نصر بن عاصم لیشی اور یحییٰ بن یعمر نے لگائے۔

(روح البیان جلد چہارم ص ۶۵، شرح شفا جلد دوم ص ۳۳۵)

س : نقطے کس میں لگائے گئے؟

ج : ۸۶ میں۔

س : حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کے کتنے نسخے تیار کرائے؟

ج : مشہور ہے کہ پانچ نسخے تیار کرائے۔ لیکن ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحاتم بھستانی سے

سنا کہ سات نسخے تیار کرائے تھے جو مختلف علاقوں میں بھیجے گئے۔ ایک نسخہ مکہ شریف ایک ملک شام، ایک یمن، ایک بحرین، ایک کوفہ، ایک بصرہ اور ایک نسخہ مدینہ شریف ہی میں محفوظ رکھا گیا تھا۔ (اشعۃ اللمعات جلد دوم ص ۱۶۲، الاتقان جلد اول ص ۸)

س : قرآن مقدس کے کتنے نام ہیں؟

ج : کل ناموں کی تعداد تو اللہ اور اس کا رسول جانے، البتہ امام فخر الدین رازی نے بیس نام شمار کئے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۴۱)

س : قرآن پاک کا سب سے پہلے فارسی زبان میں ترجمہ کس نے کیا؟

ج : شیخ سعدی نے

س : قرآن پاک کا سب سے پہلے اردو زبان میں ترجمہ کس نے کیا؟

ج : شاہ رفیع الدین نے ۱۷۴۰ء میں کیا۔ (آئینہ تاریخ ص ۴)

س : قرآن مقدس میں کتنی آیتیں ہیں جن سے مسائل کا استخراج ہوا ہے؟

ج : تمام آیتوں کا تو علم نہیں البتہ علامہ ملا جیون نے اپنی کتاب تفسیر احمدی میں پانچ سو آیتوں کو شمار کیا ہے۔ (تفسیر احمدی)

س : کیا قرآن عظیم کی طرح دوسری آسمانی کتابیں بھی معجزہ ہیں؟

ج : ہاں اخبار بالغیب پر مشتمل ہونے کی وجہ سے معجزہ ہیں۔ البتہ ان کتابوں کی نظم و تالیف

قرآن کی طرح معجزہ نہیں بلکہ خلاف قرآن کہ نظم و تالیف کے اعتبار سے بھی معجزہ ہے۔

(اعراب القرآن ص ۱۲، تکمیل الایمان ص ۱)

س : کیا فرشتے بھی قرآن مقدس کی تلاوت کرتے ہیں؟

ج : عامہ ملائکہ کو یہ فضیلت نہیں دی گئی۔ البتہ فرشتوں کو قرآن عظیم سننے کا بہت شوق ہے۔

جب کوئی مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے منہ پر منہ رکھ کر تلاوت کی لذت

لیتے ہیں۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۴۵، احکام شریعت جلد اول ص ۱۱۹)

س : قرآن نے کتنی چیزوں کو احسن فرمایا؟

ج : پانچ چیزوں کو۔ اولاً اپنے آپ کو، ثانیاً انسانی شکل و صورت کو، ثالثاً اذان کو، رابعاً دین

اسلام کو، نامسا یوسف علیہ السلام کے قصے کو۔ (تفسیر نعیمی پارہ ۱۲ ص ۳۶۸)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار و مشرکین کو قرآن پاک سے کتنی بار چیلنج کیا؟

ج : چار بار چیلنج کیا۔ اولاً پورے قرآن سے دیا جیسے یہ آیت قل لئن اجتمعت الانس

والجن علی ان یا تو ابطل هذا القرآن۔ ثانیاً دس سورۃ سے دیا جیسے قتل فاتوا

بعشر سورۃ مثله مفتریات ثالثاً صرف ایک سورۃ سے دیا فاتوا بسورۃ من

مثله، رابعاً قرآن جیسی کوئی ایک ہی بات لانے سے دیا فل یا تو ابجدیت مثله۔

س : کیا قرآن میں ناسخ و منسوخ بھی ہیں؟ (صاوی جلد اول ص ۱۶۱)

ج : ہاں دونوں ہیں۔ بعض آیات ناسخ اور بعض منسوخ جیسے سورۃ کافرون اور تمام

وہ آیات جن میں جنگ کرنے کی پہل سے روکا گیا ہے سب کے سب فنا قتلوا

المشرکین حیث وجدتموہم سے منسوخ ہے (تفسیر احمدی ص ۱۲۱)

س : قرآن میں ایسے کتنے سوالات ہیں جنہیں نبی آخر الزماں سے پوچھا گیا اور آپ کی

طرف سے رب نے جواب دیا۔

ج : چودہ سوالات ہیں۔ آٹھ تو سورہ بقرہ میں اور چھ سوالات دوسری سورتوں میں ہیں

(۱) رب کہاں ہے (۲) چاند کیوں گھٹتا بڑھتا ہے (۳) کیا خرچ کریں یعنی کس پر

کریں (۴) ماہ حرام میں لڑنے کا حکم کیا ہے؟ (۵) شراب اور جوئے کا حکم کیا ہے۔

(۶) کیا خرچ کریں یعنی کتنی مقدار خرچ کریں (۷) یتیموں کے مالوں کو اپنے مال سے

ملانے کا حکم کیا ہے؟ (۸) حیض کا حکم کیا ہے (۹) سورۃ مائدہ میں ہے کیا کیا چیزیں

حلال ہیں (۱۰) سورۃ انفال میں ہے مال غنیمت کا مالک کون ہے۔ (۱۱) سورہ بنی اسرائیل

میں ہے کہ روح کیا چیز ہے۔ (۱۲) سورۃ کہف میں ہے کہ ذوالقرنین کے حالات کیا

ہیں (۱۳) سورہ طہ میں ہے کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا (۱۴) سورۃ

نازعات میں ہے کہ قیامت کب کیلئے ٹھہری ہوئی ہے۔ (الاتقان جلد اول ص ۱۹۷)

س : وہ سورتیں یا آیات کون کون سی ہیں جن کو لے کر حضرت جبریل کے ساتھ اور فرشتے

بھی آئے؟

ج : وہ یہ ہیں۔ (۱) سورۃ النعام جس کو لیکر ستر ہزار فرشتے اترے۔ (۲) سورۃ فاتحہ

اس کے ساتھ اسی ہزار فرشتے اترے (۳) سورۃ یونس اس کے ساتھ تیس ہزار فرشتے

اترے (۴) واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اس کے ساتھ بیس ہزار فرشتے

نازل ہوئے (۵) آیت الکرسی اس کے ساتھ تیس ہزار فرشتے نازل ہوئے (۶) سورۃ

کہف اس کو لیکر ستر ہزار فرشتے اترے۔ (کنز العمال جلد اول ص ۱۲۱، الاتقان جلد اول ص ۱۲۱)

س : وہ کونسی سورتیں ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ خزانہ عرش سے نازل ہوئیں؟

ج : (۱) سورۃ فاتحہ (۲) آیت الکرسی (۳) سورہ بقرہ کا آخر (۴) سورۃ کوثر۔

(کنز العمال جلد اول ص ۱۲۱)

س : وہ دو سورتیں کونسی ہیں جنہیں نور کہا گیا ہے اور آپ سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوئیں؟

ج : سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں۔ (الاتقان جلد اول ص ۱۲۱)

س : قرآن میں لفظ محمد اور احمد کتنی جگہ ہے؟

ج : لفظ محمد چار جگہ اور احمد ایک جگہ ہے۔ (مترآن مقدس)

س : وہ کونسی عورت ہے جس کا نام قرآن میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے؟

ج : حضرت مریم۔ (صاوی جلد اول ص ۱۲۱)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کا نام قرآن میں صراحتاً مذکور ہے؟

ج : حضرت زید بن حارثہ۔ باقی ان کے علاوہ کسی صحابی یا صحابیہ کا نام صراحت کے ساتھ

مذکور نہیں (زر قافی جلد سوم ص ۳۰۵)

س : وہ کون ایسا بد بخت ہے جس کا نام قرآن نے نہیں لیا بلکہ اس کی کنیت ذکر فرمائی؟

ج : ابولہب ہے کہ اس کے علاوہ قرآن میں کسی کی کنیت ذکر نہ فرمائی گئی۔ (الاتقان جلد اول ص ۱۲۱)

س : کیا قرآن مقدس کا حفظ کرنا فرض ہے؟

ج : ہاں فرض کفایہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول ص ۱۲۱)

وحی کا بیان

س: وحی کسے کہتے ہیں؟

ج: وحی اس کلام کو کہتے ہیں جو کسی نبی پر اللہ کی جانب سے نازل ہو۔ (عمدة القاری جلد اول ص ۴)

س: وحی کس زبان میں نازل ہوتی تھی؟

ج: عربی زبان میں نازل ہوتی تھی، انبیاء کرام قوم کی زبان میں اس کا ترجمہ فرما دیا کرتے تھے۔ (الائقان جلد اول ص ۴)

س: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا کس چیز سے ہوئی؟

ج: سچے اور اچھے خوابوں سے۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۲)

س: آپ پر وحی کی ابتدا کس تاریخ سے ہوئی؟

ج: بروز دوشنبہ آٹھ یا تین ربیع الاول سے ہوئی۔ (مدارج النبوة جلد دوم ص ۳۸)

س: کیا قرآن کی طرح حدیث بھی وحی الہی ہے؟

ج: ہاں جس طرح حضرت جبریل قرآن لیکر نازل ہوتے تھے اسی طرح حدیث بھی لے کر اُترتے تھے۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۶۹)

نوٹ: دونوں وحی میں فرق ہے۔ قرآن وحی متلو و جلی ہے اور حدیث وحی غیر متلو و خفی ہے۔

س: کیا غیر نبی کی طرف بھی وحی ہو سکتی ہے؟

ج: ہاں وحی بمعنی الہام ہو سکتی ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں شہد کی مکھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہی طرف وحی کی۔ (عمدة القاری جلد اول ص ۴) (تکمیل الایمان ص ۴۴)

س: کتابان وحی کتنے ہیں؟

ج: تیرہ ہیں۔ خلفاء اربعہ (۵) عامر بن فہیرہ (۶) عبداللہ بن ارقم (۷) اُبی بن کعب

(۸) ثابت بن قیس (۹) خالد بن سعید (۱۰) حنظلہ بن ربیع (۱۱) زید بن ثابت

(۱۲) معاویہ بن سفیان (۱۳) شرجیل بن حسنہ۔ (الناہیہ ص ۱۵)

س: وحی کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج: انبیاء کے حق میں وحی کی تین صورتیں ہیں (۱) بلا واسطہ ملک بذات خود باری تعالیٰ

کے کلام قدیم کا سننا (۲) فرشتے کے توسط سے کلام ربانی کا آنا۔ (۳) انبیاء کرام کے قلوب میں معانی کا القا ہونا۔ پھر یہ تینوں قسمیں سات صورتوں میں منحصر ہیں۔

(۱) وحی خواب میں ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں حضرت اسمعیل

علیہ السلام کی قربانی کا حکم ہوا (۲) قلب میں القا ہو (۳) گھنٹی کی آواز کی صورت

میں آئے۔ (۴) فرشتہ کسی مرد کی شکل میں آکر کلام ربانی پیش کرے۔ جیسا کہ

حضرت جبریل امین حضرت دحیہ کلبی کی شکل میں حاضر ہوتے اور کلام پیش کرتے۔

(۵) حضرت جبریل امین اپنی ملکوٹی شکل میں حاضر ہو کر کلام ربانی پیش کرتے۔

(۶) حضرت اسرافیل وحی لیکر حاضر ہوں (۷) بلا واسطہ ملک اللہ عزوجل کے کلام

قدیم کا سننا جیسے شب معراج میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور طور پر حضرت موسیٰ

علیہ السلام نے سنا۔ (عمدة القاری جلد اول ص ۴، زاد المعاد جلد اول ص ۱)

فرشتوں کا بیان

س: فرشتے کسے کہتے ہیں؟

ج: فرشتے لطیف جسم رکھتے ہیں، نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت دی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کر لیں۔ (تکمیل الایمان ص ۹)

س: فرشتے مرد ہیں یا عورت؟

ج: نہ مرد ہیں نہ عورت۔ (تکمیل الایمان ص ۹)

س: کیا فرشتوں کی پیدائش آدمیوں کی طرح ہے؟

ج: نہیں بلکہ فرشتے لفظ "کن" سے پیدا کئے گئے ہیں۔ (الہدایۃ المبارکہ ص ۴)

س: فرشتوں کی تعداد کتنی ہے؟

ج: صحیح تعداد تو اللہ و رسول جانیں البتہ حدیث شریف میں ہے کہ آسمان و زمین میں کوئی ایک بالشت جگہ خالی نہیں جہاں فرشتوں نے سجدے میں پیشانی نہ رکھی ہو زمین سے سدرۃ المنتہیٰ تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے، اس کے آگے مستوی اس کا بُعد خدا جانے، اس سے آگے عرش اعظم کے ستر حجابات ہیں۔ ہر حجاب دوسرے حجاب تک پانچ سو برس کا فاصلہ ہے اور اس سے آگے عرش، ان تمام وسعتوں میں فرشتے بھرے ہیں۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۲۷، الملفوظ حصہ چہارم ص ۹)

س: ساری مخلوقات میں کس کی تعداد زیادہ ہے؟

ج: فرشتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر ساری مخلوقات کو دس حصوں میں تقسیم کیا جائے تو نو حصے فرشتوں کے ہیں اور ایک حصہ ساری

مخلوقات کا۔

تکمیل الایمان ص ۹، تفسیر جمل جلد چہارم ص ۵۳۲

س: کیا سب فرشتے ایک ہی مرتبہ پیدا ہو گئے؟ یا ان کی پیدائش کا سلسلہ جاری ہے؟

ج: پیدائش کا سلسلہ جاری ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ عرش کی داہنی طرف نور کی ایک نہر ہے۔ ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور ساتوں سمندروں کے برابر اس میں ہر صبح حضرت جبریل علیہ السلام نہاتے ہیں جس سے ان کے نور پر نور اور جمال پر جمال بڑھتا ہے۔ پھر پڑھاتے ہیں تو جو بوند گرتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے اتنے اتنے ہزار فرشتے بناتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ چوتھے آسمان میں ایک نہر ہے جسے نہر چپا کہتے ہیں۔ حضرت جبریل ہر روز اس میں نہا کر پڑھاتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے پھرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۲۶، الہدایۃ المبارکہ ص ۹)

س: کیا اس کے علاوہ اور بھی کوئی صورت ہے جس سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں؟

ج: ہاں ایک فرشتہ اور ہے جس کا نام روح ہے یہ فرشتہ آسمان اور زمین اور پہاڑوں سے بڑا ہے۔ قیامت کے دن تمام فرشتے ایک صف میں کھڑے ہوں گے اور یہ فرشتہ تنہا ایک صف میں کھڑا ہوگا تو ان سب کے برابر ہوگا۔ یہ فرشتہ چوتھے آسمان میں ہر روز بارہ ہزار تسبیحیں پڑھتا ہے اور ہر تسبیح سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے جس کے ستر ہزار سر ہیں اور ہر سر میں ستر ہزار چہرے اور ہر چہرے میں ستر ہزار دہن اور ہر دہن میں ستر ہزار زبانیں اور ہر زبان میں ستر ہزار لغت یہ ان سب لغتوں سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے اور ہر تسبیح سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کیلئے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ جس کا ایک پر مشرق اور دوسرا پر مغرب میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے میرے نبی پر درود بھیجا۔ پس وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہے گا،

اسی طرح نیک کلام اچھا کام فرشتہ بنکر آسمان کی جانب بلند ہوتا ہے۔

(خازن و معالم جلد رابع ص ۱۲۹، عمدۃ القاری جلد نہم ص ۱۲۹، الہدایۃ المبارکہ ص ۱۲۹)

س : کیا سارے فرشتوں کا مرتبہ یکساں ہے؟

ج : نہیں بلکہ ان میں بھی بشر کی طرح عوام و خواص ہیں۔ اور خواص فرشتے رتبے میں عوام فرشتوں سے افضل ہیں۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۱۲۹)

س : خواص فرشتے کون کون ہیں؟

ج : حضرت جبریل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل، حاملان عرش، مقررین، کروہین، روحانین،

(مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۱۲۹)

س : کیا ان خواص فرشتوں میں بھی بعض کو بعض پر فضیلت ہے؟

ج : ہاں یہ چار فرشتے حضرت جبریل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل باقی تمام فرشتوں سے افضل ہیں۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۱۲۹، تکمیل الایمان ص ۱۲۹)

س : ان چار فرشتوں میں کون افضل ہیں؟

ج : حضرت جبریل علیہ السلام۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۱۲۹)

س : انسان فرشتوں سے افضل ہے یا فرشتے انسان سے افضل ہیں؟

ج : جمہور اہلسنت کے نزدیک خواص انسان یعنی انبیاء کرام خواص فرشتوں سے افضل ہیں۔ اور عام انسان یعنی اولیاء کرام عام فرشتوں سے افضل ہیں۔ اور خاص فرشتے عام انسانوں سے افضل ہیں۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۱۲۹، تفسیر کبیر جلد چہارم ص ۱۲۹)

س : کیا فرشتوں کے پر ہوتے ہیں؟

ج : ہاں دو دو، تین تین، چار چار اور بعض فرشتوں کے تو اس سے بھی زائد ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ اُن کے چھ سو پر ہیں۔ (تکمیل الایمان ص ۱۲۹)

س : کیا فرشتوں کو لوح محفوظ کا علم ہوتا ہے؟

ج : ہاں خواص فرشتے لوح محفوظ پر مطلع ہیں اور عام فرشتے اپنے خواص کے ذریعے لوح محفوظ کی بعض باتوں پر مطلع ہوتے ہیں۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۲۹)

س : کیا فرشتے انبیاء کرام سے زیادہ علم رکھتے ہیں؟

ج : نہیں، انبیاء کرام ان سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ علم ہی نے حضرت آدم علیہ السلام کو مسجد ملائکہ بننے کا شرف بخشا۔

(خازن جلد اول ص ۲۶)

س : اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کس قدر طاقت و قوت عطا فرمائی ہے؟

ج : اس کی پوری حقیقت تو خدا جانے البتہ ایک روایت میں ہے کہ ایک فرشتہ اہل دنیا کو ہلاک کرنے کیلئے کافی ہے۔

(شرح شفا جلد اول ص ۱۳۵)

س : کیا فرشتے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں؟

ج : ہاں امت ہیں۔ آپ ان کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجے گئے۔ (زرقانی جلد اول ص ۱۶۵)

س : فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو کس دن سجدہ کیا؟

ج : جمعہ کے دن زوال سے لیکر عصر تک۔

س : سب سے پہلے کس فرشتے نے سجدہ کیا؟

ج : حضرت جبریل نے پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر عزرائیل، پھر ملائکہ مقررین نے۔

(مواہب لدنیہ جلد اول ص ۱۲۹)

س : کیا فرشتوں کے پر ہوتے ہیں جس طرح انسان اور جنات کیلئے پر و مرشد ہوتے ہیں؟

ج : ہاں حضور غوث اعظم فرماتے ہیں کہ میں آدمیوں اور جنوں اور فرشتوں سب کا پر ہوں۔

(بہجت الاسرار ص ۲۳، فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۱۲۹)

س : کیا فرشتوں کو دیکھنا ممکن ہے؟

ج : ہاں دیکھنا ممکن ہے۔

س : کیا کسی نے دیکھا بھی ہے؟

ج : ہاں انبیاء کرام، صحابہ عظام اور اولیاء کرام اپنی بیداری میں فرشتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں،

لیکن ان کی صورت اصل میں نہیں۔ (زرقانی جلد اول ص ۱۲۹، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۲۹)

س : حضرت جبریل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل کا اصل نام اور کنیت کیا ہے؟

ج : حضرت جبریل کا اصل نام عبد اللہ ہے لیکن امام سہیلی فرماتے ہیں کہ جبریل سریانی زبان کا

لفظ ہے جس کے معنی عبد الرحمن یا عبد العزیز کے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اصل نام عبد الجلیل اور کنیت ابو الفتح ہے۔ حضرت میکائیل کا اصل نام عبد الرزاق اور کنیت ابو الغنائم ہے حضرت اسرافیل کا اصل نام عبد الخالق اور کنیت ابو المناخ ہے اور حضرت عزرائیل کا اصل نام عبد الجبار اور کنیت ابو یحییٰ ہے۔ (عمدة القاری جلد اول ص ۲۵، ص ۲۴)

س: کیا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت پر دیکھنا ممکن ہے؟

ج: ہاں ممکن ہے لیکن صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ دیکھا۔ ایک مرتبہ غار حرا میں، دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہی پر۔ (صاوی جلد دوم ص ۵، زرقانی جلد اول ص ۵)

س: کیا نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی نے نہ دیکھا؟

ج: ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی نے ان کو اصلی صورت پر نہیں دیکھا

(صاوی جلد چہارم ص ۱۱۵، سیرۃ حلبی جلد دوم ص ۲۹۲)

س: حضرت جبرئیل علیہ السلام کن باتوں پر مامور ہیں؟

ج: ہوا چلانے، لشکروں کو فتح و شکست دینے، عذاب نازل کرنے، کفار و سرکش بادشاہوں کو ہلاک کرنے، بارگاہ الہی میں حاجتیں پیش کرنے، انبیاء کرام کی بارگاہوں میں حاضر ہونے، وحی اور احکام الہی کے پہنچانے پر مامور ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۱)

س: حضرت جبرئیل علیہ السلام کی اصلی صورت کیا ہے؟

ج: اصلی صورت یہ ہے کہ نوری جسم ہے۔ ان کے جسم میں چھ سو پر ہیں۔ اور ہر پر اس قدر گشادہ ہے کہ اس سے آسمان کا کنارہ چھپ جائے۔ اور ان سب پروں پر زبرد جڑ یا قوت و موتی جڑے ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا کہ سر آسمان میں ہے اور پاؤں زمین میں۔ اور مشرق و مغرب کا فاصلہ اس سے پُر ہو گیا ہے

(خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۶۹، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳)

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کس قدر قوت دی ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنی طاقت و قوت عطا فرمائی ہے کہ آسمان سے زمین تک باوجود اس قدر فاصلہ کے پلک مارنے کے وقفہ میں اُتر بھی آتے ہیں اور چڑھ بھی جاتے

(خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۶۹)

ہیں۔

س: حضرت جبرئیل امین کس نبی کی بارگاہ میں کتنی مرتبہ حاضر ہوئے؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں بارہ مرتبہ، حضرت ادریس علیہ السلام کی خدمت میں چار مرتبہ، حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں پچاس مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں، بیالیس مرتبہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں، چار مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خدمت میں، تین مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں۔

چار سو مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں دس مرتبہ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چوبیس ہزار مرتبہ حاضر ہوئے۔ (مواہب لدنیہ جلد ۱ ص ۲۲۲، زرقانی جلد ۱ ص ۲۲۲)

س: کیا اب بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام روئے زمین پر آتے ہیں؟

ج: ہاں حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس بندہ مومن کی موت کے وقت حاضر ہوتے ہیں جس کی وفات طہارت پر ہو۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۲۹)

س: حضرت اسرافیل علیہ السلام کن باتوں پر مامور ہیں؟

ج: صور پھونکنے، انسانوں اور جانوروں میں روح پھونکنے اور روح محفوظ پر مامور ہیں۔ اور حضرت جبرئیل و میکائیل و عزرائیل علیہم السلام کو احکام الہی بھی پہنچاتے ہیں۔ بعض روایت میں ہے کہ رات کی بارہ ساعتوں میں بارہ اذانیں کہتے ہیں۔ ہر ساعت کی علیحدہ اذان ہے۔ ان اذانوں کو انسان و جنات کے علاوہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمین کے تمام فرشتے سنتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۱، پارہ ۳۰ ص ۲۶)

س: کیا حضرت اسرافیل علیہ السلام روح محفوظ کی باتوں کو جانتے ہیں؟

ج: ہاں حضرت اسرافیل علیہ السلام کو روح محفوظ کی پوشیدہ باتوں پر بھی اطلاع ہے وہ صاحب روح کہلاتے ہیں۔ ان کے متعلق یہ فضیلت وارد ہے کہ جب زمین و آسمان میں کسی چیز کے متعلق ارادہ الہی ہوتا ہے تو روح محفوظ خود بلند ہو کر ان کے روبرو ہو جاتی ہے یہ اس وقت اس میں نظر کرتے ہیں اور اس مقدر بات میں غور کرتے ہیں۔ اگر وہ اعمال کی جنس سے ہوتی ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اس کا حکم فرماتے ہیں اور

اگر وہ حضرت میکائیل علیہ السلام کے کاموں سے تعلق رکھتی ہے تو اس پر حضرت میکائیل علیہ السلام کو مامور کر دیتے ہیں اور اگر حضرت عزرائیل علیہ السلام کی خدمت سے تعلق رکھتی ہے تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کو اس پر مامور کر دیتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳)

س: حضرت اسرافیل علیہ السلام کا طول و عرض کس قدر ہے؟

ج: اس کی حقیقت تو خدا جانے۔ البتہ بعض روایات سے اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ اُن کا ایک پر جانب مشرق میں ہے اور ایک پر جانب مغرب میں اور عرش اعظم اُن کے کاندھے پر ہے۔ لیکن کبھی عظمت الہی کی تجلی سے اتنے سمٹ جاتے ہیں کہ چھوٹی پڑیا کی مانند ہو جاتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۹)

س: کیا حضرت اسرافیل علیہ السلام بھی کسی نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے؟

ج: نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے۔

(مواہب لدنیہ جلد اول ص ۵۴)

س: حضرت اسرافیل علیہ السلام کس جگہ سے صور پھونکیں گے؟

ج: بیت المقدس کی ایک چٹان پر کھڑے ہو کر صور پھونکیں گے۔ (صاوی جلد سوم ص ۵۴)

س: حضرت میکائیل علیہ السلام کن باتوں پر مامور ہیں؟

ج: بارش برسانے، زمین سے سبزہ اُگلانے، حضرت جبریل علیہ السلام کی امداد و اعانت کرنے اور مخلوق کے رزق معین کرنے پر مامور ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۹)

س: حضرت میکائیل علیہ السلام کے فضائل کیا ہیں؟

ج: حدیث شریف میں ہے کہ بیت معمور جو خانہ کعبہ کے اوپر ساتویں آسمان میں فرشتوں کا قبلہ ہے آسمان کے فرشتے اس میں جمع ہو کر جماعت کا انتظار کرتے ہیں، حضرت میکائیل علیہ السلام امام بنتے ہیں اور سب فرشتوں کو نماز پڑھاتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۹)

س: حضرت عزرائیل علیہ السلام کن باتوں پر مامور ہیں؟

ج: روحوں کو قبض کرنے اور بیمار لوگوں اور آفتوں پر مقرر ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۹، تلمیل الایمان ص ۱۹)

س: کیا حضرت عزرائیل علیہ السلام تنہا روحوں کو قبض فرماتے ہیں؟

ج: بعض کی روح تنہا قبض کرتے ہیں، لیکن اکثر اپنے ماتحت فرشتوں کے ساتھ مل کر قبض کرتے ہیں ان کے ماتحت بہت سے فرشتے ہیں یہ اُن کے سردار ہیں۔ (شرح الصدور ص ۲۳)

س: حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک ہی آن میں کتنی روحیں قبض فرما سکتے ہیں؟

ج: ایک لاکھ روحیں قبض کر لیتے ہیں۔ حضرت ملک الموت کی قدرت تمام اہل مشرق و مغرب اور تمام دریاؤں اور ہواؤں کے رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے کسی شخص کے سامنے دسترخوان ہو۔ اب وہ جو چاہے اٹھائے خواہ مرنے والا مشرق میں ہو یا مغرب میں نیز اتنی روحوں کو قبض کرنے کے باوجود عبادت الہی میں بھی مشغول رہتے ہیں۔

س: کیا حضرت ملک الموت روح قبض کرنے کے بعد خود لیکر جاتے ہیں یا دوسرے فرشتوں کے حوالے کر دیتے ہیں؟

ج: مومن کی روح فرشتہ رحمت اور کافر کی روح فرشتہ عذاب کے حوالے کر دیتے ہیں۔

س: حضرت ملک الموت کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟

ج: چودہ فرشتے ہوتے ہیں۔ سات رحمت کے اور سات عذاب کے۔ (صاوی جلد دوم ص ۱۹)

س: کیا حضرت ملک الموت صرف انسانوں کی روح قبض کرتے ہیں یا ہر جاندار کی؟

ج: حقیقت تو خدا کو معلوم البتہ حدیث شریف میں ہے کہ جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کی روحیں تسبیح میں ہیں جب ان کی تسبیح ختم ہو جاتی ہے تو اُن پر موت طاری ہو جاتی ہے۔ ان کی موت ملک الموت کے قبضے میں نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان جانوروں کی

زندگی بلا واسطہ ملک الموت ختم کر دیتا ہے۔ بعض روایت میں ہے کہ ملک الموت صرف انسانوں کی روح قبض کرتے ہیں۔ باقی ایک فرشتہ جنات کی اور ایک فرشتہ شیاطین کی اور ایک فرشتہ چرندوں، پرندوں، درندوں، مچھلیوں، کیڑوں مکوڑوں کی روح قبض کرنے پر مامور ہے۔ بعض روایت میں ہے کہ ملک الموت ہر

جاندار یعنی انسان و جن اور تمام بہائم کی روح قبض فرماتے ہیں۔

(شرح الصدور ص ۲، فتاویٰ حدیثیہ ص ۲، زرقانی جلد اول ص ۵۱)

س: کیا یہ روایت صحیح ہے کہ پہلے ملک الموت لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتے تھے، لیکن جب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپکی آنکھ بھوڑ دی تب سے مخفی طور پر آنے لگے؟

ج: ہاں یہ روایت درست ہے۔ (شرح الصدور ص ۲، الاتحاف ص ۱۱)

س: حضرت عزرائیل علیہ السلام کو روح قبض کرنے پر مامور کرنے کی کیا وجہ ہے؟

ج: یہ اور فرشتوں کے اعتبار سے زیادہ سخت ہیں اس لئے انھیں کو روح قبض کرنے پر مامور کیا گیا۔ (ذکر از جلد اول ص ۳۹)

س: کراما کا تبین کون سے فرشتے ہیں؟

ج: وہ فرشتے ہیں جو بنی آدم کے اقوال و افعال اور اچائی و برائی لکھتے ہیں۔ بندہ جب کوئی نیکی کرتا ہے تو وہ اپنی طرف کا فرشتہ فوراً دس گنا کر کے لکھتا ہے اور یہ فرشتہ بائیں طرف کے برائی لکھنے والے فرشتہ پر امین بھی ہے۔ اور جب کوئی برائی کرتا ہے تو وہ اپنی طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے سے کہتا ہے ابھی نہ لکھ شاید کہ وہ بندہ توبہ کر لے اور اگر توبہ نہیں کرتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ اس کے نامہ اعمال میں ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔ (خازن جلد ۱ ص ۱۱۱)

س: ہر آدمی کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟

ج: چار فرشتے ہوتے ہیں، دو فرشتے دن اور دو فرشتے رات میں رہتے ہیں اور رات و دن کے اعمال کے دفتر بھی علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی پارہ تیس ص ۸۸)

س: کیا یہ فرشتے ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتے ہیں یا کسی وقت جدا بھی ہوتے ہیں؟

ج: اصح قول یہ ہے کہ پیشاب پانخانہ اور مہلتی کے وقت دور ہو جاتے ہیں۔

(رد المحتار جلد اول ص ۳۴، خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۹۵)

س: کیا کراما کا تبین ہمارے ساتھ مہربانی کرتے ہیں؟

ج: ہاں ان کی مہربانی اور ان کا کرم یہ ہے کہ انسان کے تمام برے اعمال اور پوشیدہ باتوں پر آگاہ اور واقف ہوتے ہیں لیکن کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتے اور نہ کسی

کو رسوا کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی ایک نیکی کرتا ہے تو اس کا ثواب دس گنا لکھتے

ہیں اور اگر کوئی نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر کسی رکاوٹ کی وجہ سے نہ کر سکا تو اس کے نامہ

اعمال میں ایک نیکی کا ثواب لکھ دیتے ہیں اور اگر کوئی گناہ کا ارادہ کرتا ہے لیکن خوف خداوندی

سے نہ کیا تو اسکو بھی نیکی کے حساب میں شمار کر کے ایک نیکی کا ثواب لکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر

کسی سے کوئی گناہ صادر ہوتا ہے تو چھ گھنٹے تک مہلت دیتے ہیں نامہ اعمال میں کچھ

نہیں لکھتے شاید کہ بندہ نادم ہو کر توبہ کر لے، یا کوئی ایسا نیک کام کر لے جو اس گناہ کو مٹا

کر دے۔ اگر اتنی دیر تک بھی بندہ توبہ نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی نیک کام کرتا ہے تو

اس کے نامہ اعمال میں ایک گناہ لکھ دیتے ہیں۔ پھر جب کبھی وہ توبہ و استغفار کرتا ہے

یا کوئی اچھا کام بجالاتا ہے تو اس مکتوبہ گناہ کو نامہ اعمال سے مٹا دیے ہیں۔ (تفسیر عزیزی

س: انسان کے مرنے کے بعد پھر وہ کراما کا تبین کہاں جاتے ہیں؟

ج: جب انسان مرجاتا ہے تو کراما کا تبین بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے ہیں اے رب

اب ہمارا کام ختم ہو گیا، تیرا بندہ دار اعمال سے نکل گیا، اجازت دے کہ ہم آسمان پر

آئیں اور تیری عبادت کریں۔ رب تبارک تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ میرا آسمان عبادت

کرنے والوں سے بھرا ہے تمہاری کچھ حاجت نہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں الہی ہمیں

زمین میں جگہ دے، ارشاد ہوتا ہے میری زمین عبادت کرنے والوں سے بھری ہے

تمہاری کچھ حاجت نہیں عرض کرتے ہیں اے اللہ اب ہم کیا کریں۔ ارشاد ہوتا ہے

میرے بندے کی قبر پر کھڑے ہو کر قیامت تک تسبیح و تہلیل اور تکبیر پڑھو اور اس

کا ثواب میرے بندے کیلئے لکھتے رہو۔ اور کافر کے فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی

قبر پر واپس جاؤ اور قیامت تک اس پر لعنت کرو۔ (رد المحتار جلد اول ص ۳۴، شرح الصدور

س: حفظہ کون سے فرشتے ہیں؟

ج: وہ فرشتے ہیں جو بنی آدم کی جسمانی بلا و آفتوں کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے رزق اور

اعمال کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ فرشتے دن کے علیحدہ اور رات کے علیحدہ ہوتے

ہیں۔ ان کا اجتماع نماز فجر اور نماز عصر میں ہوتا ہے۔ رات کے فرشتے نماز فجر تک

اپنا کام کرتے ہیں اور بعد نماز فجر چلے جاتے ہیں۔ اور دن کے فرشتے اس وقت سے نماز عصر تک محافظت کرتے ہیں اور بعد نماز عصر روانہ ہو جاتے ہیں۔ پھر رات کے فرشتے اس وقت سے نماز فجر تک نگہبانی کرتے ہیں۔ جب یہ فرشتے اوپر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ باوجود اپنے علم ذاتی کے ان فرشتوں سے دریافت کرتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے، فرشتے جواب دیتے ہیں اے رب العالمین ہم نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا ہے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے اس وقت بھی وہ نماز میں مشغول تھے۔

(خازن و معالم جلد چہارم ص ۱۹، صاوی جلد دوم ص ۱۹)

س: ہر بندے کے ساتھ کتنے ہوتے ہیں؟

ج: اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں، دو، چار، پانچ، دس، ایک سو ساٹھ، تین سو ساٹھ۔ (رد المحتار جلد اول ص ۳، زرقانی جلد ششم ص ۸۲)

س: اتنے فرشتے کن کن چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں؟

ج: دو فرشتے تو اعمال کی حفاظت کرتے ہیں جو کرائے کا تہین کہلاتے ہیں جن کا بیان گزرجکا باقی ایک فرشتہ آنکھوں کی حفاظت کیلئے مقرر ہے کہ آنکھوں کو اذیت کی چیزوں سے بچاتا ہے اور ایک فرشتہ پیشانی کی نگرانی کرتا ہے کہ وہ اگر خدا کا ذکر کرے تو اسکو بلند کرے اور سرکشی کرے تو اس کو جھکائے اور ایک فرشتہ منہ کی حفاظت کرتا ہے کہ اس میں تکلیف دینے والا کوئی جانور داخل نہ ہو۔ اور ایک فرشتہ بندے کے سونے جانے میں جن وانس اور حیوانات سے حفاظت کرتا ہے۔ اور جو چیز تکلیف دینے کیلئے آتی ہے تو یہ فرشتہ اُس سے کہتا ہے پیچھے ہٹ۔ اور دو فرشتے دونوں ہونٹوں پر مقرر ہیں کہ جب انسان درود شریف پڑھتا ہے تو اسکی حفاظت کرتے ہیں۔ (تفسیر ابن جریر ج ۳ ص ۱۸۷)

س: زبانہ کون سے فرشتے ہیں۔ [زرقانی جلد ششم ص ۸۲، خازن و معالم جلد چہارم ص ۱۹]

ج: وہ فرشتے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں پر عذاب دینے کیلئے مقرر کیا ہے، یہ نہایت سخت اور قوی ہیں۔ ان میں خدا نے نرمی اور رحم پیدا ہی نہ کیا۔ ان میں سے ایک فرشتہ ستر ہزار دوزخیوں کو ایک دفعہ جہنم میں بھونک دے گا، ان کی

انیس ہے اور ان سب کے سردار مالک ہیں جو خازن نار ہیں پھر ہر ایک کے ماتحت اتنے فرشتے ہیں جن کا شمار اللہ ہی جانتا ہے۔

(خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۸، ذائق الاتصار ص ۳۷)

س: کروہین کون سے فرشتے ہیں؟

ج: یہ خواص فرشتوں میں سے ہیں، عرش بریں کے گرد اگر دصف بنائے ہوئے تسبیح و تکبیر میں مشغول ہیں، عرش اعظم کے گرد اگر دفرشتوں کی ستر ہزار صفیں ہیں کچھ صف آگے اور کچھ صف پیچھے یہ عرش کا طواف کرتے ہیں۔ ایک صف آتی ہے تو دوسری جاتی ہے۔ جب آپس میں بعض سے بعض ملتے ہیں تو ایک صف والے لا الہ الا اللہ تو دوسری والے اللہ اکبر کہتے ہیں۔ (خازن و معالم جلد ششم ص ۱۸)

س: کیا کروہین اور عرش اعظم کے اٹھانے والے فرشتے صرف ذکر الہی کرتے ہیں؟

ج: نہیں۔ ان کے متعلق یہ بھی وارد ہے کہ یہ مسلمانوں کیلئے استغفار چاہتے ہیں اور یہ دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب تیری رحمت و علم میں ہر چیز سمائی ہے تو انھیں بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انھیں عذاب دوزخ سے بچا اور جنت میں داخل کر جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

(قرآن مقدس، سورہ نوح)

(خازن و معالم جلد ششم ص ۱۸)

صحابہ کا بیان

س: صحابی کسے کہتے ہیں۔

ج: ان حضرات کو کہتے ہیں جنہیں بحالت اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور وہ اسلام ہی پر وفات پائے جیسے ورقہ بن نوفل،

یا شرف ملاقات زمانہ نبوت سے قبل حاصل ہوا اور زمانہ نبوت سے پہلے ہی ملت ابراہیمی پر انتقال فرما گئے جیسے زید بن عمرو بن نفیل یا بحالت اسلام شرف ملاقات حاصل ہونے کے بعد اسلام سے پھر گئے اور پھر زمانہ حیات پاک ہی میں اسلام قبول کر لیا جیسے عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ (رد المحتار جلد اول ص ۱۲۷)

س: کل صحابہ کتنے ہیں؟

ج: ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ (زرقانی جلد ہفتم ص ۲۸۸، الملفوظ حصہ سوم ص ۵۹)

س: اب تک کتنے صحابہ کے نام معلوم ہو سکے ہیں؟

ج: جن کے نام معلوم ہو سکے ہیں سات ہزار ہیں۔ (الملفوظ حصہ سوم ص ۵۹)

س: کیا صحابی ہونے کیلئے بلوغ شرط ہے؟

ج: نہیں بلکہ غیر عاقل بچہ بھی صحابی ہو سکتا ہے اگر اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل ہو۔ جیسے امام حسن و امام حسین اور عبداللہ بن زبیر اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم صحابی ہیں۔ (بشیر القاری ص ۱۲۷)

س: کیا انسان کی طرح جنات اور فرشتوں کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے؟

ج: ہاں یہ حضرات بھی صحابی کی تعریف میں داخل ہیں اور انھیں بھی صحابی ہونے کا شرف

حاصل ہے۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۲ جلد ہفتم ص ۲۸۸ تکمیل الایمان ص ۹، بشیر القاری ص ۱۲۵)

س: کیا کچھ پیغمبر بھی صحابی ہیں جن کو دیکھنے والے تابعی ہوں گے۔

ج: ہاں وہ انبیاء جنہوں نے اپنی دنیوی حیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کہ انھوں نے بیت المقدس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا وہ صحابی ہیں اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام صحابی ہیں ان کو دیکھنے والے تابعی ہوں گے۔ (صاوی جلد سوم ص ۲۸۷)

س: تمام صحابہ میں سب سے افضل کون ہیں؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق، پھر عمر فاروق، پھر عثمان غنی، پھر علی مشکک رضی اللہ عنہم۔

(مواہب لدنیہ جلد اول ص ۱۲۷)

س: خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں اور اس کے مصداق کون کون ہوئے؟

ج: خلافت راشدہ اس خلافت کو کہتے ہیں جو منہاج نبوت پر ہو۔ جیسے خلیفہ اربعہ اول امام حسن مجتبیٰ اور عمر بن عبدالعزیز کی خلافت اور اخیر زمانہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہم ایسی خلافت قائم فرمائیں گے۔ (الملفوظ حصہ سوم ص ۵۹)

س: خلافت راشدہ کتنے سالوں تک رہی؟

ج: پہلے تیس سال، پھر بعد میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت راشدہ ڈھائی سال تک رہی۔ (شرح فقہ اکبر لعلی قاری ص ۶۸، نبراس ص ۵۲)

س: خلفاء راشدین میں کن کی خلافت کتنے سال رہی؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت ڈھائی سال، حضرت عمر فاروق کی ساڑھے دس سال،

حضرت عثمان غنی کی بارہ سال، حضرت علی کی خلافت چار سال نو ماہ رہی، پھر حضرت

امام حسن چھ ماہ خلیفہ رہے۔ (شرح فقہ اکبر لعلی قاری ص ۶۸، نبراس ص ۵۲)

س: خلفاء راشدین میں سے کن کن کی عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے برابر ہوئی؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور علی مرتضیٰ کی ہوئی۔

(زمندانم اعظم ص ۱۱۳، الملفوظ حصہ اول ص ۹)

س : وہ دس صحابی کون ہیں جن کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت دی؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت سعید بن زید، حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم۔ (ابن ماجہ جلد اول ص ۶۱، شرح فقہ الکبریٰ قاری ص ۱۱۹)

س : کیا جنتی ہونے کی بشارت انھیں کے ساتھ مخصوص ہے یا ان کے علاوہ بھی کسی کیلئے جنتی ہونے کی بشارت ہے؟

ج : ہاں ان کے علاوہ بھی کچھ حضرات کیلئے جنتی ہونے کی بشارت ہے، جیسے حضرت فاطمہ زہرا، حضرت امام حسن و حسین، حضرت خدیجہ الکبریٰ، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت حمزہ، حضرت عباس، حضرت سلمان فارسی، حضرت صہیب رومی، حضرت عمار بن یاسر، حضرت جعفر طیار، جملہ اہل بدر و اہل حدیبیہ اور اہلبیت رضوان۔

(تکمیل الایمان ص ۶۵، شرح فقہ الکبریٰ جلد دوم ص ۵۲)

س : وہ کون سے مقدس صحابی ہیں جن کے ہاتھ پر عشرہ مبشرہ میں سے پانچ صحابی ایمان لائے؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق ہیں جن کے ہاتھ پر حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبدالرحمن بن عوف ایمان لائے۔ (سیرۃ حلبی جلد ۳ ص ۳۱)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنا سلام کہلوا یا؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق۔ (تفسیر عزیزی پارہ تیس ص ۲۰۸)

س : حضرت ابوبکر صدیق کی ولادت کس سن میں ہوئی؟

ج : عام الفیل کے تین سال بعد۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۵)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن سے میدان محشر میں کوئی حساب نہیں لیا جائیگا؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق۔ (نور البصار ص ۵۴)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جو اپنے ماں باپ کی زندگی میں خلیفہ بنے؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۶)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جو اس امت پر سب سے زیادہ مہربان ہیں؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق۔ (الشرف الموبد ص ۱۱۳)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لوگوں کو نمازیں پڑھائیں؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق ہیں کہ تین دن میں سترہ وقت کی نمازیں پڑھائیں۔

(مدارج النبوة جلد دوم ص ۵۶، نہجۃ القاری جلد سوم ص ۱۴۳)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کے پیچھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں پڑھیں؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کہ مرض و وفات میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے تین وقت کی نمازیں پڑھیں اور حالت سفر میں حضرت عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۳۷)

س : آپ کا انتقال کس سن میں ہوا؟

ج : ستائیسہ میں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۶۱)

س : آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

ج : حضرت عمر نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۶۲)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جو دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت ہیں؟

ج : حضرت عمر فاروق۔ (الشرف الموبد ص ۱۱۳)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کے مسلمان ہونے پر آسمان کے فرشتوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی؟

ج : حضرت عمر فاروق۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۶)

س : جسوقت حضرت عمر فاروق نے اسلام قبول کیا تو مسلمانوں کی تعداد کتنی پہنچ گئی تھی؟

ج : اسوقت انتالیس مرد اور اکیس عورتیں اسلام لاپچی تھیں، حضرت عمر سے چالیس

مردوں کی تعداد پوری ہوئی۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۶، تاریخ الخلفاء ص ۵۶)

س : آپ کی ولادت کس سن میں ہوئی ؟

ج : عام الفیل کے تیرہ سال بعد ۔

س : آپ کو کس نے شہید کیا ؟

ج : ابو لؤلؤ مجوسی نے ۔

س : آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟

ج : حضرت صہیب رومی نے ۔

س : آپ کی عمر مبارک کتنی ہوئی ؟

ج : ترسیٹھ سال ۔

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کی سخاوت مشہور ہے ؟

ج : حضرت عثمان غنی ۔

(الشرف الموبد ص ۱۱۴)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکی شفاعت سے ایسے ستر ہزار افراد بغیر حساب و کتاب

جنت میں جائیں گے جو جہنم کے مستحق ہو چکے ہوں گے ؟

ج : حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۔

(زر قافی جلد سوم ص ۳۱۵)

س : آپ کی ولادت کس سن میں ہوئی ؟

ج : عام الفیل کے چھ سال بعد ۔

(تاریخ الخلفاء ص ۱۰۵)

س : آپ کی عمر کتنی ہوئی ؟

ج : بیاسی سال ۔

(تاریخ الخلفاء ص ۱۱۴)

س : آپ کو کس نے شہید کیا ؟

ج : مصر کے ایک آدمی نے جس کا نام حمار تھا ۔ یا اسود التجیبی نے ۔

(تاریخ الخلفاء ص ۱۱۴)

س : آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟

[تبصرة الدرایہ ص ۴۳]

ج : حضرت زبیر نے ۔

(تاریخ الخلفاء ص ۱۱۵)

س : آپ کو کہاں دفن کیا گیا ؟

(تاریخ الخلفاء ص ۱۱۴)

ج : جنت البقیع شریف میں ۔

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکی طرف دیکھنا عبادت ہے ؟

ج : حضرت علی مرتضیٰ ۔

س : وہ کون سے صحابی ہیں جو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں ؟

ج : حضرت علی مشککشا ۔

س : آپ کا لقب کرا کس نے رکھا اور کیوں رکھا ۔

ج : آپ کا یہ لقب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا، کیونکہ کرا کے معنی بار بار حملہ کرنے والے

کے ہیں اور حضرت علی بھی دشمن پر بار بار حملہ کرنے والے تھے، اس لئے آپ کا یہ لقب

رکھا گیا ۔

س : آپ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی ؟

ج : عام الفیل کے تیس سال بعد خانہ کعبہ میں ہوئی ۔

س : آپ کو کس نے شہید کیا ؟

ج : عبدالرحمن ابن ملجم نے

س : نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟

ج : حضرت حسن نے پڑھائی اور کوفہ کے دار الامارۃ میں دفن کئے گئے ۔

س : آپ کی عمر مبارک کتنی ہوئی ؟

ج : ترسیٹھ سال ۔

س : وہ کون کون سے صحابی ہیں جن کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو جمع

فرمایا، یعنی فداک ابی و امی فرمایا ؟

ج : حضرت زبیر بن عوام، حضرت سعد بن وقاص اور حضرت طلحہ ۔

(ابن ماجہ جلد اول ص ۵۹ تا ص ۶۰، نزہۃ القاری جلد اول ص ۲۸۲)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکی شکل میں حضرت جبریل تشریف لاتے تھے ؟

ج : حضرت وحیہ کلبی ۔

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکو حضرت جبریل نے سلام کہا ؟

(مراجع النبوة جلد دوم ص ۴۴)

ج : حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ - (زرقانی جلد سوم ص ۳۱۸)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکی تنہا گواہی دو مردوں کے برابر ہے ؟

ج : حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ - (بخاری شریف جلد اول ص ۳۹۳)

س : وہ کون سے مقدس صحابی ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا بنالیا تھا ؟

ج : حضرت زید بن حارثہ - (جلالین شریف ص ۳۵۵)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکو قیامت کے دن علماء کا امام بنایا جائیگا ؟

ج : حضرت معاذ بن جبل ہیں کہ قیامت کے دن سب علماء کے آگے ہوں گے - (کنز العمال جلد ہفتم ص ۵۸)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کے جنازے پر ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے ؟

ج : حضرت سعد بن معاذ - (زرقانی جلد دوم ص ۱۳۹)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کی عمر سب سے زیادہ لمبی ہوئی ؟

ج : حضرت سلمان فارسی ہیں کہ آپ کی عمر ڈھائی سو سال ہوئی اور بعض نے ساڑھے تین سو

سال بیان کی - حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کا زمانہ بھی پایا ہے - (مشکوٰۃ اسماء الرجال ص ۵۹)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کا انتقال سب سے بعد میں ہوا ؟

ج : حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ - (مشکوٰۃ اسماء الرجال ص ۱۲۶)

س : وہ کون سے تابعی ہیں جن کے ہاتھ پر صحابی مسلمان ہوئے ؟

ج : شہنشاہ حبشہ نجاشی ہیں جن کے ہاتھ پر عمر بن عاصی صحابی مسلمان ہوئے -

س : وہ کونسی صحابیہ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنا سلام بھجوایا ؟ [زرقانی جلد سوم ص ۳۲۰]

ج : حضرت خدیجۃ الکبریٰ - (شرح سفر السعاده ص ۴۱)

س : وہ کون سی صحابیہ ہیں جنکو حضرت جبریل نے سلام کہلوا یا ؟

ج : حضرت عائشہ صدیقہ - (شرح سفر السعاده ص ۴۱)

س : وہ کونسی صحابیہ ہیں جنکی قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کیلئے لیٹ گئے پھر اس صحابیہ کو اس میں دفن کیا گیا ؟

ج : فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں - (جذب القلوب ص ۱۸)

تخلیق انسان کا بیان

س : انسان کی تخلیق کا طریقہ کیا ہے ؟

ج : حضرت آدم اور بنی آدم دونوں کی تخلیق کے طریقے مختلف ہیں -

حضرت آدم کی تخلیق کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مٹی کا خمیر ہوا، پھر صورت بنی، پھر اس میں روح

ڈالی گئی۔ اور بنی آدم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے لطفہ تھا، پھر وہ خون کی بوند

بنا، پھر گوشت کا ٹکڑا ہوا، پھر اعضا کی کلیاں پھوٹیں، پھر صورت بنی، پھر اس میں روح

ڈالی گئی - (الہدایۃ المبارکہ ص ۲)

س : آدم علیہ السلام کی تخلیق میں کتنا عرصہ لگا ؟

ج : اکیسویں سال - تفصیل یہ ہے کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام پوری روئے زمین سے

ایک مشت خاک اٹھا کر لے گئے - فرشتوں نے بحکم خداوندی اس مشت خاک میں

پانی ملا کر گارا بنایا، وہ گارا چالیس سال تک یوں رہا - پھر وہ بدبودار سیاہ ہو گیا -

اور چالیس سال تک ایسا ہی رہا - اس کے بعد خداوند قدوس نے اپنے دست قدرت

سے قالب آدم کو تیار کیا اور اسکی صورت بنائی - یہاں تک کہ وہ خشک ہو کر گھٹکھٹا

لگی - پھر اس پر اتالیس سال غم کی بارش اور ایک سال راحت و سرور کی بارش ہوئی

اس کے بعد اس میں روح ڈالی گئی تو وہ ایک انسان ہو گیا -

(روح البیان جلد اول ص ۶، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۲، خازن معالم جلد ہفتم ص ۱۵)

س : حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کہاں ہوئی ؟

ج : اکثر مفسرین فرماتے ہیں کہ جنت عدن میں ہوئی - (روح البیان جلد اول ص ۶)

س : طوفان نوح کے بعد پھر دنیا میں نسل انسانی کن سے چلی ؟

ج : حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام، حام، یافث سے۔ اس لئے اب پوری دنیا آپ ہی کی اولاد سے آباد ہے۔ اسی بنا پر حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی کہا جاتا ہے۔

س : کس بیٹے سے کونسی نسل چلی ؟ [(تقاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۹، خزائن ص ۲۵)]

ج : عرب، فارس، روم، یہ سام کی اولاد ہیں۔ حبشی، سندھی اور ہندوستانی حام کی اولاد، یاجوج ماجوج قوم ترک اور صقلاب یافت کی اولاد ہیں۔ (صادی جلد سوم ص ۲۳)

س : ظاہری شکل و صورت میں کتنے آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ پیدا ہوئے ؟

ج : ایک دس آدمی ایسے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ (۱) امام حسن،

(۲) امام حسین (۳) جعفر بن ابوطالب (۴) عبداللہ بن جعفر (۵) قثم بن عباس،

(۶) ابوسفیان بن حارث (۷) مسلم بن عقیل (۸) سائب بن یزید (۹) عبداللہ بن عمار

(۱۰) کالس بن ربیعہ اور آخر زمانہ میں حضرت امام مہدی سر سے پاؤں تک حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۱۲۵، المفوظ حصہ سوم ص ۲۲)

س : وہ کون سے بچے ہیں جنہوں نے گوارے میں کلام کیا ؟

ج : ایک گیارہ بچوں نے کلام کیا۔ (۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام

(۳) حضرت مریم (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۵) نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم

(۶) حضرت یوسف علیہ السلام کی گواہی دینے والا بچہ (۷) حضرت جبریلؑ کی

گواہی دینے والا بچہ (۸) کھائی والوں کا بچہ (۹) اس فوڈی کا بچہ جس پر زمانہ بنی

اسرائیل میں زنا کی تہمت لگائی گئی تھی (۱۰) حضرت آسیہ کی خادمہ کا وہ بچہ جسے

کھولتے ہوئے تیل میں ڈالا گیا۔ (۱۱) یہود کا وہ بچہ جو اپنے ماں باپ کے ساتھ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور حضور کو صلوة و سلام پیش کیا۔

(زور تانی جلد اول ص ۱۴، شرح شفا جلد اول ص ۲۲۶)

ختہ کا بیان

س : ختنہ کرنا کیا ہے ؟

ج : ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ شعار اسلام ہے۔ (در مختار مع رد المحتار جلد خپسم ص ۴۹۵)

س : ختنہ کا مستحب وقت کیا ہے ؟

ج : سات سال سے بارہ سال تک۔ بعض حضرات پیدائش کے ساتویں دن سنت کہتے ہیں

س : سب سے پہلے ختنہ کس نے کیا ؟ [(عالمگیری جلد چہارم ص ۱۱۲، الکلام الاول ص ۱۳۸)]

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحق علیہ السلام

کا ان کی پیدائش کے ساتویں دن اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کا تیرہویں برس میں۔

ختنہ کیا۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین کریمین کا ان کی پیدائش

کے ساتویں دن ختنہ کیا۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳، خازن جلد اول ص ۸۹)

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس عمر میں اپنا ختنہ کیا ؟

ج : اسی سال کی عمر میں۔ (خازن جلد اول ص ۸۹)

س : کیا اس سے پہلے ختنہ کا حکم نہیں تھا ؟

ج : نہیں۔ (خازن جلد اول ص ۸۹، تفسیر ابن جریر جلد اول ص ۴۴۱)

س : تو کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے انبیاء کرام غیر مختون رہے ؟

ج : نہیں وہ ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص ۶۳، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۶۳)

س : کتنے انبیاء مختون پیدا ہوئے ؟

ج : سترہ انبیاء مختون پیدا ہوئے۔ (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت شیث

(۳) حضرت ادریس (۴) حضرت نوح (۵) حضرت یوسف (۶) حضرت موسیٰ (۷) حضرت شعیب (۸) حضرت زکریا (۹) حضرت یحییٰ (۱۰) حضرت صالح (۱۱) حضرت لوط (۱۲) حضرت ہود (۱۳) حضرت سلیمان (۱۴) حضرت خنظلہ (۱۵) حضرت سام (۱۶) حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام (۱۷) خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

(زرقانی جلد اول ص ۱۲۶، درختار مع رد المحتار جلد پنجم ص ۴۹۶، سیرہ جلی جلد ۱ ص ۶۳)

زبانوں کا بیان

س : تمام زبانوں میں کونسی زبان افضل ہے ؟

ج : تمام زبانوں میں عربی زبان افضل ہے۔

س : جنت میں کونسی زبان بولی جائیگی ؟

ج : عربی زبان۔

س : کتنے انبیاء کی زبان عربی تھی ؟

ج : صرف پانچ نبیوں کی زبان عربی تھی۔ (۱) حضرت اسمعیل علیہ السلام (۲) حضرت ہود علیہ السلام (۳) حضرت صالح علیہ السلام (۴) حضرت شعیب علیہ السلام (۵) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(بستان العارفین ص ۱۸)

س : قبر میں منکر نکیر کا سوال کس زبان میں ہوگا ؟

ج : سریانی زبان میں ہوگا۔

(الا یز ص ۱۲۸، المفوظ حصہ چہارم ص ۱۴۱)

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عربی زبان میں ہوگا۔

(فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۸)

س : مردے کس زبان میں جواب دیں گے ؟

ج : سریانی ہی زبان میں جواب دیں گے۔

س : عربی زبان کی ابتدا کس سے ہوئی ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی وہ جنت میں عربی بولتے تھے، زمین پر تشریف لانے کے بعد سریانی بولنے لگے۔ پھر قبولِ توبہ کے بعد زبان عربی ہو گئی۔ اگرچہ عام طور پر مشہور ہے کہ عربی زبان حضرت اسمعیل علیہ السلام سے ظاہر ہوئی۔ اور انھوں نے یہ زبان جرم اور اس کے بھائی قطورا سے سیکھی یہ حضرات عربی بولتے تھے۔

(تفسیر عزیزی جلد اول ص ۱۶۲، البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۱۲۸)

س : سریانی زبان کی ابتدا کس سے ہوئی ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ کی اور آپ کی اولاد اور اکثر انبیاء کرام کی زبان سریانی ہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو تمام چیزوں کے نام سریانی زبان ہی میں سکھائے تھے تاکہ فرشتے سمجھ نہ سکیں۔

(الا یز ص ۱۲۸)

س : اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو کتنی زبانوں کا علم دیا تھا ؟

ج : سات لاکھ زبانوں کا علم دیا تھا، آپ تمام زبانیں جانتے تھے۔ مثلاً عربی، فارسی، رومی، سریانی، یونانی وغیرہ۔

(روح البیان جلد اول ص ۶۹)

س : طوفانِ نوح کے بعد پھر عربی زبان کی ابتدا کن سے ہوئی ؟

ج : سام بن نوح کی اولاد نے اللہ تعالیٰ کے الہام سے اس زبان کو ایجاد کیا، انھیں سے اس کی ابتداء ہوئی۔

(جذب القلوب ص ۵۸)

س : عبرانی زبان کی ابتدا کس سے ہوئی ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ واقعہ یہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سریانی تھی۔ جب آپ نمرود کے شہر کی وجہ سے حکم الہی دریائے فرات پار کر کے ملک شام تشریف لائے تو نمرود نے حضرت کی تلاش میں سپاہی بھیج دیئے۔ کہ جو شخص بھی سریانی زبان میں کلام کرتا ہوا ملے اُسے گرفتار کر لیں۔ جب نمرود کے آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچے تو قدرتِ الہی سے آپ کی زبان بدل گئی اور آپ سریانی

کے بجائے عبرانی بولنے لگے۔ انھوں نے جب دیکھا کہ آپ عبرانی بول رہے ہیں تو کوئی تعرض نہ کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس زبان کی تعلیم چونکہ دریائے فرات عبور کرنے کے بعد ہوئی تھی اس لئے اسکو عبرانی کہتے ہیں۔ (شرح شفا جلد ۱ ص ۲۹، طبقات جلد ۱ ص ۲۸)

س: حضرت یوسف علیہ السلام کتنی زبان جانتے تھے؟

ج: چھتیس سوزبانیں جانتے تھے۔ نو سوزمین کی، نو سو آسمان کی، نو سو پرندوں کی اور نو سو کیڑوں مکوڑوں کی۔ (تفسیر نعیمی پ ۱ ص ۲۲۸)

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کس زبان میں کلام فرمایا؟

ج: پہلے تمام زبانوں میں کلام فرمایا۔ پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا میرے مولیٰ میں ان زبانوں کو نہیں سمجھتا۔ تب رب ذوالجلال نے اُن کی زبان میں کلام فرمایا۔ (تفسیر نعیمی پ ۱ ص ۹۵)

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کتنے کلمات سماعت کئے؟

ج: بارہ سو کلمات اور اپنے ہمہ تن گوش ہو کر بدن کے ہر ہر انگٹے سے یہ کلمات سماعت فرمائے۔ (خازن جلد ۱ ص ۲۱۴، تفسیر نعیمی پ ۱ ص ۲)

س: فارسی زبان کی ابتدا کس سے ہوئی؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام کے پر پوتے فارس بن عامور بن یافت بن نوح علیہ السلام سے اس کی ابتدا ہوئی۔ (عمدة القاری جلد ۱ صفحہ ۵۸)

نوٹ: طوفان نوح کے بعد آپ کی اولاد میں بہتر زبانیں بولی جاتی تھیں۔

(جذب القلوب ص ۵)

س: اردو زبان کی ابتدا کب سے ہوئی؟

ج: ۱۰۲۶ء سے ہوئی، لاہور میں پیدا ہوئی، قدیم پنجابی زبان اسکی ماں ہے۔

بعضوں نے کہا ۱۰۲۶ء سے ہوئی۔ (داستان زبان اردو ص ۹)

جنات کا بیان

س: جنات کی حقیقت کیا ہے؟

ج: وہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان میں بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کر لیں، انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہیں۔ اُن میں توالد و ناسل بھی ہوتا ہے، کھاتے، پیتے، مرتے، جیتے بھی ہیں۔ (فتاویٰ مدنیہ ص ۲۶)

س: کیا ان میں مومن و کافر دونوں ہوتے ہیں؟

ج: ہاں دونوں ہوتے ہیں۔ لیکن کفار کی تعداد زیادہ ہے۔ (بہار شریعت حصہ اول ص ۲۴)

: کیا ان میں بھی مختلف مذہب کے ماننے والے ہوتے ہیں؟

ج: ہاں انسان کی طرح ان میں بھی مسلمان، یہودی، نصرانی، مجوسی، مشرک وغیرہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح سنی، رافضی، خارجی، جبریہ، قدریہ، بدعتی وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ (خازن جلد ۱ صفحہ ۱۳۳، جلد ۲ ص ۱۳۳)

س: کیا جنوں میں بھی کوئی نبی ہوا ہے؟

ج: نہیں نبوت صرف بشر ہی کے ساتھ مختص ہے، کوئی جن نبی نہیں ہوا۔ (عمدة القاری جلد ۱ ص ۵۸)

س: کیا انسان کی طرح جن کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے؟

ج: ہاں انسان کی طرح انھیں بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (تکمیل ایمان ص ۵)

س: کیا جنات کو بھی جنت نصیب ہوگی؟

ج: اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔ امام اعظم فرماتے ہیں کہ نہیں، جنت صرف انسانوں کیلئے ہے، صاحبین فرماتے ہیں کہ نصیب ہوگی۔ (شرح فقہ الکبر بحر العلوم ص ۶۷، عمدة القاری جلد ۱ صفحہ ۵۸)

ایک قول یہ ہے کہ جنات میں سے جو مومن ہے وہ جنت کے آس پاس مکانوں میں رہیں گے، جنت میں صرف سیر کو آیا کریں گے۔ (عمدة القاری جلد ۱ صفحہ ۶۷، المخطوط حصہ چہارم ص ۱۳۳)

شیاطین کا بیان

س: شیاطین کی حقیقت کیا ہے؟

ج: وہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت دی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کر لیں۔ شریر جنوں کو شیاطین کہتے ہیں۔ (خازن جلد دوم ص ۱۶)

س: کیا ابلیس قوم جن میں سے ہے؟

ج: ہاں یہی مشہور اور حق ہے۔ (قرآن مفتاح، تکمیل الایمان ص ۱)

س: ابلیس کا اصل نام کیا تھا؟

ج: پہلے آسمان میں اس کا نام عابد، دوسرے میں زاہد، تیسرے میں عارف، چوتھے میں ولی، پانچویں میں تقی، چھٹے میں خازن، ساتویں میں عزازیل اور لوح محفوظ میں ابلیس تھا۔ (صاوی جلد اول ص ۲۲)

س: ابلیس جنت میں خزانچی کتنے سال رہا؟

ج: چالیس ہزار سال۔ (صاوی جلد اول ص ۲۲)

س: ابلیس نے عرش اعظم کا طواف کتنے سال تک کیا؟

ج: چودہ ہزار سال۔ (صاوی جلد اول ص ۲۲)

س: ابلیس فرشتوں کے ساتھ کتنے دنوں تک رہا؟

ج: اسی ہزار سال۔ اور بیس ہزار سال تک ملائکہ کو وعظ و نصیحت کرتا رہا۔ اور تیس

ہزار سال تک ملائکہ کو و بین کا سردار رہا۔ اور ایک ہزار سال تک ملائکہ و جانین کا سردار رہا۔ (صاوی جلد اول ص ۲۲)

س: پھر ابلیس مردود بارگاہ کیوں ہوا جب کہ وہ معلم الملکوت تھا؟

ج: حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے۔ (خازن جلد دوم ص ۱۶)

س: ابلیس نے مردود بارگاہ ہونے سے قبل کتنے دنوں تک اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کی؟

ج: پچاس ہزار سال تک۔ یہاں تک کہ اگر اس کے سجدوں کو پھیلا دیا جائے تو زمین و آسمان میں کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ (زرقانی جلد اول ص ۵۹)

س: کیا ابلیس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

ج: ہاں اگر حضرت آدم کو سجدہ کر لے۔ روایت میں ہے کہ ایک دن ابلیس حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگا کہ حضور میں بہت بڑا گنہگار ہوں۔ اللہ تعالیٰ

نے آپ کو کلیم بنایا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی بارگاہ میں توبہ کر لوں۔ آپ میرے

لئے خدا کی بارگاہ میں سفارش کریں تاکہ اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمائے۔ حضرت موسیٰ

نے دعا کی تو حق تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی اے موسیٰ ابلیس کی توبہ تمہاری سفارش

سے قبول کروں گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ابلیس حضرت آدم کی قبر کو سجدہ کر لے۔ ابلیس نے

سن کر کہا جب آدم کی زندگی میں سجدہ نہ کیا تو اب مرنے کے بعد کیا سجدہ کروں۔

دوسری روایت میں ہے کہ ابلیس کے ایک لاکھ سال تک دوزخ میں جلنے کے بعد

اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے نکالے گا۔ اور میدان قیامت میں حضرت آدم علیہ السلام

کے سامنے کھڑا کرے گا۔ اور اس سے کہا جائیگا کہ حضرت آدم کو سجدہ کر لے، تیری

خطا معاف ہے۔ تب بھی وہ سجدہ کرنے سے انکار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو

ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈال دے گا۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۵، روح البیان جلد اول ص ۲۲)

س: کیا شیاطین اب بھی آسمان پر جاتے ہیں؟

ج: نہیں۔ پہلے شیاطین آسمانوں میں داخل ہو جاتے تھے اور وہاں کی خبریں کانٹوں

کے پاس پہنچاتے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو تین آسمانوں پر جانے سے روک دیئے گئے۔ پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تو سارے آسمانوں پر جانے سے روک دیئے گئے۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۳۹۸)

س: کیا شیاطین آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں؟
ج: ہاں شادی بیاہ کرتے ہیں اور ان میں توالد و تناسل کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

(خازن جلد چہارم ص ۱۶، عمدۃ القاری جلد ہفتم ص ۲۴)

حیوانات کا بیان

س: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس جانور کو پیدا کیا؟

ج: سب سے پہلے مچھلی کو پیدا فرمایا۔ (حیاء الحيوان جلد دوم ص ۳۶)

س: جانوروں میں بعض اہلی اور بعض وحشی کیسے ہوئے؟

ج: جب حضرت آدم علیہ السلام تمام روئے زمین کے خلیفہ بنائے گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام زمین پر تشریف لائے اور آپ نے تمام روئے زمین کے جانوروں کو آواز دی کہ اللہ نے تم پر خلیفہ مقرر کیا ہے۔ اُن کے حکم کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ اس آواز پر تمام دریائے جانوروں نے اپنا اپنا سر پانی سے نکال کر اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا۔ اور خشکی کے تمام جانور حضرت آدم کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر حضرت آدم نے ہر جانور کو قریب بلا کر اس پر اپنا ہاتھ رکھنا شروع کیا۔ جو جانور حضرت آدم کے قریب آئے اور ان پر آپ کا ہاتھ پہنچا وہ اہلی ہوئے جیسے گھوڑا، بکری، کتا، اونٹ، بلی وغیرہ۔ اور جو جانور دور رہے، ان پر آپ کا ہاتھ نہیں پہنچا وہ وحشی ہوئے۔ جیسے نیل گائے، ہرن، خرگوش وغیرہ۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۱)

نوٹ: گھروں میں رہنے والے جانوروں کو اہلی اور آدمیوں سے دور بھاگنے والے جانوروں کو وحشی کہتے ہیں۔

س: کن جانوروں کی قربانی جائز ہے؟

ج: تین قسم کے جانوروں کی قربانی جائز ہے۔ (۱) اونٹ (۲) گائے (۳) بکری۔ بھینس گائے میں داخل۔ اور بھیر اور دنبہ بکری میں داخل ہیں۔ اُن کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ (عالمگیری جلد چہارم ص ۵)

س: وہ کونسا جانور ہے جس کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے؟

ج: اونٹ، کہ اس کا گوشت کھانے کے بعد وضو کر لینا مستحب ہے۔ (در مختار ورد المحتار جلد ۱ ص ۶۳)

س: جانوروں میں عادتِ حمل کی مدت کیا ہے؟

ج: ہاتھی میں حمل کی مدت گیارہ ماہ اور اونٹ گھوڑے گدھے میں ایک سال اور گائے بھینس میں نو ماہ اور بکری میں پانچ ماہ، بلی میں دو ماہ، کتے میں چالیس دن اور تمام پرندوں کے لئے اکیس دن ہے۔ (رد المحتار جلد پنجم ص ۴۳۲)

س: کیا جانوروں کو بھی ماہواری کا خون آتا ہے؟

ج: ہاں تین جانوروں کو آتا ہے۔ خرگوش، بچو، چمگادڑ۔ (حیات الحيوان جلد اول ص ۱۱ حاشیہ التذلل والحق)

س: کن جانوروں کا گوشت کھانا حرام و ممنوع ہے؟

ج: سب کی تفصیل تو دشوار ہے البتہ کچھ اصول بیان کیے جاتے ہیں جن سے جزئیات معلوم ہو سکتے ہیں۔ (۱) ہر وہ جانور جو کیلے سے شکار کرتا ہو اس کا کھانا حرام ہے جیسے شیر، گیدڑ، لومڑی، بچو وغیرہ (۲) ہر وہ پرندہ جو پنجہ سے شکار کرتا ہو اس کا کھانا حرام ہے۔ جیسے شکار، باز، چیل، حشرات الارض وغیرہ۔ (۳) اسی طرح وہ سارے جانور حرام و ممنوع ہیں جن کے گوشت انسانی جسم کو ضرر پہنچے۔ یا وہ جانور ایسا ہو کہ خود اُن کی غذا غلاظت و گندگی ہو اور شریف الطہار کوان کے کھانے سے انقباض ہو اس اصول کے تحت تمام حشرات الارض، زہریلے جانور، غلیظ اور مردار خور چمندر و پرند سب حرام و ممنوع ہیں۔ (۴) اسی طرح وہ جانور جو جسم میں کسی حسی خرابی کا سبب تو نہیں بنتے

مگر وہ خبیث النفس اور موزی صفت ہیں۔ ان کے کھانے سے بھی منع کیا گیا ہے جیسے سانپ، بچھو، کچھو وغیرہ۔ (ابوداؤد شریف جلد دوم ص ۱، مقدّم قاضی رضویہ و قاضی رضویہ جلد ۱ ص ۳۱۶)

س : جن جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑا گیا ہو اس کا گوشت کھانا کیسا ہے ؟

ج : اگر اس کو مسلمان خرید کر ذبح کرے تو اس کا کھانا حلال ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم ص ۳۳۸)

س : وہ کونسا جانور ہے جس کے پالنے پر نامہ اعمال سے دس نیکیاں کم ہو جاتی ہیں ؟

ج : کتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو کتا پالے روز اس کی نیکیوں میں سے دو قیراط کم ہوں۔

صرف دو قسم کے کتوں کی اجازت ہے۔ ایک شکاری کتا اس کیلئے جسے کھانے یا دوا

وغیرہ منافع صحیحہ کیلئے شکاری حاجت ہو۔ دوسرا وہ کتا جو کھیتی یا گھر وغیرہ کی حفاظت

کیلئے ہو اور حفاظت کی واقعی حاجت بھی ہو۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ ص ۲۵۹، فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۱۹۷)

س : وہ کونسا جانور ہے جس کے مارنے پر ثواب ہے ؟

ج : چھپکلی یا گرگٹ ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو شخص گرگٹ یا چھپکلی کو پہلی ضرب میں

مارے گا تو اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور دوسری ضرب میں اس

سے کم اور تیسری ضرب میں اس سے بھی کم۔ (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۵۸)

س : کن جانوروں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے ؟

ج : چیتوٹی، شہد کی مکھی، مینڈک، لٹورا، ہد ہد، (ابوداؤد شریف جلد دوم ص ۳۵۸، حیاۃ الحيوان جلد دوم ص ۳۵۸)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جانوروں کو مارنے کی تاکید فرمائی ہے ؟

ج : چھ قسم کے جانوروں کو مارنے کی تاکید فرمائی ہے۔ (۱) کاٹ کھانے والا کُت،

(۲) چوہا (۳) بچھو (۴) چیل (۵) کوّا (۶) سانپ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم نصف اول ص ۱)

س : کیا جانوروں میں بھی فاسق ہوتے ہیں ؟

ج : ہاں حدیث شریف میں کچھ جانوروں کو فاسق کہا گیا ہے۔ جیسے کوّا، چیل، چوہا،

بچھو، کٹھناکٹا، چھپکلی وغیرہ۔ (مسلم شریف جلد اول ص ۳۱۸)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جس کی عمر ایک ہزار سال تک ہوتی ہے ؟

ج : گدھ۔ (حیات الحيوان جلد دوم ص ۳۳۹)

س : وہ کونسا جانور ہے جو آتش نمرود کو (جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ڈالے گئے تھے)

اپنے منہ میں پانی لیکر بھار رہا تھا ؟

ج : مینڈک۔ (حیاۃ الحيوان جلد دوم ص ۳۵۸)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جو آتش نمرود میں اپنی چونچ سے پانی کا قطرہ ڈال رہا تھا تاکہ آگ

بچھ جائے اور اللہ کے خلیل کو نقصان نہ پہنچے ؟

ج : ہد ہد۔ (تفسیر نفیسی پارہ ہشتم ص ۱۹۹)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جو زمین کے اندر کا پانی اوپر دیکھ کر بتا دیتا ہے کہ یہاں پانی اتنے فٹ

پر نکلے گا ؟

ج : ہد ہد۔ (قصص الانبیاء ص ۲۱۶)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس خبر لایا تھا کہ عین کی حکمراں ایک

عورت ہے ؟

ج : ہد ہد۔ (قرآن مقدس سورہ نمل ص ۱)

س : وہ کونسا جانور ہے جو آتش نمرود میں پھونک مار رہا تھا تاکہ اللہ کے خلیل کیلئے آگ بھڑ

اٹھے اور آپ کو تکلیف پہنچے ؟

ج : وہ جانور گرگٹ یا چھپکلی ہے۔ (خازن جلد چہارم ص ۲۳۳)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جو آدمی کو نماز کیلئے بیدار کرتا ہے اور اللہ کے رسول نے اسے برا کہنے

سے منع فرمایا ؟

ج : وہ پرندہ مرغ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ ص ۳۶۱)

س : وہ کونسا جانور ہے جو کبھی پانی نہیں پیتا ؟

ج : شتر مرغ اور گوہ۔ (حیاۃ الحيوان جلد ۲ ص ۳۵۸)

س : کونسا پرندہ اللہ کا لشکر ہے ؟

ج : طہی اللہ کا لشکر ہے۔ اس کے سینے پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے نحن جند اللہ الاعظم

(حیاۃ الحيوان جلد اول ص ۲۳۳)

س: کیا جنت میں جانور بھی داخل ہوں گے؟

ج: ہاں جنت میں دس جانور داخل ہوں گے۔ (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا براق (۲) حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا گوسالہ (۴) حضرت اسمعیل علیہ السلام کا مینڈھا (۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گائے (۶) حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی (۷) حضرت عذیر علیہ السلام کا دراز گوش (۸) حضرت سلیمان علیہ السلام کی چوٹی، (۹) بلقیس کا ہدہد (۱۰) اصحاب کہف کا گتا۔ (الشاہ والنظار وحموی شرح اشباہ ص ۵۸۳)

س: کیا ان جانوروں کے علاوہ بھی کچھ جانور جنت میں داخل ہوں گے؟

ج: ہاں جیسے مور، گھوڑا اور وہ جانور جو دیکھنے میں خوبصورت ہے یا وہ پرندہ جس کی آواز سُر ملی اور اچھی ہے۔ یا وہ جانور جن کا گوشت جنتیوں کو مرغوب ہوگا، اہل جنت کی غذا کے واسطے جنت میں جائیں گے۔ (تفسیر عزیزی پ ۳ ص ۶۳)

س: کیا کچھ جانور جہنم میں بھی جائیں گے؟

ج: ہاں وہ جانور جو موزی ہیں جیسے سانپ بچھو وغیرہ جہنم میں کافروں کو عذاب دینے کیلئے جائیں گے۔ ان کو خود کوئی تکلیف نہ ہوگی جس طرح عذاب کے فرشتوں کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ (تفسیر عزیزی پارہ تیس ص ۶۳، الملفوظ حصہ چہارم ص ۸)

س: باقی جانور کہاں جائیں گے؟

ج: مٹی کر دیئے جائیں گے۔ ان کو مٹی ہوتا دیکھ کر کفار کہیں گے کاش ہم بھی انھیں کے مانند مٹی ہو جاتے۔ (المسفوظ حصہ چہارم ص ۸)

زمین کا بیان

س: سب سے پہلے زمین کا کون سا حصہ بنا؟

ج: وہ حصہ بنا جہاں ابھی خانہ کعبہ ہے جسے خداوند قدوس نے زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل بنایا پھر وہیں سے ساری زمین پھیلانی گئی۔ (خازن جلد اول ص ۹۳)

س: زمین کا وہ کون سا حصہ ہے جو ساری زمین سے افضل ہے؟

ج: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت اطہر یعنی زمین کا وہ حصہ جو آپ کے جسم انور سے متصل ہے خانہ کعبہ بلکہ عرش اعظم سے بھی افضل ہے۔

(رد المحتار جلد دوم ص ۲۶۳، زرقانی جلد اول ص ۳۲۲، جذب القلوب ص ۱۸)

س: زمین و آسمان میں پہلے کس کی تخلیق ہوئی؟

ج: زمین کی۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۹، زرقانی جلد اول ص ۱۲)

س: زمین و آسمان میں کون افضل ہے؟

ج: زمین افضل ہے کیونکہ آسمان اگرچہ فرشتوں کا مسکن ہے اور گناہوں کا محل نہیں لیکن زمین حضرات انبیاء علیہم السلام خصوصاً ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن اور مدفن ہے۔ (جذب القلوب ص ۱۸)

س: زمین و آسمان کی تخلیق کس دن ہوئی؟

ج: اتوار کے دن زمین و آسمان کے مادے بنائے گئے۔ پیر کے دن ساتوں طبق زمین بنی، منگل کے دن پہاڑوں کی تخلیق ہوئی، دریا اور چشمے جاری کئے گئے بدھ کے دن تمام درخت اور وحشی جانور بنائے گئے، پھر جمعات کے دن ساتوں

آسمان کی تخلیق ہوئی اور جمعہ کے دن چاند، سورج، ستارے بنائے گئے اور جمعہ ہی کے دن ہر آسمان پر فرشتے بھی مقرر کئے گئے، اسی دن عصر و مغرب کے درمیان حضرت آدم علیہ السلام کی بھی تخلیق ہوئی۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۳۶، خازن جلد ششم ص ۸۸)

بعض روایت میں ہے کہ خداوند قدوس نے آوار اور پیر کے دن زمین کے مادے کو پیدا کیا پھر دو دن میں آسمان اور آسمان کی ساری چیزوں کو پیدا کیا پھر دو دن میں زمین کو پھیلایا اور زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں اس طرح کل چھ دن ہوئے۔ (جل جلد اول ص ۳۶، صادی جلد ۲ ص ۱۴)

س : زمین کے طبقات کتنے ہیں ؟

ج : سات ہیں۔ (خازن جلد ہفتم ص ۲۶)

س : کیا ان طبقات کے مابین فاصلہ ہے ؟

ج : نہیں بلکہ بعض بعض کے اوپر ہے ان کے درمیان کوئی فرقہ نہیں ہے۔

(غرائب القرآن ص ۹۵)

س : ہر طبقہ کی موٹائی کتنی ہے ؟

ج : پانچ سو برس کی راہ۔ (تفسیر ابن جریر ص ۹۹)

س : زمین کا پھیلاؤ کتنا ہے ؟

ج : کل روئے زمین کا پھیلاؤ پانچ سو سال کی مسافت ہے جسکے تین سو حصوں میں پانی ہی پانی ہے اور ایک سو نو حصوں میں یا جو ج ما جو ج آباد ہیں باقی رہ گئے دس حصے جن کے سات حصوں میں حبشی لوگ آباد ہیں اور تین حصوں میں ان کے علاوہ باقی مخلوق آباد ہے۔ (صادی جلد سوم ص ۲۳)

س : کیا زمین متحرک ہے ؟

ج : نہیں زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں البتہ ستارے متحرک ہیں (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱)

س : حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے زمین میں کون سی مخلوق آباد تھی ؟

ج : جنات : (روح البیان جلد اول ص ۶۴، الملفوظ حصہ اول ص ۶۴)

س : یہ پیدائش آدم سے کتنے سال پہلے آباد تھے ؟

ج : دو ہزار سال پہلے آباد تھے، جب انہوں نے زمین میں ناحق قتل و غارت گری شروع کی اور فتنہ و فساد پھیلانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک جماعت بھیجی جنہوں نے مار پیٹ کر انہیں پہاڑوں اور جزیروں کی طرف بھگا دیا۔ (البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۱، خزائن العرفان ص ۱)

س : یہ کتنا عرصہ زمین پر رہے ؟

ج : ساٹھ ہزار برس۔ (الملفوظ حصہ اول ص ۶۴)

س : اب تک پوری روئے زمین پر کتنے بادشاہوں نے حکومت کی ؟

ج : اب تک چار ایسے بادشاہ گزرے ہیں جو پوری دنیا پر حکمراں تھے، دو مومن حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علیہ السلام۔ اور دو کافر نمرود اور بخت نصر، پھر عنقریب پانچویں بادشاہ اس اُمت میں ہونے والے ہیں جن کا نام امام مہدی ہے ان کی حکومت بھی تمام روئے زمین پر ہوگی۔ (خازن جلد اول ص ۲۳، تکمیل الایمان ص ۴)

س : وہ حضرات کون ہیں جن کے مرنے کے بعد انہیں مٹی نہیں کھاتی ؟

ج : وہ آٹھ قسم کے لوگ ہیں :

(۱) انبیائے کرام۔ (۲) شہدائے عظام۔ (۳) عالم دین۔ (۴) اولیائے کرام (۵) حفاظ کرام بشرطیکہ قرآن کے مطابق عمل کرتے ہوں۔ (۶) وہ لوگ جو کثرت سے درود شریف پڑھتے رہے۔ (۷) وہ اجسام جو کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کیے ہوں۔ (۸) وہ مؤذنین جو بلا اجرت اذان دیا کرتے ہوں ان کے بدن کو زمین نہیں کھاتی۔ (الملفوظ حصہ چہارم ص ۶)

س : کیا وجہ ہے کہ زمین پانی، تیل اور سیال چیزوں کو جذب کر لیتی ہے لیکن خون

ج : کو جذب نہیں کرتی ؟

ایک روایت میں ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کے قتل سے انکار کیا اور یہ کہا کہ

اگر ہم نے قتل کیا ہے تو اس کا خون کہاں ہے تو اس کے بعد ہی سے اللہ تعالیٰ نے زمین پر خون کا جذب کرنا حرام کر دیا تاکہ قاتل انکار نہ کر سکے۔ (روح البیان جلد ۱ ص ۵۵۶)

س: زمین میں زلزلہ کیسے ہوتا ہے؟

ج: جب زمین میں کثرت سے گناہ ہونے لگتے ہیں تو رب تعالیٰ غافل بندوں کو آگاہ کرنے کے لئے فرشتوں کو زمین میں حرکت دینے کا حکم دیتا ہے تو فرشتے تیز اور طاقتور ہوا زمین میں داخل کر دیتے ہیں جس کی حرکت سے زمین ہلنے لگتی ہے اسی کو زلزلہ کہتے ہیں۔ (فتاویٰ عزیزی جلد دوم ص ۱۲۸)

اما اہلسنت فاصل بریوی فرماتے ہیں اصلی سبب گناہ ہے۔ پیدا ہوا ہے کہ ایک پہاڑ جس کا نام قاف ہے تمام زمین کو محیط ہے اور اس کی ریشہ زمین کے اندر سب جگہ پھیلے ہوئے ہیں جیسے بڑے درخت کی جڑیں دور تک اندر اندر پھیلی ہیں جس زمین میں زلزلہ کا حکم ہوتا ہے وہ پہاڑ اپنے اس جگہ کے ریشہ کو جنبش دیتا ہے پھر زمین ہلنے لگتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم ص ۱۸۹)

پانی کا بیان

س: دنیا کے تمام پانیوں میں افضل کون سا پانی ہے؟

ج: وہ پانی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشت مبارک سے نکلا وہ دنیا کے تمام پانیوں سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ آب زمزم اور آب کوثر سے بھی افضل ہے۔ (الاشباہ والنظائر ص ۳۹۴، فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۵۹۳)

س: آب کوثر افضل ہے یا آب زمزم؟

ج: آب کوثر۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۵۹۵)

س: وہ کون سا پانی ہے جسے منافق کبھی شکم سیر ہو کر نہیں پی سکتا؟

ج: آب زمزم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مومن اور منافق کے درمیان علامت قرار دیا ہے کہ منافق کبھی شکم سیر ہو کر نہیں پی سکتا۔ (عمدة القاری جلد چہارم ص ۶۲۶)

س: وہ کون سا پانی ہے جس سے گندگی دور کرنا گناہ ہے؟

ج: آب زمزم۔ (رد المحتار جلد دوم ص ۲۶۳)

س: وہ کون سا پانی ہے جو قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں تو لا جائے گا؟

ج: وضو کا پانی۔ (ترمذی شریف جلد اول ص ۱۸)

س: پانی کا رنگ کیسا ہے؟

ج: میلہ مائل بیک گونہ سواد خفیف۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۵۹۳)

س: کیا انبیائے کرام کے وضو یا غسل جنابت کے پانی سے پاکی حاصل کرنا جائز ہے؟

ج: ہاں ہمارے حق میں دونوں طاہر و مطہر ہیں ان سے وضو اور غسل دونوں ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۲۴۹)

س : کس پانی کو کھڑے ہو کر پینے کا حکم ہے ؟

ج : زمزم شریف اور وضو کا بچا ہوا پانی۔ (ردالمحتار جلد اول ص ۹۱)

س : وہ کون سا پانی ہے جو کھانے کی جگہ کھانا اور دوا کی جگہ دوا کا کام کرتا ہے ؟

ج : زمزم شریف ہے کہ اس کے پینے کے بعد نہ کسی غذا کی ضرورت نہ دوا کی۔

س : سمندر کتنے ہیں ؟ (عمدة القاری جلد چہارم ص ۶۲۵)

ج : سات سمندر مشہور ہیں مگر ان میں پانچ زیادہ بڑے ہیں :

(۱) بحر ہند (۲) بحر اوقیانوس (۳) بحر شام (۴) بحر نیطس (۵) بحر جرجان۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص ۶۶)

س : طوفانِ نوح کس جگہ آیا تھا ؟

ج : تمام روتے زمین پر۔ (تفسیر نعیمی پ ۱۱ ص ۴۳)

س : اس طوفان میں پانی سطح زمین سے کتنا بلند تھا ؟

ج : زمین کے اونچے پہاڑ سے تیس گز بلند تھا۔ (الملفوظ حصہ اول ص ۳)

س : کیا سمندر کے پینے آگ ہے ؟

ج : ہاں سمندر کے پینے آگ ہے اس لئے بغیر حاجت صحیح سمندر میں سوار ہونا منع ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۲۲۳)

س : کیا قیامت کے دن سمندر کو آگ بنا دیا جائے گا ؟

ج : ہاں روز قیامت اللہ تبارک و تعالیٰ تمام سمندروں کو آگ کر دے گا جس سے جہنم کی آگ میں اور بھی زیادتی ہو جائے گی۔

(خزائن ص ۵۵)

آسمان کا بیان

س : آسمان کتنے ہیں ؟

ج : سات ہیں۔ (قرآن مقدس سورہ طلاق)

س : ان کے اوپر کیا ہے ؟

ج : ان کے اوپر کرسی اور کرسی کے اوپر عرش اعظم ہے۔ (خزائن ص ۶۳)

س : ہر آسمان کی موٹائی کتنی ہے ؟

ج : پانچ سو برس کی راہ۔ (شرح شفا جلد اول ص ۱۳۲)

س : کیا ہر دو آسمان کے درمیان فاصلہ ہے یا ایک دوسرے سے باہم متصل ہیں ؟

ج : نہیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اور ہر ایک کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ (شرح شفا جلد اول ص ۱۳۲)

س : آسمان کی شکل کیسی ہے ؟

ج : نیلگوں قبہ کی طرح۔ (اسلام اور چاند کا سفر ص ۵)

س : کیا آسمان متحرک ہے ؟

ج : نہیں آسمان زمین دونوں ساکن ہیں ان میں سے کوئی بھی متحرک نہیں۔

(قرآن مقدس سورہ فاطر)

س : زمین و آسمان کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے۔

ج : پانچ سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ (عمدة القاری جلد دوم ص ۲)

س : کیا زمین کی طرح آسمان میں بھی رات ہوتی ہے ؟

ج : نہیں، رات کا آنا زمین والوں کے ساتھ خاص ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۹)

س : آسمان کو کس چیز سے بنایا گیا ؟

ج : بعض روایت میں ہے کہ آسمان کے پیدا ہونے سے قبل پانی موجود تھا اور ہوا بھی۔
ہوا پانی سے ٹکرانی جس سے پانی میں دھواں نمودار ہوا اور وہ دھواں اوپر کی طرف اٹھا تو یہی آسمان کا مادہ بنا اور اسی سے ساتوں آسمان بنائے گئے۔

(تفسیر عریشی سورہ بقرہ ص ۱۳۶)

س : کیا یہ ساتوں آسمان نام اور بناوٹ کے اعتبار سے مختلف ہیں ؟

ج : ہاں مختلف ہیں، پہلے آسمان کا نام رقیع ہے جو سبز زرد کا ہے، دوسرے کا نام ارقلون ہے جو سفید چاندی کا ہے، تیسرے کا نام قیوم ہے جو سرخ یا قوت کا ہے، چوتھے کا نام ماٹون ہے جو سفید موتیوں کا ہے، پانچویں کا نام وبقار ہے جو سرخ سونے کا ہے، چھٹے کا نام وفار ہے جو زرد یا قوت کا ہے ساتویں کا نام عروبار ہے جو نور سے چمک رہا ہے۔

(روح البیان جلد اول ص ۶۲)

س : بجلی کی شے ہے ؟

ج : اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے چلانے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جس کا نام رعد ہے اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا کوڑا ہے جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے تو اس کی ترمی سے آگ جھڑتی ہے اس آگ کا نام بجلی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم ص ۱۸۹)

س : بادل کیسے بنتا ہے ؟

ج : بادل بخارات سے بنتے ہیں جب رطوبت میں حرارت عمل کرتی ہے پھاپ پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہوا کو بھیجتا ہے کہ وہ اسکو جمع کرتی ہے پھر تہہ بہ تہہ اس کے بادل بناتی ہے پھر جہاں حکم ہوتا ہے اُسے لیجاتی ہے اور بحکم الہی حرارت کے عمل سے وہ گھل کر پانی ہو کر گرتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم ص ۱۹۳)

چاند سورج اور ستاروں کا بیان

س : چاند اور سورج کہاں ہیں ؟

ج : تحقیق یہ ہے کہ چاند اور سورج زمین و آسمان کے درمیان ایک گھیرے میں ہیں۔
(تفسیر نسفی جلد سوم ص ۵، اسلام اور چاند کا سفر ص ۵۸)

س : ستارے کہاں ہیں ؟

ج : زمین و آسمان کے درمیان نورانی زنجیروں میں لٹکی ہوئی قندیلوں کے اندر ہیں اور یہ زنجیریں فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں (تفسیر کبیر جلد ششم ص ۳۳۸، تفسیر عریشی ص ۶۱)

س : کیا چاند، سورج اور ستارے متحرک ہیں ؟

ج : ہاں یہ تینوں متحرک ہیں ان تینوں کی حرکت نص قطعی سے ثابت ہے۔ ارشاد ربانی ہے کل فی فلك یسبحون ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔ یہاں لفظ کل اپنے عموم کے اعتبار سے چاند سورج اور ستارے سب کو شامل ہے۔
(جلالین شریف ص ۲۶۲)

س : کیا چاند اور سورج بالذات روشن ہیں ؟

ج : سورج کی روشنی تو بالذات ہے اور وہ بذاتہ روشن ہے مگر چاند کی روشنی بالذات نہیں بلکہ چاند کی روشنی سورج کی روشنی سے مستفاد ہوتی ہے۔

(صاوی جلد دوم ص ۱۵۲، فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۶۵)

س : چاند اور سورج کا رخ کس طرف ہے ؟

ج : رخ آسمان کی طرف اور پیٹھ زمین کی طرف ہے۔

(خازن ومعالم جلد ہفتم ص ۱۲۹)

- س: کیا چاند زمین سے بڑا ہے؟
 ج: نہیں بلکہ زمین چاند سے چوگنی بڑی ہے۔ (اسلام اور چاند کا سفر ص ۵۵)
 س: کیا سورج زمین سے بڑا ہے؟
 ج: ہاں تقریباً تیرہ لاکھ گنا بڑا ہے۔ (اسلام اور چاند کا سفر ص ۵۵)
 س: چاند زمین سے کتنی دوری پر ہے؟
 ج: دو لاکھ میل سے کچھ زائد پر ہے۔ (اسلام اور چاند کا سفر ص ۵۴)
 س: سورج زمین سے کتنی دوری پر ہے؟
 ج: نو کروڑ تیس لاکھ میل کی دوری پر ہے۔ (اسلام اور چاند کا سفر ص ۵۵)
 س: سورج کا ٹھہرنا یا لوٹنا کتنی مرتبہ ہوا؟
 ج: سات دفعہ ہوا چار مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تین مرتبہ دیگر انبیاء کرام کیلئے۔

۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے جب آپ جہاد کیلئے گھوڑوں کا معائنہ فرما رہے تھے کہ سورج غروب ہو گیا اور نماز عصر قضا ہو گئی تو آپ نے دعا کی سورج لوٹ آیا پھر آپ نے نماز عصر ادا کی۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے جب خداوند قدوس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر چلنے کا حکم دیا تو یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا تابوت ہمراہ لیتے جائیں ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہہ دیا کہ فجر کے وقت نکلیں گے اور تابوت کے تلاش کرنے میں لگ گئے۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہونے کے قریب ہو گیا لیکن تابوت کا پتہ نہ چلا تو آپ نے خدا کی بارگاہ میں دعا فرمائی کہ اے اللہ طلوع آفتاب کو مؤخر فرما دے اس لئے سورج آپ کے لئے ٹھہرا رہا۔ یہاں تک کہ تابوت حاصل ہو گیا۔

۳۔ حضرت یوشع بن نون کیلئے جب آپ بیت المقدس کے محاذ پر قوم جبارین سے جہاد فرما رہے تھے جمعہ کا دن تھا ابھی جنگ فتح ہونے میں تاخیر تھی یہاں تک کہ سورج ڈوبنے لگا اگلے دن ہفتہ کا تھا جس میں جنگ کرنا شریعت موسوی میں جائز نہ تھا آپ نے

دعا فرمائی اور سورج آپ کی دعا سے ٹھہر گیا جب جنگ فتح ہو گئی اور ظالمین کو شکست ہوئی تو غروب ہو گیا۔

۴۔ جنگ خندق کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جب آپ کی نماز عصر قضا ہو گئی۔

۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار سورج کو حکم دیا تو تھوڑی دیر تک ٹھہرا رہا۔

۶۔ شب معراج کی واپسی میں اپنے اہل مکہ کو خبر دی تھی کہ تمہارا قافلہ جو تجارت کے لئے گیا ہوا ہے سورج نکلنے سے پہلے پہنچنے والا ہے حسن اتفاق کہ قافلہ پہنچنے میں تاخیر ہو گئی اور سورج نکلنے ہی والا تھا کہ آپ نے دعا فرمائی اور سورج ٹھہر گیا۔

۷۔ منزل صہبا پر حضرت علی کیلئے آپ کے حکم سے سورج لوٹ آیا

(روح البیان جلد سوم ص ۳۴، سیرۃ حلبی جلد اول ص ۲۲۲ تا ص ۲۲۶، عمدۃ القاری جلد ہفتم ص ۱۴۶، الامم العلی ص ۱۰۳)

سدرۃ المنتہی اور بیت معمور کا بیان

س: سدرۃ المنتہی کیا چیز ہے؟

ج: ایک درخت ہے جس کی جڑ چھٹے آسمان میں اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں اور بلندی ساتویں آسمان سے بھی زیادہ ہے اس کے پھل مٹکے کی طرح اوپتے ہاتھی کے کان کی طرح ہیں اس میں رنگ برنگ کے پھل ہیں اس پر نہایت زیب زینت ہے اس کا ایک پتہ اگر زمین پر رکھ دیا جائے تو پورے اہل زمین کو روشن کر دے۔ اور اس کے ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہے۔ خازن و معالم جلد ششم ص ۲۱۵، اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۲۱۵

س: سدرۃ المنتہی کتنا بڑا درخت ہے؟

ج: اتنا بڑا درخت ہے کہ سوار اس کی ٹہنی کے سائے میں سو برس تک چلے یا اس کا سایہ ایک لاکھ سواروں کو کفایت کرے۔ خازن و معالم جلد ششم ص ۲۱۵

س: اس کو سدرۃ المنتہی کیوں کہتے ہیں؟

ج: اس لئے کہتے ہیں کہ اعمال عباد اور مخلوقات کے علوم وہاں تک منتہی ہو جاتے ہیں جو چیز نیچے سے پڑھتی ہے اس کا یہ منتہی ہے اور جو چیز اوپر سے اترتی ہے اس کا بھی منتہی ہے اور فرشتے بھی یہیں ٹھہر جاتے ہیں اس لئے سدرۃ المنتہی کہتے ہیں۔

مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۲۵، خازن و معالم جلد ششم ص ۲۱۵

س: کیا اس سے اوپر کوئی جاسکتا ہے؟

ج: ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی نہ جاسکا۔ مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۲۵

س: زمین سے سدرۃ المنتہی تک کتنی دوری ہے؟

ج: پچاس ہزار برس کی راہ۔

الملفوظ حصہ چہارم ص ۹

س: بیت معمور کہاں ہے؟

ج: ساتویں آسمان میں عرش اعظم کے سامنے کعبہ شریف کے خاص محاذی فرشتوں کی مخصوص عبادت گاہ اور ان کا قبلہ ہے ہر روز اس میں ایسے ستر ہزار فرشتے طواف و نماز کیلئے حاضر ہوتے ہیں کہ پھر انھیں دوبارہ طواف و نماز کا موقع نہیں ملتا۔

(عمدۃ القاری جلد دوم ص ۲، خازن و معالم جلد ششم ص ۲)

س: کیا فرشتے اس میں اذان و جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں؟

ج: ہاں حضرت اسرافیل علیہ السلام اذان دیتے ہیں جن کی آواز ساتویں آسمان اور ساتویں زمین کے فرشتے سُن لیتے ہیں اور حضرت میکائیل علیہ السلام سب کے امام ہوتے ہیں۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۱)

س: کیا بیت معمور میں فرشتوں کے علاوہ بھی کسی نے نماز پڑھی ہے؟

ج: ہاں شب معراج تمام انبیاء اور ائمت مرجمہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ نے سب کی امامت فرمائی۔ (الملفوظ حصہ چہارم ص ۲)

عرش و کرسی کا بیان

س : کیا عرش اعظم کوئی جسم ہے؟

ج : ہاں مخلوقات میں سب سے بڑا جسم ہے جو حرکت و سکون قبول کرتا ہے۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۱۱۸)

س : اس کی وسعت کتنی ہے؟

ج : حدیث شریف میں ہے کہ ساتوں آسمان وزمین کرسی کے آگے اس طرح ہیں جیسے ایک لقمہ ووق میدان میں ایک چھلا پڑا ہوا اور کرسی عرش کے کنارے ایسی ہے جیسے ایک لقمہ ووق میدان میں ایک چھلا پڑا ہو۔ (خازن جلد اول ص ۲۲۸، المفوظ حصہ چہارم ص ۶۷)

س : کیا عرش بھی اللہ تعالیٰ سے خوف کھاتا ہے؟

ج : ہاں تمام مخلوقات سے زیادہ خوف کھاتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ نے اسکو پیدا کیا تو اس کی عظمت و جلال سے کانپتا تھا۔ پھر جب قدرت نے اس پر لا الہ الا اللہ لکھ دیا تو اس اسم شریف کی ہیبت سے اور زیادہ لرزنے لگا پھر جب اس پر محمد رسول اللہ لکھا تو اس اسم مبارک کی برکت سے اس کو سکون حاصل ہوا اور لرزنا بند ہو گیا۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۲۳۲)

س : عرش اعظم کی کیا شان ہے آیا رکھا ہوا ہے یا اس کو کوئی اٹھائے ہوئے ہے؟

ج : اسوقت تو چار فرشتے اس کو کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں اور قیامت کے دن آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔ (زرقانی جلد ششم ص ۸۶، المفوظ حصہ چہارم ص ۶۷)

دوسری روایت میں ہے کہ اسوقت آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں (خازن جلد اول ص ۱۲۱)

س : عرش کے اٹھانے والے فرشتے کیسے ہیں؟

ج : پہاڑی بکروں کی شکل میں ہیں ان کے پاؤں کے نیچے سے گھٹنے تک پانچ سو برس کی راہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ کان کی لو اور کندھوں کے درمیان سات سو برس کی فاصلہ

ہے۔ بعض روایت میں ہے کہ کوئی انسان کی شکل، کوئی گدھ کی شکل، کوئی بیل کی شکل اور کوئی شیر کی شکل میں ہے۔ (خازن جلد ہفتم ص ۱۲)

س : کرسی کیا ہے؟

ج : کرسی سے مراد یا تو علم و قدرت ہے یا خود نفس کرسی جو ساتویں آسمان کے اوپر ہے جسے چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔ (صاوی جلد اول ص ۱)

س : کرسی کے اوپر کیا ہے؟

ج : عرش اعظم۔ (خزائن ص ۶۳)

س : ساتویں آسمان سے کرسی تک کتنا فاصلہ ہے؟

ج : پانچ سو برس کی راہ۔ (خازن جلد ہفتم ص ۱۲)

س : عرش و کرسی کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے؟

ج : عرش کے اٹھانے والے فرشتوں اور کرسی کے اٹھانے والے فرشتوں کے درمیان میں ستر حجابات ظلمت کے اور ستر حجابات نور کے ہیں اور ہر حجاب کی موٹائی پانچ سو برس کی راہ ہے اور اگر اس قدر فاصلہ نہ ہوتا تو کرسی کے اٹھانے والے فرشتے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کے نور سے جل جلتے۔ (خازن جلد اول ص ۲۲۸)

س : کرسی کے اٹھانے والے فرشتے کیسے ہیں؟

ج : ان فرشتوں میں سے ہر ایک کے چار منہ ہیں اور ان کے قدم اس پتھر پر ہیں جو ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ ایک فرشتہ حضرت آدم کی شکل میں ہے وہ ایک سال سے دوسرے سال تک بنی آدم کے لئے رزق اور بارش کا سوال کرتا ہے۔ اور ایک فرشتہ گدھے کے مشابہ ہے جو پرندوں کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک رزق کا سوال کرتا ہے اور ایک فرشتہ بیل کی شکل میں ہے جو چوپایوں کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک رزق کا سوال کرتا ہے۔ اور ایک فرشتہ شیر کے مشابہ ہے وہ وحشیوں کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک رزق کا سوال کرتا ہے۔ (خازن جلد اول ص ۲۲۸)

روح محفوظ اور مسلم کا بیان

س : روح محفوظ کس چیز کا ہے ؟

ج : سفید موتی کا ہے اس کے دونوں کنارے موتی اور یاقوت کے ہیں اور اسکے دونوں جانب سُرخ یاقوت کے ہیں۔
(خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۹۳)

س : روح محفوظ کہاں ہے ؟

ج : عرش کی داہنی جانب اوپر کا حصہ عرش سے ملا ہوا ہے اور نیچے کا حصہ ایک فرشتہ کی گود میں ہے۔
(خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۹۳)

س : روح محفوظ کتنا بڑا ہے ؟

ج : اتنا بڑا ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ یعنی پانچ سو برس کی مسافت اور اس کا عرض اس قدر ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

(خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۹۳)

س : روح محفوظ کو روح محفوظ کیوں کہا جاتا ہے ؟

ج : اس لئے کہتے ہیں کہ زیادتی و نقصان اور شیطانی تصرفات سے پاک ہے۔ ایضاً ص ۱۹۳

س : روح محفوظ میں کیا لکھا ہے ؟

ج : اس کے شروع میں لکھا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ دینہ الاسلام و محمد عبدہ

و رسولہ فمن امن باللہ عزوجل وصدق بوعده واتبع رسولہ ادخلہ

الجنة اللہ وحدہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ کا دین اسلام ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے خاص بندے اور رسول ہیں تو جو اللہ عزوجل پر ایمان لائے گا اور اس کے وعدے

کو قبول کرے اور اس کے رسولوں کی پیروی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل

فرمائے گا۔ (خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۹۳، تفسیر عزیزی پ ۳ ص ۱۳۳)

س : اس کے علاوہ اور اس میں کیا لکھا ہے ؟

ج : اس میں ساری مخلوقات کا حال ہے ہر شئی کی تفصیل ہے، ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے ابتداء آفرینش سے قیامت تک جو کچھ ہو گیا اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے سب آسمان و زمین کی تخلیق سے پہلے لکھ دیا گیا ہے۔

(خازن جلد دوم ص ۱۹۵، جلد سوم ص ۴، جمل جلد دوم ص ۳۹)

س : کیا روح محفوظ کی لکھی ہوئی باتوں میں تغیر و تبدل ممکن ہے ؟

ج : صحیح یہ ہے کہ روح تغیر سے محفوظ ہے تغیر صرف دقتین اور صحف ملائکہ میں ہے۔
(احکام شریعت حصہ سوم ص ۲۵۳)

س : کیا روح محفوظ کا علم خدا کے سوا کسی اور کو بھی حاصل ہے ؟

ج : ہاں اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور اس کی اطلاع سے غیر خدا کو بھی حاصل ہے۔ جیسے ہائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء عظام و ملائکہ مقربین کو حاصل ہے بلکہ روح و قلم کے تمام علوم ماکان و مایکون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم بے مثال کا ایک قطرہ ہے۔
(المحفوظ حصہ اول ص ۶۶)

س : کیا روح محفوظ کا علم اولیاء کرام کو بھی حاصل ہے ؟

ج : ہاں اولیاء کرام کو بھی عطا کیا جاتا ہے۔ حضرت غوث اعظم فرماتے ہیں عینی فی اللوح المحفوظ (میری آنکھ روح محفوظ میں لگی رہتی ہے) (بہجت الاسرار ص ۲۲)

مولانا روم فرماتے ہیں۔ روح محفوظ است پیش اولیاء

ہر چہ محفوظ است محفوظ از خطا

س : قلم کس چیز کا ہے ؟

(خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۹۳)

ج : نور کا ہے

س : قلم کی لمبائی کتنی ہے ؟

ج : جتنی زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ (خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۹۳)

س: قلم نے سب سے پہلے کیا لکھا؟

(روح البیان جلد اول ص ۵)

ج: بسم اللہ شریف۔

س: کس چیز پہ لکھا؟

(الاتحاف ص ۱)

ج: لوح محفوظ پہ۔

س: پھر قلم نے کیا لکھا

ج: اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی توحید کو لکھا اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے

سب کچھ تفصیل کے ساتھ لکھ دیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا

فرمایا تو اس کو حکم دیا لکھ! قلم اس خطاب کی ہیبت سے ہزار برس تک کانپتا

رہا پھر عرض کیا کہ اے پروردگار میں کیا لکھوں رب نے فرمایا کہ میری توحید لکھ قلم

نے لوح محفوظ پہ لا الہ الا اللہ لکھا، پھر ارشاد ہوا کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا

ہے ہر ایک کی مقدار لکھ دے۔ (خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۸، مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۲۸)

(الکلام الاوضح ص ۱، الاتحاف ص ۱)

س: کیا دنیا کی طرح لوح و قلم اور عرش و کرسی سب فنا ہو جائیں گے؟

ج: نہیں، سات چیزیں ہیں جنہیں فنا نہیں ہے۔ عرش، کرسی، لوح، قلم، روح،

جنت اور اس میں رہنے والے، دوزخ اور اس میں رہنے والے۔

یہ سب چیزیں کل شئی ہالک سے مستثنیٰ ہیں۔

(شرح فقہ اکبر بحر العلوم ص ۶، شرح الصدور ص ۱۳۳)

وضو کا بیان

س: وضو کہاں فرض ہوا؟

(طحاوی علی مرقی الفلاح ص ۳۳)

ج: مکہ میں۔

س: کن کن صورتوں میں وضو کرنا فرض ہے؟

ج: محدث کو ہر قسم کی نماز، نماز جنازہ، سجدہ تلاوت اور قرآن مقدس چھونے کے لئے

وضو کرنا فرض ہے۔ (بحر الرائق جلد اول ص ۱۶، فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۲۷)

س: کس صورت میں وضو کرنا واجب ہے؟

ج: خانہ کعبہ کا طواف کرنے کیلئے وضو کرنا واجب ہے۔ (بحر الرائق جلد اول ص ۱۶)

س: کن صورتوں میں وضو کرنا سنت ہے؟

ج: اذان و قیامت، خطبہ جمعہ و عیدین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ کی

زیارت و وقوف عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی وغیرہ کیلئے وضو کرنا سنت ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم ص ۲۳)

س: کن صورتوں میں وضو کرنا مستحب ہے؟

ج: سونے کیلئے اور سونے کے بعد، میت کو نہلانے کیلئے، ہمبستری سے پہلے،

زبانی قرآن مجید پڑھنے کیلئے، حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے کیلئے، حالت

جنابت میں کھانے پینے کیلئے وضو کرنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم ص ۲۳)

س: کن صورتوں میں تجدید وضو مستحب ہے؟

ج: قہقہہ لگانے، غیبت کرنے، چغلی کھانے، کسی کو گالی دینے، کوئی فحش لفظ زبان

سے نکلنے، جھوٹی بات صادر ہونے، کوئی دنیاوی شعر پڑھنے، غصہ آنے، غیر محرمانہ

کے حُسن پر نظر کرنے، کسی کافر سے بدن مَس ہونے (اگرچہ وہ کلمہ پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو) ذکر کو چھو لینے سے تجدید وضو مستحب ہے۔ دراصل ضابطہ یہ ہے کہ جس بات سے کسی اور امام مجتہد کے مذہب میں وضو جاتا رہے اس کے وقوع سے ہمارے مذہب میں اعادہ وضو مستحب ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۲۰۸

س: کیا وضو سے گناہ صغائر و کبائر دونوں دھل جاتے ہیں؟

ج: ہاں صغائر و کبائر دونوں دھل جاتے ہیں فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۱۶۷

س: وہ کون لوگ ہیں جن کی نیند ناقض وضو نہیں؟

ج: انبیاء کرام ہیں۔ درمختار مع رد المحتار جلد اول ص ۱۷۱

س: وضو کے فرائض کتنے ہیں؟

ج: چار ہیں۔ (۱) مونہ دھونا (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا (۳) چوتھائی ہر

کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔ (بہار شریعت حصہ دوم ص ۱۳)

س: وضو میں سنتیں کتنی ہیں؟

ج: پندرہ سنتیں ہیں (۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرنا (۳) دونوں ہاتھوں

کو گٹھوں تک تین بار دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) داہنے ہاتھ سے تین کلیاں کرنا (۶)

داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا (۷) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا،

(۸) داڑھی خلال کرنا (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۰) ہر عضو کو تین تین بار دھونا،

(۱۱) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا (۱۲) کانوں کا مسح کرنا (۱۳) ترتیب وضو کرنا (۱۴) داڑھی

کے جو بال مونہ کے دائرے کے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا (۱۵) اعضا کو پے درپے دھونا۔

(بہار شریعت حصہ دوم ص ۱۷ تا ۱۹)

س: مسواک کرنا وضو کی سنت ہے یا نماز کی؟

ج: وضو کی سنت ہے۔ لہذا جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے ہر نماز کیلئے اس سے مسواک کا مطالبہ

نہیں، جب تک مونہ میں کسی وجہ سے تغیر نہ آگیا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۱۳۶)

اذان کا بیان

س: اذان کی مشروعیت کہاں ہوئی؟

ج: ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں۔ (رد المحتار جلد اول ص ۲۶۸)

س: مشروعیت کس طرح ہوئی؟

ج: مشہور یہ ہے کہ تعین وقت کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے

مشورہ فرمایا کہ کوئی صورت اختیار کی جائے کہ لوگ نماز کیلئے جمع ہو جائیں کسی نے

کہا کہ ناقوس بجایا جائے کسی نے کہا سنگ پھونکا جائے کسی نے کہا بلند جگہ آگ

روشن کی جائے۔ ابھی صحابہ کرام کسی رائے پر متفق بھی نہ ہونے پائے تھے کہ حضرت عبداللہ

ابن زید نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد آسمان سے نیچے آیا اس کے ہاتھ میں ناقوس

ہے۔ عبداللہ بن زید نے اس سے کہا اے بندہ خدا کیا اس ناقوس کو فروخت کرو گے

اس نے کہا تم خرید کر کیا کرو گے۔ انھوں نے جواب دیا اس سے لوگوں کو نماز کے لئے

بلاؤں گا۔ اس نے کہا میں تم کو اس سے بہتر چیز سکھاتا ہوں کہ جب نماز کا وقت ہوگا

تو ان کلمات کو ادا کرو پس اس نے آخر تک اذان ایک مخصوص کیفیت کیساتھ سکھائی۔

پھر تھوڑی دیر بعد اقامت کا طریقہ بتایا۔ جب صبح ہوئی تو عبداللہ بن زید نے اپنا خواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے سُن کر فرمایا یہ خواب حق ہے۔ جاؤ حضرت

بلال کو بتاؤ۔ حضرت عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ ہم حضرت بلال کو بتا رہے تھے اور وہ

بلند آواز سے اذان دے رہے تھے۔ حضرت فاروق اعظم نے جب اذان کی آواز سنی تو

فوراً اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے بارگاہِ مصطفیٰ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا رسول اللہ میں

نے بھی یہی خواب دیکھا جو انھوں نے کہا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ الحمد۔ بعض روایت میں ہے کہ اس سلسلے میں آپ پر وحی بھی آگئی تھی۔ [ابوداؤد شریف جلد ۲ ص ۳۹۶]

(الجواہر المفیہ جلد اول ص ۲۳)

س: اسلام میں سب سے پہلے اذان کس نے پڑھی؟
ج: حضرت بلال حبشی نے
س: کیا اس سے پہلے بھی کسی نے اذان پڑھی؟
ج: ہاں حضرت جبریل نے پڑھی، حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین ہند میں اترے تو آپ پر تنہائی کی وجہ سے وحشت طاری ہوئی تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور اذان پڑھی جس سے آپ کی وحشت دور ہو گئی۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۲۴، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۴)

س: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اذان پڑھی؟
ج: ہاں ایک مرتبہ حالت سفر میں ظہر کی اذان پڑھی اور آپ نے اشدھان محمد رسول اللہ کی جگہ اَشْهَدُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا۔ [در مختار مع رد المحتار جلد اول ص ۲۸۵]

س: اذان کیلئے سب سے پہلے منارہ کس نے بنوایا؟
ج: حضرت امیر معاویہ نے۔

(رد المحتار جلد اول ص ۲۴)

س: منارہ پر سب سے پہلے اذان کس نے دی؟
ج: شرجیل بن حسنہ نے۔

(رد المحتار جلد اول ص ۲۴)

س: اذان کے بعد تثنوی یعنی الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا کب سے رائج ہوا؟

ج: ماہ ربیع الآخر ۶۸ھ سے رائج ہوا۔ (در مختار مع رد المحتار جلد اول ص ۲۴)

س: اذان دینا کب سنت ہے؟
ج: نماز پنجگانہ و جمعہ کیلئے جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پُر ادا کیجئے تو ان کے لئے اذان دینا سنت مؤکدہ ہے

(بہار شریعت حصہ سوم ص ۳۱)

س: کن صورتوں میں اذان کہنا مستحب ہے؟
ج: بچے اور مغموم کے کان میں اور مرگی والے اور غضبناک و بد مزاج آدمی یا جانور کے کان میں اسی طرح جنگ کی شدت اور آتش زدگی کے وقت، بعد دفن میت اور جنات کی سرکشی کے وقت، مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتائے والا نہ ہو، اسی طرح و بار کے زمانہ میں اذان کہنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت حصہ سوم ص ۳۱)

س: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص مؤذن کتنے تھے؟
ج: چار تھے (۱) حضرت بلال حبشی (۲) حضرت عبداللہ بن کثوم مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے مؤذن تھے (۳) حضرت سعد بن عابد مسجد قبا کے مؤذن تھے (۴) حضرت ابو محذورہ مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے مؤذن تھے۔ (زرقانی جلد سوم ص ۳۶۹ تا ص ۳۷۱، نور الابصار ص ۲۹)

س: کیا اذان وقامت کا حکم صرف اسی امت کے ساتھ خاص ہے؟
ج: ہاں، اسی امت کے ساتھ خاص ہے۔ (زرقانی جلد پنجم ص ۳۷)

نماز کا بیان

س: کون سی نماز کس نبی نے سب سے پہلے پڑھی؟
ج: سب سے پہلے فجر کی نماز حضرت آدم علیہ السلام، ظہر کی نماز حضرت داؤد علیہ السلام عصر کی نماز حضرت سلیمان علیہ السلام، مغرب کی نماز حضرت یعقوب علیہ السلام اور عشاء کی نماز حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص ۲۵۵، فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۲۵)

س: نزول وحی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی نماز کس دن پڑھی؟
ج: پیر کے روز اول حصہ میں پڑھی۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۴۱، فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۲۱۵)

س: اس امت میں سب سے پہلے نماز کس نے پڑھی؟
ج: حضرت خدیجہ الکبریٰ نے پڑھی پھر علی مرتضیٰ نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۴۱)

س: نماز پنجگانہ فرض ہونے سے پہلے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نماز پڑھتے تھے؟

- ج : ہاں قبل معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نمازیں پڑھا کرتے تھے نماز شب کی فرضیت تو خود سورہ منزل سے ثابت اور اس کے سوا اوقات میں بھی نماز پڑھنا وارد عام ازیں کہ فرض ہو یا نفل حدیث شریف میں ہے کہ نماز پنجگانہ کی فرضیت سے پہلے مسلمان چاشت اور عصر پڑھا کرتے تھے۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۳۵، فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۲۱۳)
- س : یہ نمازیں کس طرح ادا فرماتے تھے کیا ان میں بھی شرائط و ارکان کا التزام فرماتے تھے؟
- ج : ہاں شرائط و ارکان کا التزام فرماتے تھے۔ البتہ رکوع میں اختلاف ہے۔
- س : کیا یہ نماز پنجگانہ مجموعی طور پر کسی اور نبی پر بھی فرض ہوئی؟ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۱ ص ۲۱۶)
- ج : نہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ (طحاوی ص ۹۸)
- س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف میں کس جانب رخ کر کے نماز پڑھتے تھے؟
- ج : قبل معراج اپنے کشف سے خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے پڑھتے تھے۔ اور بعد معراج جب تک مکہ میں قیام رہا بیت المقدس کی جانب رخ کر کے اس طرح پڑھتے کہ کعبہ معظمہ بھی سامنے ہوتا۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۲۳۳، زرقانی جلد اول ص ۲۱۲)
- س : کیا نبی کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے گناہ کبیرہ بھی معاف ہو جاتا ہے؟
- ج : ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے گناہ کبیرہ معاف ہو جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۲۶۹)
- س : وہ کون سی نماز ہے کہ آدمی نماز سے نکل جائے اور گفتگو بھی کرے پھر بھی نماز باطل نہیں ہوتی؟
- ج : وہ نماز ہے کہ نمازی رسول کی پکار کا جواب دے حاضر بارگاہ ہو گفتگو کرے اور حکم بھی بجالائے پھر بھی نماز باطل نہیں ہوتی۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۴۱۲، عمدۃ القاری جلد سوم ص ۴۶)
- س : وہ کون سی نماز ہے جس میں امام کے بائیں جانب کھڑے ہونے میں زیادہ فضیلت ہے؟
- ج : جو نماز مسجد نبوی میں ادا کی جائے کہ وہاں امام کے بائیں جانب کھڑے ہونے میں زیادہ فضیلت ہے کہ روضہ مقدسہ بائیں ہی جانب ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۴۶)
- س : کیا یہ درست ہے کہ انبیاء کرام اپنی اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں؟

- ج : ہاں سبھی انبیاء کرام پڑھتے ہیں (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۴۲)
- س : کیا یہ نماز اذان و اقامت کے ساتھ ہوتی ہے؟
- ج : ہاں اذان و اقامت کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام نے نماز کی وقت روضہ مقدسہ سے اذان و اقامت کی آوازیں بھی سُنیں۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۴۲)
- س : شب معراج بیت المقدس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام کو کتنی رکعت نماز پڑھائی؟
- ج : دو رکعت۔ (مسلم شریف جلد اول ص ۹۱)
- س : اس میں کتنی صفیں تھیں؟
- ج : سات صفیں تھیں۔ تین میں رسل عظام اور چار صفوں میں باقی انبیاء کرام تھے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے پشت کے قریب حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے تھے داہنی جانب حضرت اسمعیل علیہ السلام، بائیں جانب حضرت اسحاق علیہ السلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر تمام انبیاء و رسل علیہم السلام۔ (تفسیر جمل جلد چہارم ص ۸۸)
- س : دنیا کی وہ کونسی جگہ ہے جہاں نماز پڑھنے کا ثواب سب سے زیادہ ہے؟
- ج : مسجد حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مسجد حرام میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی لاکھ نماز سے افضل ہے۔ (جذب القلوب ص ۱۹)
- س : کیا اس کے علاوہ بھی کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نماز پڑھنا مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے افضل ہو؟
- ج : ہاں ایام متی میں منیٰ کا اندر، یوم عرفہ میں عرفات کے اندر شب مزدلفہ میں مزدلفہ کے اندر نماز پڑھنا مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (جذب القلوب ص ۱۹، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۹)
- س : کیا تہجد کی نماز پہلے سب پر فرض تھی؟
- ج : ہاں سب پر فرض تھی۔ بعد میں امت سے اسکی فرضیت منسوخ ہو گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آخر عمر تک فرض رہی۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۵۷)
- س : کسی نماز میں دو رکعت کسی میں تین کسی میں چار فرض ہونے کی کیا حکمت ہے؟

ج : اسکی پوری حکمت تو خدا کو معلوم ہے۔ البتہ بعض روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج بعض ملائکہ کو دیکھا کہ بعض دو پر بعض تین اور بعض چار پروں والے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدیت کو نماز کی شکل میں نمودار فرمایا۔ تاکہ نمازی بھی ان کے ذریعہ ملائکہ کے موافق ہو جائے اور درجات عالیہ کی طرف پرواز کر کے قرب خداوندی حاصل کرے۔
روح البیان جلد اول ص ۲۳۷

س : کیا پہلے انبیاء کرام کی امت پر بھی جمعہ فرض تھا؟

ج : نہیں جمعہ کی فرضیت اس امت کے ساتھ خاص ہے۔ مواہب لدنیہ جلد اول ص ۲۲۵

س : کیا کچھ صحابہ فرضیت جمعہ سے پہلے بھی جمعہ پڑھتے تھے؟

ج : ہاں جیسے حضرت اسعد بن زرارہ وغیرہ انصار اہل مدینہ رضی اللہ عنہم کا فرضیت جمعہ سے قبل جمعہ پڑھنا ثابت ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۳۹

س : کن لوگوں کے لئے جماعت میں تاخیر کرنا جائز ہے؟

ج : امام معین، عالم دین، عالم اسلام، پابند جماعت اگر بعض وقت عذر کی وجہ سے تاخیر ہو جائے، سربراہ آوردہ شریعت جس کا انتظار نہ کرنے سے ایذا کا اندیشہ ہو۔

س : سجدہ مشروعہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج : چار قسمیں ہیں۔ (۱) سجدہ نماز (۲) سجدہ تلاوت (۳) سجدہ شکر (۴) سجدہ سہو۔
المسفوظ حصہ اول ص ۸۹

س : کون سا سجدہ حرام اور کون سا سجدہ کفر ہے؟

ج : سجدہ عبادت غیر خدا کے لئے کفر اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ ہے۔
فتاویٰ رضویہ جلد دوازہم ص ۲۹۲

بسم اللہ کا بیان

س : بسم اللہ پڑھنا کب فرض ہے؟

ج : جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا فرض ہے۔ اگرچہ لفظ الرحمن الرحیم پڑھنا فرض نہیں۔ (طحاوی ص ۲)

س : بسم اللہ پڑھنا کب سنت ہے؟

ج : وضو کے شروع میں اور بیرون نماز کسی صورت کے آغاز تلاوت کے وقت اور ہر اہم کام کرتے وقت جیسے کھانے پینے اور بیوی سے مباشرت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ اسی طرح نماز کی ہر رکعت کے اول میں بسم اللہ پڑھنا مسنون ہے۔ طحاوی ص ۳

س : بسم اللہ پڑھنا کب مستحب ہے؟

ج : خارج نماز درمیان سورت سے تلاوت کی ابتدا کے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب۔ [بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۱] (بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۱)

س : بسم اللہ پڑھنا کب کفر ہے؟

ج : شراب پینے، زنا کرنے، چوری کرنے جو اکھیلنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا کفر ہے۔ جب کہ پڑھنے کو حلال سمجھے۔ عالمگیری جلد دوم ص ۲۸۶، شرح فقہ اکبر علی قاری ص ۱۶۹

س : بسم اللہ پڑھنا کب حرام ہے؟

ج : حرام قطعی کا ارتکاب اور چوری وغیرہ کا ناجائز مال استعمال کرنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا حرام ہے اسی طرح زنا کرتے وقت اور شراب پینے اور حائضہ عورت سے ہمبستری کرتے وقت بھی بسم اللہ پڑھنا حرام ہے جبکہ پڑھنے کو حلال نہ سمجھے ورنہ کافر ہو جائے گا۔ (طحاوی ص ۳)

س: بسم اللہ پڑھنا کب مکروہ ہے؟

ج: سورہ برأت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے جبکہ سورہ انفال سے بلا کر پڑھنے اسی طرح حقہ بٹری سگریٹ پینے اور لہسن و پیاز جیسی چیز کھانے کے وقت، نجاست کی جگہوں میں اور شرمگاہ کھولنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے۔

طحاوی ص ۱۵۷، رد المحتار جلد اول ص ۱

س: بسم اللہ پڑھنا کب جائز و مستحسن ہے؟

ج: اٹھتے بیٹھتے اور نماز میں سورہ فاتحہ اور سورت کے درمیان میں بسم اللہ پڑھنا جائز و مستحسن ہے۔

طحاوی ص ۱۵۷

س: بسم اللہ شریف سب سے پہلے کس نبی پر نازل ہوئی؟

ج: حضرت سلیمان علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ کنز العمال جلد اول ص ۲۹۳

س: کیا ان کے علاوہ کسی اور نبی پر نازل نہیں ہوئی؟

ج: حضرت سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی نبی پر نازل نہیں ہوئی۔ پھر بعد میں نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ کنز العمال جلد اول ص ۵۵۶

س: اسلام میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کا دستور کب سے رائج ہوا؟

ج: صدر اسلام میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے مطابق باسمک اللہم لکھتے تھے جب قرآن کی آیت ارکبوا فیہا باسم اللہ مقرر ہوا و مرسلہا نازل ہوئی تو آپ نے بسم اللہ لکھنا شروع کیا۔ پھر جب آیت قل ادعوا اللہ ادعوا الرحمن نازل ہوئی تو آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا شروع کیا۔ پھر جب آیت انہ من سلیمان و

انہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوئی تو آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا شروع کیا۔ طبقات ابن سعد جلد دوم ص ۲۸

ج: نماز کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے؟

ج: نماز کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ طحاوی ص ۱۵۷، رد المحتار جلد اول ص ۳۶۳

س: کن صورتوں میں درود پڑھنا مستحب ہے؟

ج: روز و شب میں جب حب موقع ملے پڑھنا مستحب ہے۔ اسی طرح روز جمعہ، شب جمعہ مسجد میں جاتے وقت یا مسجد سے نکلتے وقت دعا و قنوت کے بعد، وضو کرتے وقت درود پڑھنا مستحب ہے۔ (رد المحتار جلد اول ص ۳۶۳)

س: کن صورتوں میں درود پڑھنا مکروہ ہے؟

ج: کئی صورتیں ہیں۔ فرض، واجب، سنت، مستحب، مکروہ، حرام، (طحاوی ص ۱۵۷)

س: کس صورت میں درود پڑھنا فرض ہے؟

ج: پوری زندگی میں ایک بار پڑھنا فرض ہے۔ (طحاوی ص ۱۵۷)

س: کس صورت میں درود پڑھنا واجب ہے؟

ج: علامہ طحاوی کے نزدیک جب حضور کا نام لیا جائے ہر بار پڑھنا واجب لیکن اصح قول یہ ہے کہ ایک بار واجب اور ہر بار مستحب ہے۔ (طحاوی ص ۱۵۷، رد المحتار جلد اول ص ۳۶۳)

س: کیا پورا درود شریف پڑھنا واجب ہے؟

ج: نہیں صرف اللھم صل علی محمد تک واجب ہے۔ اس پر زیادہ کرنا سنت ہے۔ (خازن جلد پنجم ص ۲۲۵)

درود شریف کا بیان

س: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج: چھ صورتیں ہیں۔ فرض، واجب، سنت، مستحب، مکروہ، حرام، (طحاوی ص ۱۵۷)

س: کس صورت میں درود پڑھنا فرض ہے؟

ج: پوری زندگی میں ایک بار پڑھنا فرض ہے۔ (طحاوی ص ۱۵۷)

س: کس صورت میں درود پڑھنا واجب ہے؟

ج: علامہ طحاوی کے نزدیک جب حضور کا نام لیا جائے ہر بار پڑھنا واجب لیکن اصح قول یہ ہے کہ ایک بار واجب اور ہر بار مستحب ہے۔ (طحاوی ص ۱۵۷، رد المحتار جلد اول ص ۳۶۳)

س: کیا پورا درود شریف پڑھنا واجب ہے؟

ج: نہیں صرف اللھم صل علی محمد تک واجب ہے۔ اس پر زیادہ کرنا سنت ہے۔ (خازن جلد پنجم ص ۲۲۵)

س: کن صورتوں میں درود شریف پڑھنا سنت ہے؟

ج: نماز کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ طحاوی ص ۱۵۷، رد المحتار جلد اول ص ۳۶۳

س: کن صورتوں میں درود پڑھنا مستحب ہے؟

ج: روز و شب میں جب حب موقع ملے پڑھنا مستحب ہے۔ اسی طرح روز جمعہ، شب جمعہ مسجد میں جاتے وقت یا مسجد سے نکلتے وقت دعا و قنوت کے بعد، وضو کرتے وقت درود پڑھنا مستحب ہے۔ (رد المحتار جلد اول ص ۳۶۳)

س: کن صورتوں میں درود پڑھنا مکروہ ہے؟

ج: کئی صورتیں ہیں۔ فرض، واجب، سنت، مستحب، مکروہ، حرام، (طحاوی ص ۱۵۷)

س: کس صورت میں درود پڑھنا فرض ہے؟

ج: پوری زندگی میں ایک بار پڑھنا فرض ہے۔ (طحاوی ص ۱۵۷)

س: کس صورت میں درود پڑھنا واجب ہے؟

ج: علامہ طحاوی کے نزدیک جب حضور کا نام لیا جائے ہر بار پڑھنا واجب لیکن اصح قول یہ ہے کہ ایک بار واجب اور ہر بار مستحب ہے۔ (طحاوی ص ۱۵۷، رد المحتار جلد اول ص ۳۶۳)

س: کیا پورا درود شریف پڑھنا واجب ہے؟

ج: نہیں صرف اللھم صل علی محمد تک واجب ہے۔ اس پر زیادہ کرنا سنت ہے۔ (خازن جلد پنجم ص ۲۲۵)

ج : قدرہ اخیرہ اور دعائے قنوت کے علاوہ نماز کے کسی رکن میں درود پڑھنا مکروہ ہے اسی طرح تاجر کا خریدار کو سامان دکھاتے وقت اس غرض سے درود شریف پڑھنا کہ اس چیز کی اچھائی خریدار پر ظاہر ہو درود پڑھنا مکروہ ہے۔

س : کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنے اوپر درود بھیجنا واجب تھا؟
ج : نہیں۔
طحاوی ص ۱۵۸

س : تمام درودوں میں افضل کون سا درود ہے؟

ج : سب درودوں میں افضل درود وہ ہے جسے نماز میں مقرر کیا گیا ہے یعنی درود ابراہیمی
فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۸۷

س : درود شریف کی جگہ صلعم یا عم یا م لکھنا کیسا ہے؟

ج : ناجائز و سخت حرام ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”پہلا وہ شخص جس نے درود شریف کا ایسا اختصار کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔“
فتاویٰ افریقہ ص ۲۵

مساجد کا بیان

س : دنیا کی تمام مساجد میں سب سے افضل کونسی مسجد ہے؟

ج : سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد اقصیٰ، پھر مسجد قبا، پھر مسجد جامع، پھر مسجد محلہ، پھر مسجد شارع۔
(در مختار و رد المحتار جلد اول ص ۶۲)

س : مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کا کتنا ثواب ہے؟

ج : مسجد حرام میں ایک نماز لاکھ نماز کے برابر اور مسجد نبوی میں ایک نماز ہزار نماز کے برابر، اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پانچ سو نماز کے برابر ہے۔ (جذب القلوب ص ۱۲۸)

س : سب سے پہلے روئے زمین پر کس مسجد کی تعمیر ہوئی؟

ج : مسجد حرام کی۔
(بخاری شریف جلد اول ص ۴۷)

س : پھر اس کے بعد کس مسجد کی تعمیر ہوئی؟

ج : مسجد اقصیٰ کی۔
(بخاری شریف جلد اول ص ۴۷)

س : مسجد حرام کی تعمیر کس نے کی؟

ج : فرشتوں نے یا حضرت آدم علیہ السلام نے۔ (عمدة القاری جلد اول ص ۶۱۵، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۹)

س : مسجد اقصیٰ کی تعمیر کس نے کی؟

ج : بنیاد حضرت داؤد علیہ السلام نے رکھی پھر اسکی تکمیل حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمائی۔
(جذب القلوب ص ۱۱۵)

س : اسلام میں سب سے پہلے کس مسجد کی تعمیر ہوئی؟

ج : مسجد قبا کی
(مواہب لدنیہ جلد اول ص ۶)

س : وہ کونسی مسجدیں ہیں جن میں نماز پڑھنے کیلئے سفر کرنا جائز ہے؟

ج : تین مسجدیں ہیں جن میں نماز پڑھنے کیلئے سفر کرنا جائز ہے۔ مسجد حرام مسجد نبوی ، مسجد اقصیٰ۔
(بخاری شریف جلد اول ص ۲۱۵)

قبلتین کا بیان

س : خانہ کعبہ کی تعمیر کتنی بار ہوئی ؟ اور کس کس نے کرائی ؟
ج : مشہور یہ ہے کہ دس بار ہوئی۔

- (۱) سب سے پہلے فرشتوں نے کی، حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل۔
- (۲) دوسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام نے کی۔
- (۳) تیسری مرتبہ حضرت شیت علیہ السلام نے کی۔
- (۴) چوتھی مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔
- (۵) پانچویں مرتبہ قوم عمارقہ نے کی۔
- (۶) چھٹی مرتبہ قبیلہ جرہم نے کی۔

(۷) ساتویں مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جد اعلیٰ قصی بن کلاب نے کی۔

(۸) آٹھویں بار قریش نے تعمیر کی جس میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شرکت فرمائی۔

(۹) نویں مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں تعمیر کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تجویز کردہ نقشہ کے مطابق تھی۔ یعنی اپنے عظیم کو خانہ کعبہ میں داخل کر دیا اور اس کے دو دروازے بنائے ایک مشرق کی جانب اور دوسرا مغرب کی جانب۔

(۱۰) دسویں مرتبہ حجاج بن یوسف ثقفی نے کی۔ (ماوی جلد سوم ص ۸، زرقانی جلد اول ص ۲۱۵)

روح البیان جلد اول ص ۱۵، خازن جلد اول ص ۳۲، جل جلد اول ص ۱۱

لیکن علامہ عینی شارح بخاری فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کی تعمیر صرف پانچ مرتبہ ہوئی
(۱) فرشتوں نے کی (۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (۳) قریش نے کی (۴) حضرت عبداللہ بن زبیر نے کی (۵) حجاج بن یوسف نے کی۔
عمدة القاری جلد اول ص ۶۱۵

اس پر ترقی کرتے ہوئے علامہ حلبی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ درحقیقت خانہ کعبہ کی تعمیر جدید صرف تین بار ہوئی (۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر (۲) زمانہ جاہلیت میں قریش کی تعمیر۔ ان دونوں تعمیر میں دو ہزار سات سو پینتیس برس کا فاصلہ رہا۔ (۳) حضرت عبداللہ بن زبیر کی تعمیر جو قریش کی تعمیر کے بیاسی سال بعد ہوئی۔ باقی ملائکہ اور حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے فرزندوں کی تعمیر۔ یہ صحیح روایتوں سے ثابت نہیں۔ اور ان کے علاوہ دوسروں نے صرف ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کرائی یا معمولی ترمیم کی۔ از سر نو تعمیر نہیں کی۔
(سیرۃ حلبی جلد اول ص ۲۰۴)

س : خانہ کعبہ کی تعمیر کتنے پہاڑوں کے پتھروں سے ہوئی ؟

ج : پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے ہوئی۔ (۱) طور سینا (۲) طور زیتا (۳) جودی (۴) لبنان (۵) حراء۔
(سیرۃ حلبی جلد اول ص ۸۸)

س : خانہ کعبہ کی تعمیر کیوں کی گئی ؟

ج : حقیقت حال تو خدا ہی کو معلوم البتہ ایک روایت میں ہے کہ جب خداوند قدوس نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے کہا ایسے کو نائب بنائے گا جو زمین میں فساد پھیلانے کا اور خونریزی کرے گا ہم تو تیری تسبیح و تہلیل اور تقدیس بیان کرتے ہیں، فرشتوں کی اس بات سے رب تعالیٰ کو جلال آگیا تو فرشتوں نے رب تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے عرش اعظم کا طواف کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ سات پھیرے لگائے۔ رب تعالیٰ کو فرشتوں کی یہ ادائیں آگئی تو حکم دیا زمین میں میرے لئے ایک مکان بناؤ تاکہ وہ بندے جن سے میں ناراض ہو جاؤں وہ اگر اس مکان کی پناہ لیں اور اس کا طواف کرے تو میں راضی ہو جاؤں۔ جیسا کہ تم نے عرش اعظم کا طواف کر کے مجھے راضی کیا ہے پھر فرشتوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔
(شیخ زادہ جلد اول ص ۴۲)

س : کیا خانہ کعبہ کی تعمیر میں حضرت جبریل علیہ السلام نے بھی کچھ خدمت انجام دی ؟

ج : ہاں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مدد سے خانہ کعبہ تعمیر فرما رہے تھے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے انجینئرنگ کی خدمت انجام دی۔ (خازن جلد اول ص ۳۲۲)

س : کعبہ شریف میں سب سے پہلے بت کس نے رکھا ؟

ج : عمرو بن لُحی نے۔ (زوت فی جلد اول ص ۱۸۳)

س : خانہ کعبہ کتنے سالوں تک بت خانہ رہا ؟

ج : ایک ہزار سال تک۔ (روح البیان جلد چہارم ص ۴۸۳)

س : اس کے ارد گرد کتنے بت نصب کئے گئے تھے ؟

ج : تین سو ساٹھ۔ (زوت فی جلد دوم ص ۳۳۵)

س : کیا یہ بات درست ہے کہ کعبہ شریف کے اوپر سے اگر بیمار پرندہ گزر جائے تو اسے شفا مل جاتی ہے ؟

ج : ہاں وہاں کی ہوا سے اسکی بیماری دور ہو جاتی ہے۔ (صاوی جلد اول ص ۱۵)

س : بیت المقدس کی تعمیر کس نے کی ؟

ج : بنیاد حضرت داؤد علیہ السلام نے رکھی پھر اس کی تکمیل حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمائی۔

(جذب القلوب ص ۱۱۵، فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۲۰۹)

س : حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنیاد کس جگہ رکھی ؟

ج : جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خیرہ نصب کیا گیا تھا۔ (نزہۃ القاری جلد ہفتم ص ۵۵۵)

س : حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کن لوگوں سے کرائی ؟

ج : جنات اور شیاطین سے۔ (خازن و معالم جلد پنجم ص ۲۳۳)

س : بیت المقدس کب تک قبلہ رہا ؟

ج : حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۴۳۳)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک قبلہ رہا۔

باقی تمام انبیاء بنی اسرائیل وغیر بنی اسرائیل سب کا قبلہ خانہ کعبہ رہا (تفسیر نعیمی پارہ ۱ ص ۴۵۵)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کب تک قبلہ رہا ؟

ج : تقریباً ساڑھے سولہ ماہ۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۴۳۳)

س : پھر آپ کیلئے تحویل قبلہ کا حکم کہاں ہوا ؟

ج : مدینہ میں ہوا جبکہ آپ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے دو رکعت نماز ظہر ادا کر چکے تھے

س : کیا ہر ایک کی بندگی کیلئے قبلہ علیحدہ علیحدہ ہے ؟ [خازن جلد اول ص ۱۰۳]

ج : ہاں ملائکہ مقربین کا قبلہ عرش اعظم، روحانین کا قبلہ کرسی، کروہین کا قبلہ بیت معور، ملائکہ

زمین کا قبلہ مسجد آدم، اکثر انبیاء بنی اسرائیل کا قبلہ بیت المقدس، حضرت آدم و حضرت

ابراہیم و حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کا قبلہ کعبہ معظمہ، ارواح مومنین کا قبلہ

سدرۃ المنتہی ہے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۴۵۵)

س : روضہ اقدس افضل ہے یا کعبہ معظمہ ؟

ج : روضہ اقدس بلکہ تمام انبیاء کرام کی تشریفیں۔ (زوت فی جلد اول ص ۳۲۴)

روزہ کا بیان

س : رمضان شریف کا روزہ کس سن میں فرض ہوا ؟

ج : دس شوال ۲ میں فرض ہوا۔ (خزائن ص ۴۲)

س : اس امت پر سب سے پہلے کون سا روزہ فرض ہوا ؟

ج : یوم عاشورہ کا روزہ فرض ہوا۔ پھر اسکی فرضیت ایام بیض کے روزے کی فرضیت سے

منسوخ ہو گئی۔ پھر جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو اسکی فرضیت نے ایام بیض کے

روزے کی فرضیت کو منسوخ کر دیا۔ (تفسیر احمدی ص ۵)

س : کیا پچھلے انبیاء کرام بھی روزہ رکھتے تھے ؟

ج : ہاں ہر نبی کا روزہ مختلف ایام میں تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام ایام بیض کا روزہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ تفسیر احمدی ص ۵۵

حضرت ادریس علیہ السلام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ خازن جلد چہارم ص ۲۳

حضرت نوح علیہ السلام یوم فطر اور یوم اضحیٰ کو چھوڑ کر ہمیشہ روزہ رہتے تھے

حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھتے تھے۔ البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۱۱۸

حضرت ذوالکفل علیہ السلام تمام دن روزہ اور پوری رات عبادت کرتے تھے۔

جمل جلد سوم ص ۱۲۲

حضرت سلیمان علیہ السلام ہر ماہ کے شروع میں تین دن اور درمیان میں تین دن اور

آخر میں تین دن روزہ رکھتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ روزہ رہتے تھے۔

س : روزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ [البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۱۹]

ج : روزہ کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) فرض معین جیسے رمضان کے ادا روزے (۲) فرض غیر

معین جیسے رمضان کے قضا روزے (۳) واجب معین جیسے نذر معین کے روزے۔

(۴) واجب غیر معین جیسے نذر مطلق کے روزے (۵) نفل مسنون جیسے نویں تاریخ

کے ساتھ عاشورہ کا روزہ (۶) نفل مستحب جیسے ایام بیض اور عرفہ کے دن کا روزہ۔

(۷) مکروہ تنزیہی جیسے ہفتہ کے دن کا روزہ یا صوم دہر یا صوم وصال کہ روزہ رکھ کر

افطار نہ کرے۔ پھر دوسرے دن رکھے (۸) مکروہ تحریمی جیسے عید اور ایام تشریق کے

روزے۔ (در مختار و رد المحتار جلد دوم ص ۸۵ تا ص ۸۶)

س : تمام نفلی روزوں میں کون سا روزہ سب سے بہتر ہے؟

ج : عرفہ کے دن کا روزہ۔ فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم ص ۴۴۲

حج کا بیان

س : حج کس سن میں فرض ہوا؟

ج : ۹ھ کے آخر میں فرض ہوا۔ در مختار و رد المحتار جلد دوم ص ۱۴۳

س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سن میں حج ادا فرمایا؟

ج : ۱۰ھ میں ادا فرمایا۔ در مختار و رد المحتار جلد دوم ص ۱۴۳

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بار حج ادا فرمایا؟

ج : قبل ہجرت دو یا تین حج ادا فرمائے اور بعد ہجرت مدینہ منورہ سے صرف ایک حج ادا فرمایا

جو "حجۃ الوداع" کے نام سے مشہور ہے۔ حج کے علاوہ اپنے چار عمرے بھی ادا کئے۔

س : کیا حج کی فرضیت اسی امت کے ساتھ خاص ہے؟ [ارشاد الساری ص ۱۱۸]

ج : ہاں اسی امت کے ساتھ خاص ہے کسی اور نبی کی امت پر فرض نہیں ہوا۔

سیرۃ حلبی جلد اول ص ۱۹، شرح المسک المتقسط ص ۳

س : کیا پچھلے انبیاء کرام پر بھی حج کرنا فرض تھا؟

ج : ملاً علی قاری کی کتاب المسک المتقسط اور علامہ حلبی کی کتاب "سیرۃ حلبی" کی ظاہر

عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء کرام پر بھی حج کرنا فرض تھا۔ سیرۃ حلبی جلد ۱۹، شرح المسک المتقسط

لیکن اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ فرضیت کا حال تو خدا جانے البتہ انبیاء کرام

حج کرتے رہے۔ المسفوظ حصہ اول ص ۴

س : کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی حج کرنا فرض تھا؟

ج : حقیقت حال تو خدا کو معلوم البتہ علامہ شامی اور ملاً علی قاری کی ظاہری عبارت سے معلوم

ہوتا ہے کہ آپ پر بھی حج کی فرضیت نازل ہوئی۔ رد المحتار جلد ۱۴، شرح المسک المتقسط ص ۳

س : کسی کو ایک حج یا چند حج میسر ہوتے ہیں اور کسی کو بالکل نہیں اسکی کیا وجہ ہے ؟
 ج : حقیقت حال کا علم تو خدا کو ہے البتہ روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
 تمانہ کعبہ کی تعمیر فرمائی تو رب العزت نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ اے ابراہیم آواز دو
 کہ تمہارے رب کا گھر تعمیر ہو گیا ہے اس گھر کی زیارت و طواف کیلئے چلے آؤ۔ حضرت
 ابراہیم علیہ السلام نے آواز دی تو رب العزت نے حضرت ابراہیم کی اس آواز کو سارے
 جہاں کے لوگوں تک اور جو نسلیں قیامت تک ماں کے ارحام اور باپ کے اصلا میں
 تھیں ان میں بھی روح ڈال کر آواز پہنچائی گئی۔ اس آواز پر جس نے جتنی مرتبہ لبیک
 کہا اسکو اتنے ہی حج میسر ہوئے کسی نے ایک مرتبہ کسی نے دو کسی نے تین مرتبہ کہا لکن
 اور جس نے بالکل نہیں کہا اسکو کوئی حج میسر نہیں ہوا۔

تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۲۸۵، عمدۃ القاری جلد چہارم ص ۲۸۵

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر سب سے پہلے لبیک کن لوگوں نے کہا ؟
 ج : اہل یمن نے کہا۔
 صاوی جلد سوم ص ۸۳

س : حج واجب ہونے کی کتنی شرطیں ہیں ؟

ج : آٹھ شرطیں ہیں۔ (۱) اسلام (۲) دار الحرب میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے
 کہ جانتا ہو حج اسلام کے فرائض میں سے ہے (۳) بلوغ ہونا (۴) عاقل ہونا
 (۵) آزاد ہونا (۶) تندرست ہو کہ حج کو جاسکے، اعضا سلامت ہوں، انگھیاں اچھو،
 اپنا حج اور فالج والے اور جسکے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ
 سکتا ہو حج فرض نہیں (۷) سفر خرچ کا مالک ہو (۸) وقت یعنی حج کے مہینوں میں
 تمام شرائط پائے جائیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۳۸ تا ۱۴۰)

س : حج میں کتنی چیزیں فرض ہیں ؟
 ج : سات چیزیں فرض ہیں (۱) احرام، (۲) وقوف یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب دھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر کسی
 وقت عرفات میں ٹھہرنا (۳) طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھرے (۴) نیت (۵) ترتیب
 یعنی پہلا احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف (۶) ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا (۷) مکان

زکوٰۃ کا بیان

س : زکوٰۃ کسے کہتے ہیں ؟

ج : مال کے ایک مخصوص حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے اللہ کیلئے کسی مسلمان فقیر کو مالک بنانا
 بشرطیکہ وہ فقیر ہاشمی نہ ہو زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ (در مختار مع رد المحتار جلد دوم ص ۳)

س : زکوٰۃ کس سن میں فرض ہوتی ؟

ج : ۲ھ میں فرض ہوتی۔ (در مختار مع رد المحتار جلد دوم ص ۲، طحاوی علی مرقی اطلاق ص ۴۱۲)

س : زکوٰۃ کن پر فرض ہے ؟

ج : چند شرطوں کے ساتھ مالدار مسلمانوں پر فرض ہے۔ (عامہ مکتب)

س : وہ چند شرطیں کیا ہیں ؟

ج : (۱) بالغ ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) آزاد ہونا (۴) نصاب کا مالک ہونا (۵) نصاب کا
 قرض سے فارغ ہونا (۶) نصاب کا حاجت اصلیہ سے فاضل ہونا (۷) مال کا نامی ہونا
 (۸) مال پر سال گذرنا وغیرہ۔ (در مختار مع رد المحتار جلد دوم ص ۳ تا ۷)

س : صاحب نصاب کون ہے ؟

ج : جو آدمی ساڑھے باون تولہ چاندی (۵۲½) یا ساڑھے سات تولہ سونا (۱۶½) یا ان
 دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر روپیہ پیسہ یا سامان تجارت کا مالک ہو۔
 وہ صاحب نصاب ہے۔ (در مختار مع رد المحتار جلد دوم ص ۲۹ تا ۳۱)

س : کیا انبیاء کرام پر بھی زکوٰۃ فرض ہے ؟

ج : انبیاء کرام پر زکوٰۃ بالاجماع فرض نہیں (در مختار مع رد المحتار جلد دوم ص ۳)

س : انبیاء کرام کے مال پر زکوٰۃ فرض کیوں نہیں ؟

ج : انبیاء کرام کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ مال امانت ہے۔ اور مال امانت میں زکوٰۃ فرض نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کے معنی ہیں صاحب زکوٰۃ کا گناہوں سے پاک ہونا اور انبیاء کرام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ اس لئے ان پر زکوٰۃ فرض نہیں (ردالمحتار جلد دوم ص ۲، طحاوی ص ۴۱۴)

نکاح کا بیان

س : کن عورتوں سے نکاح کرنا بہتر ہے ؟

ج : کنواری عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی امید ہو ان سے نکاح کرنا بہتر ہے۔

س : نکاح کیلئے کون سا دن مبارک اور باعث برکت ہے ؟ [ردالمحتار جلد دوم ص ۲۶۹]

ج : جمعہ کا دن، حضرت آدم کا نکاح تھا اسے، حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح زلیخا سے حضرت

موسیٰ علیہ السلام کا نکاح صفورا سے، حضرت سلیمان علیہ السلام کا نکاح بلقیس سے اور

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح خدیجہ الکبریٰ اور حضرت عائشہ سے جمعہ ہی کے دن ہوا۔

س : کیا نکاح کیلئے گواہ کا ہونا ضروری ہے ؟ [تفسیر نعیمی پارہ ۱ ص ۱۸۱]

ج : ہاں ضروری ہے بغیر گواہ نکاح نہیں ہوگا۔ (عائز مکتب)

س : کیا کوئی نکاح بغیر گواہ کے ہو سکتا ہے ؟

ج : ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح بغیر گواہ اور غیر دین مہر کے جائز ہے۔ یہ آپ کی خصوصیات

سے ہے۔ (خصائص الکبریٰ جلد دوم ص ۲۴۵، زرقانی جلد پنجم ص ۲۳۱)

س : حضرت آدم و حوا کا نکاح کس کے سامنے ہوا ؟

ج : فرشتوں کے سامنے ہوا اور فرشتے ہی گواہ بنے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۵۹)

س : کیا دنیا میں سبھی انبیاء کرام نے نکاح فرمایا ؟

ج : ہاں اب تک جتنے انبیاء کرام دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں، سبھی نے نکاح کیا۔ ان میں کوئی ایسا

نہیں جس نے نکاح نہ کیا ہو۔ یہاں تک کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں بھی ہے کہ

آپ نے نکاح تو کیا لیکن مباشرت نہ فرمائی۔ کیونکہ آپ کی شریعت میں مباشرت نہ کرنا عزیمت

تھی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نزول فرمائیں گے تو قبیلہ بھینیہ

کی ایک عورت سے شادی فرمائیں گے اور آپ کی اولاد بھی ہوگی۔ (روح البیان جلد ۳ ص ۳۰۰)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی عورتوں سے نکاح فرمایا ؟ [شرح شفا جلد ۱ ص ۲۹]

ج : گیارہ عورتوں سے نکاح فرمایا۔ ان کے علاوہ چار باندیاں بھی تھیں شرح فقہ الکبریٰ قاری ص ۱۱

س : یہ شادیاں ایک ہی وقت میں ہوئیں یا علیحدہ علیحدہ ؟ [شرح شفا جلد ۱ ص ۲۱۲، زرقانی جلد ۱ ص ۲۴۱]

ج : سب سے پہلے آپ کا نکاح حضرت خدیجہ الکبریٰ بنت خویلد سے ہوا۔ ان کے وصال کے

بعد حضرت سودہ بنت زمعہ سے نکاح ہوا۔ پھر ۲ھ میں حضرت عائشہ بنت حفصہ ابوبکر

رخصت ہو کر خدمت اقدس میں پہنچیں۔ پھر ہجرت کے تیسرے یا چوتھے سال میں حضرت اوسہ سلمہ

بنت ابی امیہ، حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب، حضرت زینب بنت خزیمہ سے نکاح ہوا

پھر پانچویں سال حضرت زینب بنت جحش سے عقد فرمایا۔ پھر چھٹے سال حضرت جویریہ

بنت حارث خزاعیہ سے نکاح ہوا۔ پھر ساتویں سال حضرت صفیہ بنت جحش، حضرت میمونہ

بنت حارث ہلالیہ اور حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے عقد فرمایا۔ (عقد القاری جلد ۱ ص ۲۳۱)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کونسی بیوی ہے جس سے آپ کا نکاح آسمان پر ہوا اور حضرت

جبریل اس کے گواہ بنے ؟

ج : حضرت زینب بنت جحش۔ (جل جلد سوم ص ۴۳، زرقانی جلد سوم ص ۲۴۲)

س : مرد کے نکاح کرنے کی کتنی حالتیں ہیں ؟

ج : چھ حالتیں ہیں (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت مؤکدہ (۴) مباح (۵) حرام (۶) مکروہ

(۱) جو شخص مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو اور اسے یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے کی حالت میں

زنا واقع ہو جائیگا تو اس پر نکاح کرنا فرض ہے۔

(۲) جو شخص مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو اور اسے شہوت کا غلبہ اتنا ہو کہ نکاح نہ کرنے

کی صورت میں اندیشہ زنا ہے تو اس پر نکاح کرنا واجب ہے۔

(۳) جب اعتدال کی حالت ہو یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو اور نہ عنین ہو اور وہ مہر و نفقہ پر قدرت بھی رکھتا ہو تو ایسی حالت میں نکاح کرنا سنت ہو کہ وہ نکاح نہ کرنے پر مصر نہ ہو گناہ ہے اس صورت میں اگر حرام سے بچنے یا اتباع سنت یا اولاد حاصل کرنے کی نیت کرے تو ثواب بھی پائے گا۔

(۴) جو شخص محض لذت حاصل کرنے کی نیت سے شادی کرے تو اس کیلئے نکاح کرنا مباح ہے۔

(۵) جس آدمی کو یہ یقین ہو کہ نکاح کرے گا تو نان و نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری حقوق ہیں ان کو پورا نہ کر سکے تو اس کیلئے نکاح کرنا حرام ہے۔

(۶) جس آدمی کو یہ اندیشہ ہو کہ نکاح کرے گا تو نان و نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری حقوق ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو اس صورت میں نکاح کرنا مکروہ ہے۔ درمناورد الملتا جلد ۲ ص ۲۶۸

س: عورتوں کے نکاح کرنے کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج: چھ صورتیں ہیں (۱) مکروہ (۲) حرام (۳) واجب (۴) فرض (۵) سنت (۶) مباح (۱) جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالباً اس سے شوہر کی اطاعت اور اس کے حقوق واجبہ ادا نہ ہو سکیں گے تو اسے نکاح کرنا ممنوع و ناجائز ہے۔ اگر کرے گی تو گنہگار ہوگی۔ یہ صورت کراہت تحریمی کی ہے۔

(۲) اگر یہ خوف مرتبہ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہنچے تو اس صورت میں اسے نکاح کرنا حرام ہے۔

(۳) جس عورت کو اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو لیکن نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح کئے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی صورت میں نکاح کرنا واجب ہے۔

(۴) جس عورت کو بے نکاح کئے معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین ہو تو اس حالت میں نکاح کرنا فرض ہے۔ یعنی جب کہ کثرت روزہ وغیرہ معاملات سے تسکین متوقع نہ ہو۔

(۵) اگر عورت کی حاجت اعتدال پر ہو یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پرواہی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن بالیقین ہو ایسی حالت میں نکاح کرنا سنت ہے مگر بشرطیکہ عورت اپنے پر اطمینان کافی رکھتی ہو کہ اس سے ترک اطاعت اور حقوق شوہر کی اضاعت اصلاً واقع نہ ہوگی۔

(۶) اگر عورت کو ذرا بھی اس کا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہوگا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہنچے ورنہ اباحت تو دور کی بات سرے سے نکاح ممنوع و ناجائز ہوگا۔ فتاویٰ رضویہ جلد ۲۸ ص ۳۸۹

س: جو عورت قبل نکاح مر جائے تو کیا آخرت میں اس کا نکاح ہوگا؟

ج: ہاں کسی جنتی آدمی سے اس کا نکاح کر دیا جائیگا۔ تفسیر نعیمی پارہ سوم ص ۳۵۶

س: کیا ہر مومن کو جنت میں اسکی دنیوی بیوی ملے گی؟

ج: ہاں بلکہ دنیوی بیوی حورو عثمان سے بھی زیادہ حسین و جمیل ہوگی۔ صادی جلد اول ص ۱

س: جنت میں حور افضل ہوگی یا دنیوی عورت؟

ج: دنیوی عورت افضل ہوگی۔ صادی جلد چہارم ص ۵۶

س: جس عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی وہ روز قیامت کس کے نکاح میں رہے گی؟

ج: اگر وہ عورت نکاح ثانی نہ کرے تو روز قیامت اپنے شوہر کو ملے گی جبکہ دونوں ایمان پر وفات پائے ہوں۔ اور اگر دوسرا شوہر کر لے اور اسی کے نکاح میں مر جائے تو

دوسرے شوہر کو بشرط ایمان ملے گی اور اگر اس سے بھی بیوہ ہوگی غرض کسی کے نکاح

میں نہ مری تو اسے روز قیامت اختیار دیا جائیگا کہ ان شوہروں میں جسے چاہے پسند

کر لے۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول ص ۱

س: کیا حضرت مریم کا بھی آخرت میں کسی سے نکاح ہوگا؟

ج: ہاں حضرت مریم بنت عمران، کلثوم اخت موسیٰ، آسیہ زوجہ فرعون حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کی ازواج مطہرات میں ہوں گی۔ نور الابصار ص ۱۱

روح کا بیان

س : روح کیا چیز ہے ؟

ج : اسکی پوری حقیقت تو خدا کو معلوم البتہ کتابوں میں ہے کہ روح ایک لطیف جسم ہے جو اجسام کشیف کیسا تھا اس طرح خلط ہے جس طرح سبز لکڑی میں پانی شرح الصدور ۱۳۲

س : روحیں کب پیدا کی گئیں ؟

ج : مختلف روایتیں ہیں۔ جسم سے دو ہزار سال پہلے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۶۵)

چار ہزار سال پہلے خازن جلد اول ص ۲۴۰ پانچ ہزار سال پہلے (شرح فقہ اکبر بحر العلوم ص ۲۵)

س : کیا نفس اور روح دونوں ایک ہی چیز ہیں ؟

ج : نہیں، اصل میں تینوں چیزیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ (۱) نفس (۲) روح (۳) قلب روح بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور نفس و قلب اس کے دو وزیر ہیں۔ نفس کا مرکز زیر ناف ہے اور قلب کا مرکز وہ گوشت کا ٹکڑا ہے جو سینے کے بائیں جانب ہے۔ الملفوظ ص ۱۳۲

س : شکم مادر میں نطفہ قرار پانے کے کتنے دن بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے ؟

ج : چار ماہ کے بعد ہی روح پھونک کر جاتی ہے۔ صاوی جلد سوم ص ۱۳۲

س : انسان کے جسموں میں کتنی بار روح داخل ہوئی اور داخل ہوگی ؟

ج : چھ بار۔ (۱) یوم میثاق میں داخل ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ذریت نکالی اور سب سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا۔

(۲) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو رب العزت نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ اے ابراہیم مقام ابراہیم میں کھڑے ہو کر آواز دو کہ تمہارا رب کا گھرتیار ہو گیا ہے اس گھر کی زیارت اور طواف کیلئے چلے آؤ۔ حضرت ابراہیم نے

آواز دی تو رب العزت نے حضرت ابراہیم کی اس آواز کو سارے جہاں کے لوگوں تک پہنچا دیا اور جہاں کے ارحام اور باپ کے اصلا ب میں تھے ان میں بھی روح ڈال کر یہ آواز پہنچائی گئی۔

(۳) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تورات شریف میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و کمال کا ذکر پایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے امت محمدیہ کا دیدار اور ان کی آواز سنوائی جائے۔ تو خداوند قدوس نے امت محمدیہ کی آواز کو ان کے باپوں کے اصلا ب میں روح ڈال کر سنوایا۔

(۴) ماں کے شکم میں داخل ہوتی ہے پھر موت کے وقت نکال لی جاتی ہے۔

(۵) قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب کے وقت داخل ہوتی ہے۔

(۶) میدان محشر میں جمع کرنے کیلئے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے کے وقت داخل کی جائیگی۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۸۹، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۲، تفسیر نعیمی ص ۳۸۶)

س : کیا نیند کی حالت میں روح نکال لی جاتی ہے ؟

ج : اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔ (۱) حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ

انسان میں نفس اور روح دونوں ہیں اور ان کا تعلق آپس میں ایسا ہے جیسے آفتاب کا شعاع سے، نیند میں اللہ تعالیٰ نفس کو قبض کر لیتا ہے اور روح کو چھوڑ دیتا ہے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی موت کا ارادہ کرتا ہے تو نفس کے ساتھ روح کو بھی قبض

فرما لیتا ہے (۲) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ہر انسان میں دو روحیں ہیں ایک روح

یقظہ یعنی وہ روح کہ جب وہ جسم میں ہوتی ہے تو عادتاً انسان بیدار رہتا ہے جب وہ نکل

جاتی ہے تو انسان سو جاتا ہے اور خواب دیکھنے لگتا ہے۔ دوسری روح ہیات کہ جب وہ جسم

میں ہوتی ہے تو انسان زندہ رہتا ہے۔ جب وہ نکال لی جاتی ہے تو انسان مر جاتا ہے

پس نیند میں روح یقظہ نکال لی جاتی ہے۔ اور موت کے وقت دونوں نکال لی جاتی

ہیں۔ (شرح الصدور ص ۱۳۳، صاوی جلد دوم ص ۱۸۰)

س : کیا سب کی روح حضرت عزرائیل علیہ السلام قبض فرماتے ہیں ؟

ج : تحقیق حال تو خدا کو معلوم البتہ کچھ لوگوں کے بارے میں ہے کہ ان کی روح خود رب تبارک و تعالیٰ قبض فرماتا ہے۔ (شرح الصدور ص ۲۱)

س : وہ کون لوگ ہیں جن کی روح خود رب العزت اپنے دست قدرت سے قبض فرماتا ہے؟

ج : شہداء و مجاہدین جن کی روح خود رب العزت اپنے دست قدرت سے قبض فرماتا ہے۔ (شرح الصدور ص ۲۱، کنوز الحقائق جلد اول ص ۱۸)

س : کیا ان کے علاوہ بھی کوئی شخص ہے جن کی روح خود رب العزت نے اپنے دست قدرت سے قبض فرمائی؟

ج : ہاں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ہیں کہ خود رب العزت نے ان کی روح نکالی ان کی طرف کوئی فرشتہ نہیں بھیجا گیا۔ (تفسیر نعیمی پارہ ہفتم ص ۵۳)

س : مرنے کے بعد ارواح کہاں رہتی ہیں؟

ج : مسلمانوں میں بعض کی روحیں قبر پر رہتی ہیں، بعض کی چاہ زمزم میں اور بعض کی آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتی ہیں۔ اور بعض کی آسمان اول دوم ہفتم تک اور بعض کی اعلیٰ علیین میں اور بعض کی سبز پرندوں کی شکل میں زیر عرش نور کی قندیلوں میں اور بعض کی سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں سیر کرتی ہیں اور بعض کی روحیں جنت میں رہتی ہیں جیسے انبیاء اور شہداء کی روحیں اور مومنین کی روحیں جنت میں حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کی نگرانی میں ہیں۔ اور کفار میں بعض کی روحیں چاہ وادی برہوت میں اور بعض کی زمین میں اول دوم ہفتم تک اور بعض کی سجن میں اور بعض کی حشر موت میں۔ (شرح الصدور ص ۹۹، فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۱۲۵)

موت کا بیان

س : کیا موت و حیات دونوں وجودی ہیں؟

ج : ہاں دونوں وجودی ہیں۔ (الملفوظ حصہ چہارم ص ۱)

س : موت و حیات کس شکل میں ہیں؟

ج : موت حضرت عزرائیل علیہ السلام کے قبضہ میں ایک مینڈھے کی شکل میں ہے جس کے پاس گدڑا گدڑتا ہے وہ مرجاتا ہے اور حیات حضرت جبرئیل علیہ السلام کی سواری میں ایک گھوڑی کی شکل میں ہے جس بے جان کے پاس سے گزرتی ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔

(خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۰۱، شرح الصدور ص ۱۵، شرح شفا جلد اول ص ۲۹)

س : کیا موت کو بھی موت ہوگی؟

ج : ہاں موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں جنت و دوزخ کے درمیان لایا جائیگا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے ہاتھ سے زندہ فرمائینگے۔ (شرح الصدور ص ۱۵، حیاۃ الحيوان جلد دوم ص ۲، سیرۃ حبیبی جلد اول ص ۲۳۵)

س : کیا انسان کی طرح فرشتوں کو بھی موت لاحق ہوتی ہے؟

ج : فرشتوں کیلئے قیامت سے پہلے موت نہیں۔ فرشتے اس وقت مرے گے جب پہلا صور پھونکا جائیگا۔ ملک الموت ان کی روح قبض کریں گے پھر وہ خود بھی مرجائیں گے۔

س : کیا روح کو بھی موت ہوگی؟ (الہدایۃ المبارکہ ص ۱)

ج : نہیں ہوگی۔ فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۵۸

س : کیا موت کے وقت تکلیف ہوتی ہے؟

ج : ہاں تکلیف ہوتی ہے۔ اُس کی کم سے کم تکلیف کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص کانٹے دار شاخ

کو اون میں ڈالے پھر اسے کھینچے تو اس شاخ کے ساتھ اون کا ریشہ ریشہ نکل آئیگا یعنی نزع کیوقت گویا ہر رگ جاں میں کانٹے چبھتے ہیں اور انھیں کے ساتھ روح نکلتی ہے۔
(شرح الصدور ص ۱۳)

س : پھر کیا وجہ ہے کہ اتنی تکلیف کے باوجود مرنے والا پُرسکون نظر آتا ہے ؟
ج : فرشتے اسے مضبوطی سے باندھ دیتے ہیں ورنہ اگر یہ بات نہ ہو تو اذیت کی وجہ سے وہ اپنے قریب والوں کو تلوار لے کر مارنے لگے۔ (شرح الصدور ص ۱۳)
س : آدمی کے مرنے کے بعد اسے خوشبو کیوں لگاتے ہیں ؟

ج : ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت آدم کی تخلیق کیلئے زمین سے مٹی اٹھا کر لے گئے تو زمین نے بارگاہِ خداوندی میں شکایت کی کہ اے اللہ مٹی اٹھانے سے تو مجھ میں کمی آگئی۔ خدا نے جواب دیا گھبراؤ مت یہ جب تم میں واپس آئیگا تو پہلے سے زیادہ حسین و جمیل اور خوشبودار ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ میت کو عطر و مشک معطر کیا جاتا ہے۔
(روح البیان جلد اول ص ۶۸)

جنازہ کا بیان

س : نماز جنازہ کی ابتدا کب سے ہے ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۴۶)

س : حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ کس نے پڑھی ؟

ج : فرشتوں نے پڑھی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۴۶)

س : ان میں امام کون ہوئے ؟

ج : حضرت جبریل علیہ السلام۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۶۲)

س : اسلام میں سب سے پہلے نماز جنازہ کس کی پڑھی گئی ؟

ج : حضرت اسعد بن زرارہ کی کہ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی۔

س : نماز جنازہ میں کس صف میں کھڑا ہونا زیادہ افضل ہے ؟ [فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۴۸]

ج : صف اخیر میں کھڑا ہونا زیادہ افضل ہے۔ (درمختار جلد اول ص ۶۱)

س : اسلام میں نماز جنازہ کی مشروعیت کب اور کہاں ہوئی ؟

ج : مدینہ منورہ میں ہجرت کے تقریباً نوے مہینے میں ہوئی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۴۸)

س : وہ کون لوگ ہیں جن کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی ؟

ج : باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے (۲) ڈاکو کہ ڈاکہ زنی میں مارا جائے (۳) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں (۴) جو شخص کئی آدمیوں کا گلا گھونٹ کر مار ڈالے (۵) جو شخص شہر میں رات کو ہتھیار لیکر لوٹ مار کریں اور اسی حالت میں مارے جائیں (۶) جو اپنے والدین کو مار ڈالے (۷) جو کسی کا سامان چھین رہا تھا اور اسی حالت میں مارا جائے (۸) عالمگیری جلد اول ص ۸۳، درمختار و درالمختار جلد اول ص ۶۹

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ سب سے پہلے کس نے پڑھی ؟

ج : حضرت جبریل نے پھر حضرت اسرافیل نے پھر میکائیل نے پھر ملک الموت نے ملائکہ کے لشکروں کے ساتھ پڑھی۔ اس کے بعد صحابہ کرام اور دیگر لوگوں نے پڑھی۔ [فتاویٰ جلد ۲۴، ص ۲۴]

س : کیا آپ کی نماز جنازہ میں کوئی امام نہ تھا، سب نے علیحدہ علیحدہ پڑھی ؟ [خصائص الجبریل جلد ۲، ص ۲۴]

ج : اس سلسلے میں علماء مختلف ہیں۔ بعض کے نزدیک یہ نماز معروف نہ ہوئی بلکہ لوگ گروہ

در گروہ حاضر آتے اور آپ پر صلوٰۃ و سلام عرض کرتے اور بہت سے علماء یہی نماز معروف

مانتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دفع فتن و انتظام امت میں مشغول جب تک ان کے

دستِ حق پرست پر بیعت نہ ہوئی لوگ جماعت در جماعت آتے اور جنازہ اقدس پر نماز

پڑھتے جاتے۔ جب بیعت ہو گئی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی شرعی ہو گئے انھوں

نے جنازہ مقدس پر نماز پڑھ لی اس کے بعد پھر کسی نے نہ پڑھی کہ بعد نماز ولی پھر عادی

نماز کا اختیار نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۵۴)

سوالات قبر کا بیان

س : کیا منکر نکیر کے سوالات صرف مسلمانوں سے ہوتے ہیں یا کفار و مشرکین سے بھی ؟

ج : مسلمان یا مدعی اسلام منافق سے ہوتے ہیں۔ کفار و مشرکین سے سوالات قبر نہیں کیے جاتے

س : منکر نکیر دونوں ملکر سوال کرتے ہیں یا ایک ؟ [شرح الصدور ص ۵۹، فتاویٰ حدیثیہ ص ۵۹]

ج : کچھ لوگوں سے دونوں اور کچھ لوگوں سے ایک ہی سوال کرتا ہے۔ (شرح الصدور ص ۵۹)

س : کیا سوالات قبر کے وقت روح پورے جسم میں لوٹائی جاتی ہے ؟

ج : حقیقت حال تو خدا جلنے البتہ بعض یہ کہتے ہیں کہ روح پورے جسم میں لوٹائی جاتی

ہے، بعض کہتے ہیں کہ صرف سینے تک داخل ہوتی ہے اور بعض اس کے بھی منکر ہیں

وہ کہتے ہیں کہ روح جسم اور کفن کے درمیان رکھی جاتی ہے۔ الجواهر المنیہ ص ۲۳

س : کیا سوالات قبر تمام مسلمان مردوں سے ہوتے ہیں ؟

ج : مستثنیات چھوڑ کر تمام مردوں سے سوالات ہوں گے یہاں تک کہ کوئی آگ میں جل

جائے یا پانی میں ڈوب جائے تو ان سے بھی سوال ہوگا اور وہ وہیں ثواب و عذاب پائیں گے

اسی طرح اگر کسی کو جانور نے کھا لیا یا مچھلی وغیرہ نگل گئی تو ان کے شکم ہی میں سوالات

ہوں گے اور وہ وہیں ثواب و عذاب سے آشنا ہوگا۔ (فتاویٰ حدیثیہ شرح الصدور ص ۵۹ تا ۶۰)

س : وہ کون لوگ ہیں جن سے سوالات قبر نہیں ہوتے ؟

ج : حقیقت کا علم تو خدا کو ہے۔ البتہ کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ گیارہ قسم کے افراد سوالات

قبر سے محفوظ رہتے ہیں (۱) انبیاء کرام (۲) شہداء عظام (۳) کفار سے مقابلہ کیلئے،

اسلامی سرحد پر گھوڑا باندھنے والا (۴) طاعون کی بیماری میں مرنے والا (۵) زمانہ

طاعون میں مرنے والا خواہ کسی بیماری سے مر جائے (۶) صدیقین (۷) اطفال مومنین

(۸) جمعہ کی رات یا دن میں مرنے والا (۹) مرض موت میں سورہ اخلاص پڑھنے والا،
(۱۰) ہر رات سورہ تبارک پڑھنے والا (۱۱) رمضان المبارک میں مرنے والا۔

درمختار و رد المحتار جلد اول ص ۵۹۶، شرح الصدور ص ۶۳، ص ۶۳۰

س: کیا جنات سے بھی سوالات قبر ہوتے ہیں؟

ج: ہاں جنات سوالات قبر اور حساب و کتاب وغیرہ کے معاملے میں انسان کی طرح ہیں۔

س: کیا پچھلے انبیاء کرام کی اُمت سے بھی سوالات قبر ہوتے تھے؟ [فتاویٰ حدیثیہ ص ۴۷]

ج: نہیں، سوالات قبر اسی اُمت کیساتھ خاص ہیں۔

(فتاویٰ حدیثیہ ص ۴۷، شرح الصدور ص ۵۹)

عذاب قبر کا بیان

س: قبر کا عذاب کن لوگوں کیلئے ہے؟

ج: تمام کافرین اور بعض گنہگار مومنین کیلئے ہے (شرح الصدور ص ۶۷)

س: کیا پھر مومن عاصی سے عذاب قبر اٹھایا جاتا ہے؟

ج: بعض سے نہیں اٹھایا جاتا اور بعض سے ان کی معصیت کے مطابق عذاب ہونے کے

بعد اٹھایا جاتا ہے اور بعض سے مقررہ عذاب سے پہلے ہی کسی کی دعایا ایصال ثواب

یا صدقہ جاریہ وغیرہ کی وجہ سے اٹھایا جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ مومن

عاصی پر عذاب قبر شب جمعہ آنے تک رہتا ہے اس کے آتے ہی اٹھایا جاتا ہے۔

(شرح الصدور ص ۶۷، بہار شریعت حصہ اول ص ۲۷)

س: وہ کون سا دن یا کون سا مہینہ ہے جس میں مرنے سے گنہگار بندہ بھی عذاب قبر سے محفوظ

رہتا ہے؟

ج: جمعہ یا شب جمعہ یا رمضان شریف کا مہینہ ہے جس میں اگر کوئی مسلمان مرجائے تو وہ سوا

نکیریں اور عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ (شرح الصدور ص ۶۷، فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۱۴۲)
س: تو کیا پھر مومن عاصی پر جمعہ یا شب جمعہ یا ماہ رمضان گزرنے کے بعد عذاب قبر لوٹ
جاتا ہے؟

ج: نہیں لوٹتا اور نہ قیامت تک لوٹے گا انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کی رحمت سے یہی امید ہے
(شرح اشباہ والنظائر ص ۵۶۵، شرح الصدور ص ۶۷)

س: کیا کسی دن کافر سے بھی عذاب قبر اٹھایا جاتا ہے؟

ج: ہاں جمعہ و شب جمعہ اور رمضان شریف کے مہینے میں اس سے بھی عذاب قبر اٹھایا

جاتا ہے یہ صدقہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پھر جمعہ و شب جمعہ یا ماہ رمضان گزرنے

کے بعد دوبارہ عذاب اس پر لوٹ جاتا ہے۔

(شرح اشباہ والنظائر ص ۵۶۲، شرح الصدور ص ۶۷)

جنت کا بیان

س: جنت کیا چیز ہے؟

ج: جنت ایک عالیشان مکان ہے جسے خداوند قدوس نے مومن بندوں کیلئے تیار کیا

ہے۔ جس میں ایسی نعمت اور راحت و آرام کی چیزیں مہیا ہیں جنکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا

اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر اُن کا خطرہ گذرا۔ (بہار شریعت حصہ اول ص ۴۳)

س: جنت کہاں ہے؟

ج: جنت ساتویں آسمان کے اوپر اور عرش اعظم کے نیچے ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ہفتم ص ۹۷،

س: جنت و جہنم میں پہلے کس کی تخلیق ہوئی؟ [تفسیر عزیزی پ ۱۲ ص ۱۱]

(زر قافی جلد اول ص ۴۷)

ج: پہلے جنت کی تخلیق ہوئی۔

س: جنت کے طبقات کتنے ہیں؟

ج: آٹھ ہیں (۱) دارالجلال، یہ پورا نورانی نور ہے (۲) دارالقرار، اس میں تمام چیزیں مرجان کی ہیں (۳) دارالسلام، اس میں تمام چیزیں یاقوتِ احمر کی ہیں (۴) جنتِ عدن، اس میں تمام چیزیں زبرجد کی ہیں (۵) جنت الماویٰ، یہ خالص سونے کی ہے (۶) جنت الخلد، یہ خالص چاندی کی ہے (۷) جنت الفردوس، یہ موتی کی ہے اور اس کی دیوار کی اینٹیں ایک سونے کی اور ایک چاندی کی اور ایک یاقوت کی اور ایک زبرجد کی ہیں اور اس کا گارا خالص مشک کا ہے۔ (۸) جنت النعیم، یہ بھی زبرجد کی ہے۔

س: جنت کے درجات کتنے ہیں؟

ج: سو درجے ہیں اور ایک درجہ سے دوسرے درجے تک زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۳۲۲)

ایک روایت میں ہے کہ قرآن کریم کی آیتوں کے مقدار جنت کے درجات ہیں۔ اور ایک درجہ سے دوسرے درجے تک زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔

(الاتقان جلد اول ص ۶، کنز العمال جلد اول ص ۴۸)

س: داروغہ جنت اور داروغہ جہنم کے نام کیا ہیں؟

ج: جنت کے داروغہ کا نام رضوان اور جہنم کے داروغہ کا نام مالک ہے۔ (زرقانی جلد ششم ص ۸۶)

س: کیا جنت میں دن و رات بھی ہوں گے؟

ج: نہیں بلکہ وہاں تو روشنی ہی روشنی ہوگی اور جنتیوں کے پاس ان اوقات میں جن میں وہ دنیا میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے عجیب و غریب چیزیں پیش ہوتی رہیں گی۔ اور مالک ان اوقات میں جنتیوں پر سلام بھیجتے رہیں گے۔ (جلالین شریف ص ۲۵۸)

س: پھر جنت والے آرام کے وقت کو کیسے پہچانیں گے؟

ج: پردوں کے لٹک جانے اور دروازوں کے بند ہوجانے سے پہچان لیں گے یعنی جب آرام کا وقت ہوگا تو پردے خود بخود لٹک جائیں گے اور دروازے بند ہوجائیں گے۔ ایسے ہی جب سیر و تفریح کا وقت ہوگا تو پردے خود اٹھ جائیں گے اور دروازے کھل جائیں گے۔ (ماہیہ جلالین ص ۲۵۸)

س: جنت میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد کتنی ہوگی؟

ج: جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ جن میں اسی صفوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہوگی اور چالیس صفوں میں تمام انبیاء کرام کی امتیں ہوں گی۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۴۹۸)

س: جنتی جنت میں کس عمر کے ہوں گے؟

ج: سب تیس یا تینتیس سال کے معلوم ہوں گے اور سر کے بالوں، پلکوں اور بھوؤں کے علاوہ بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۴۹۸، بہار شریعت حصہ اول ص ۴۸)

س: جنتی جنت میں کس شکل و صورت میں داخل ہوں گے؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام کی شکل میں داخل ہوں گے۔ یعنی ہر ایک کی لمبائی ساٹھ ہاتھ ہوگی۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۴۶)

س: کیا جنت میں کسی کی داڑھی نہ ہوگی؟

ج: صرف چار نبی کے بارے میں ہے کہ ان کے چہرے پر داڑھی ہوگی (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۴) حضرت ہارون علیہ السلام۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۶۰، مرآۃ المناجیح جلد ہفتم ص ۴۹، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۴۶)

س: سب سے پہلے جنت میں کونسی امت داخل ہوگی؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۲)

س: اس امت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟

ج: مردوں میں حضرت ابوبکر، عورتوں میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا۔ (سیرۃ نبوی جلد ۱ ص ۲۶۶)

س: حضرت آدم و حوا جنت میں کتنے دن رہے؟

ج: یومِ آخرت کے نصف دن رہے۔ جس کی مقدار دنیا کے پانچ سو سال کے برابر ہے۔ (زرقانی جلد اول ص ۵۵)

س: جنتیوں کو جنت میں سب سے پہلے کون سا کھانا پیش کیا جائیگا؟

ج: مچھلی کے جگر کا وہ حصہ جو کنارے رہتا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۴۶۹)

س: کیا کافروں کے چھوٹے بچے بھی جنت میں جائیں گے؟

ج: اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ اپنے باپ دادا کے تابع ہو کر جہنم میں

جائیں گے۔ دوسرا قول توقف کا ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ جنت میں جائیں گے۔ یہی صحیح اور محققین کا قول ہے۔ (قنوی مدنیہ ص ۵۷، خازن جلد دوم ص ۲۶، عمدۃ القاری جلد ۱ ص ۲۳۶)
س : کیا جنتی جنت میں قرآن کی تلاوت کریں گے؟

ج : حدیث شریف میں ہے کہ جنتیوں کے سینے سے دو سورتیں یعنی سورہ طہ اور سورہ یسین کے علاوہ تمام قرآن اٹھالیا جائیگا صرف انھیں دو سورتوں کی وہ تلاوت کریں گے۔
س : کیا جنتی جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے؟ (کنوز الحقائق جلد دوم ص ۲۰۳)
ج : ہاں محتاج ہوں گے۔ (جامع صغیر جلد اول ص ۱۲۷)

س : رکن باتوں میں محتاج ہوں گے؟
ج : جب مومن ہر جمعہ کو دیدار الہی سے سرفراز ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرمائیکا اے بندے تمنا کرو تمہاری ہر تمنا وارز و پوری ہوگی۔ اس پر لوگ علماء کی طرف رجوع کریں گے کہ اب ہم اپنے رب سے کس چیز کی تمنا کریں۔ علماء جواب دیں گے کہ فلاں فلاں چیز کی تمنا کرو۔ (جامع صغیر جلد اول ص ۱۲۷، الاتحاف ص ۱۰۴)

س : کیا دنیا کی کچھ عمارتیں بھی جنت میں جائیں گی؟
ج : ہاں جیسے کعبہ معظمہ، تمام مساجد، روضہ اقدس، تربت انبیاء علیہم السلام۔ (الملفوظ حصہ چہارم ص ۶)
س : کیا جنت میں داخل ہونے کیلئے موت کا مزہ چکھنا ضروری ہے؟

ج : ہاں جس نے دنیا کی صورت دیکھ لی وہ بغیر مزہ چکھے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ (الملفوظ حصہ ۴ ص ۴۶)
س : کیا کچھ آدمی ایسے بھی ہیں جو موت کا مزہ چکھے بغیر جنت میں جائیں گے؟

ج : ہاں وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ جنت پر کرنے کے لئے پیدا فرمائیکا۔ یعنی ان روحوں کو کہ دنیا میں نہ بھیجی گئیں جسم عطا فرما کر ان مکانوں میں بسائیکا جو خالی رہیں گے۔ یہ حضرات بہت آرام سے رہے نہ دنیا کی صورت دیکھی نہ کوئی تکلیف سہی نہ موت چکھی اور نہ کوئی عمل کیا۔ فقط اللہ و رسول پر ایمان اور ہمیشہ کیلئے دار الجنان۔ (الملفوظ حصہ دوم ص ۸۵)

دوزخ کا بیان

س : دوزخ کیا چیز ہے؟

ج : وہ ایک ایسا مکان ہے جو خدا نے قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے کفار اور نافرمان بندوں کیلئے بنایا ہے۔ آدمی اور پتھر اس کا ایندھن ہے۔ دنیا کی آگ اسکی آگ کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے۔ اس کی گہرائی کا یہ عالم ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی تہہ تک نہ پہنچے۔

س : دوزخ کہاں ہے؟ [بہار شریعت حصہ اول ص ۴۸]

ج : ساتویں طبقہ زمین کے نیچے ہے۔ (تکمل الایمان ص ۲۴، تفسیر عزیزی ص ۱۱)

س : دوزخ کے طبقات کتنے ہیں؟

ج : سات ہیں۔ (۱) جہنم (۲) سیر (۳) حطمہ (۴) لظی (۵) سقر (۶) جحیم (۷) ہاوہ۔

س : کونسا طبقہ کس کے لئے ہے؟ (خرائن ص ۳۸۲، دقائق الاخبار ص ۳۵)

ج : ہاوہ منافقین اور فرعون اور آل فرعون کیلئے ہے، جحیم کفار و مشرکین کیلئے، سقر چاند سورج و ستارہ پرست کیلئے، لظی ابلیس اور اس کے متبعین کیلئے، حطمہ یہود کیلئے، سقر نصاریٰ کے لئے ہے اور سب سے اوپر کے طبقہ میں جسے جہنم کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے گنہگار لوگ رہیں گے۔ (دقائق الاخبار ص ۳۵)

س : دوزخ کی آگ کس شکل میں ہے؟

ج : حدیث شریف میں ہے کہ ایک ہزار سال تک وہ آگ دہکائی گئی تو سرخ ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک دہکائی گئی تو سفید ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک دہکائی گئی تو سیاہ ہو گئی اب وہ خالص سیاہی پر باقی ہے جس میں روشنی کا نام نہیں۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۵۳)

س : کیا قیامت کے دن جہنم خود بخود ظاہر ہوگی ؟ یا کوئی کھینچ کر لائے گا ؟
ج : فرشتے اُسے کھینچ کر لائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش غضب میں ہوگا۔ یہاں تک کہ فرشتے اسکو عرش کی بائیں جانب لا کر رکھیں گے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۵۲، عمدۃ القاری جلد ہفتم ص ۲۶۹)

مستفرد امور کا بیان

- س : وہ کون سا خون ہے جس کا کھانا حلال ہے ؟
ج : کلجی اور تلی کھانا حلال ہے جو دراصل منجمد خون ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۳۶۱)
س : وہ کون سا خون ہے جو خود اس کیلئے پاک اور دوسروں کیلئے ناپاک ہے ؟
ج : شہید کا خون ہے کہ خود اس کیلئے پاک اور دوسروں کیلئے ناپاک ہے۔
س : کتنی قسموں کا خون پاک ہے ؟
[الاشباہ والنظائر ص ۱۰۹]
ج : دس طرح کے خون پاک ہیں (۱) شہید کا خون (۲) وہ خون جو ذبح کے بعد گوشت میں رہ گیا ہو (۳) وہ خون جو ذبح کے بعد رگوں میں باقی رہ گیا ہو (۴) جگر اور تلی کا خون، (۵) دل کا خون (۶) وہ خون جو انسان کے بدن سے بہا نہیں (۷) کھٹل کا خون، (۸) پسو کا خون (۹) بونیں کا خون (۱۰) مچھلی کا خون۔ (الاشباہ والنظائر ص ۱۸۸)
س : وہ کون سی چیزیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے خاص دست قدرت سے تیار کیا ہے ؟
ج : (۱) عرش اعظم (۲) قلم (۳) جنت عدن (۴) حضرت آدم علیہ السلام (۵) تورات شریف (۶) شجر طوبی۔ (خازن جلد دوم ص ۲۳۶، مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۲۲۳)
س : وہ کون سے حضرات ہیں جن کے بول و براز کو زمین نکل جاتی ہے ؟
ج : انبیاء کرام علیہم السلام (مدارج النبوة جلد اول ص ۲۹)
س : وہ کتنے حضرات ہیں جنکو فرشتوں نے پہلایا ؟
ج : حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت زکریا علیہ السلام۔ حضرت حنظلہ۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما۔ (زرقانی جلد سوم ص ۲۵۸، قصص الانبیاء ص ۲۶۲، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۴۲)
س : اللہ کے نزدیک کونسا پہاڑ سب سے افضل ہے ؟

(فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۳۲)

ج : احد پہاڑ۔

س : وہ کونسا آدمی ہے جس کی موت کے وقت فرشتہ نے اس کا فتویٰ خود اس کے سامنے پیش کیا اور وہ اپنے ہی فتویٰ کے مطابق ہلاک ہوا؟

ج : وہ فرعون ہے۔ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں فرعون کے پاس ایک استفتار لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا اس غلام کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے اپنے آقا کی مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہو گیا اور خود آقا ہونے کا مدعی ہو گیا۔ اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اُسکو دریا میں ڈبو دیا جائے۔ جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے پیش کر دیا اس نے اس کو پہچان لیا۔ (خزائن ص ۳۱۶)

س : وہ بادشاہ جن کا لقب فرعون ہوا کتنے ہیں اور کس نبی کے زمانہ میں گزرے؟

ج : تین ہیں۔ سنان الاشعل بن العلوان، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے (۲) ریان بن الولید یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے (۳) ولید بن مصعب یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے۔ (حیاء المیوان جلد اول ص ۵)

س : شب قدر افضل ہے یا شب معراج؟

ج : ہمارے لئے شب قدر افضل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے شب معراج افضل ہے

س : اللہ تعالیٰ نے کتنی امتوں کو پیدا فرمایا اور وہ کہاں کہاں ہیں؟ [زر قانی جلد ششم ص ۹]

ج : ایک ہزار امت کو پیدا فرمایا جن میں سے چھ سو تو دریا میں اور چار سو خشکی میں ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۴۲)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ بد بخت کن لوگوں کو کہا؟

ج : قدار بن سالف کو جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کیا (۲) حضرت آدم

علیہ السلام کے بیٹے قابیل کو جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا (۳) حضرت علی کے

(حیاء المیوان جلد دوم ص ۳۳۶)

قاتل ابن بلعم کو۔

س : وہ کون شخص ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ہزار سال قبل آپ پر ایمان لائے اور انھوں نے آپ کے نام سے ایک خط بھی لکھا جس میں اپنے ایمان لانے کی شہادت درج کی؟

ج : تبع اول حمیری ہے جس نے آپ کے نام خط بھی لکھا اور وہ خط سلسلہ وار منتقل ہو کر آپ تک پہنچا۔ (صادی جلد چہارم ص ۵۴، حذب القلوب ص ۵۹)

س : وہ کون شخص ہے جس نے مدینہ میں آپ کے لئے ہزار سال پہلے ایک مکان بنایا تھا تاکہ جب آپ ہجرت کر کے مدینہ آئیں تو اس میں کچھ دن آرام کریں؟

ج : تبع اول حمیری ہے اور وہ مکان وہی ہے جس کے مالک بعد میں حضرت ابوالیوب انصاری ہوئے۔ (زر قانی جلد اول ص ۳۵۸، حذب القلوب ص ۵۹)

س : مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلا جس گھر میں میٹنگیں ہوتی تھیں اس کا نام کیا تھا؟

ج : دار السدودہ (زر قانی جلد اول ص ۳۲۱)

س : اس کی تعمیر کس نے کی تھی؟

ج : قصی بن کلاب نے۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص ۱۴)

س : بُت پرستی کی ابتدا کب سے ہوئی؟

ج : حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے۔ (تفسیر نعیمی پارہ ۱۲ ص ۸۴)

س : بُت پرستی کی ابتدا کس چیز سے ہوئی؟

ج : بزرگوں کی تصویروں سے ہوئی۔ واقعہ یہ ہوا کہ وُد، سواع، یثوث، یعوق، نسر جو حضرت

نوح علیہ السلام کی قوم کے بندگان صالحین سے تھے جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے اعزہ و

احباب کو بہت زیادہ صدمہ پہنچا اور وہ اتنے غمگین ہوئے کہ سب کا رو بار چھوڑ کر انھیں یاد

کرنے لگے۔ تو ایک دن ابلیس نعین نے انسانی شکل میں آکر ان کے ماننے والوں سے

کہا کہ تم ان کی تصویریں بنا کر ان کی مجلسوں میں نصب کر دو اور انھیں ان کے نام سے

لپکا رو تاکہ تمہارا غم دور ہو، پس ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور یہ معاملہ مدتوں چلتا رہا۔ پھر

جب اس زمانہ کے لوگ وفات کر گئے اور ان کے بارے میں کوئی بتانے والا نہ رہا تو ابلیس

لعین نے موقع غنیمت سمجھ کر ان کی اولادوں سے کہا کہ یہ تمہارے آبار و اجداد کے معبود ہیں تمہارے آبار و اجداد ان کی عبادت کرتے تھے یہ سن کر ان لوگوں نے انہیں معبود سمجھ لیا اور ان کی عبادت شروع کر دی۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۳۲، خازن جلد ۱ ص ۱۳، سیرۃ حلبی جلد اول ص ۱۳)

س: سرزمین عرب پر بت پرستی کی رسم کس نے ایجاد کی؟ [فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول ص ۱۴۵]

ج: عمرو بن لُحی نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۱۵۱، سیرۃ حلبی جلد اول ص ۱۳)

س: اس نے یہ بت کہاں سے حاصل کیا اور اس کا نام کیا تھا؟

ج: ملک شام سے حاصل کیا اور اس کا نام ہبل تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ کسی ضرورت سے ملک شام پہنچا تو وہاں دیکھا کہ قوم عمالقہ کے کچھ لوگ بتوں کی عبادت کرتے ہیں تو اس نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے اور اسے کیوں پوجتے ہو ان لوگوں نے جواب دیا یہ بت ہے او ہم اسکی عبادت کرتے ہیں اس کا فائدہ یہ ہے کہ ہم ان سے بارش طلب کرتے ہیں تو بارش ہوتی ہے اور مدد طلب کرتے ہیں تو ہماری مدد ہوتی ہے۔ عمرو بن لُحی نے یہ دیکھ کر ان سے ایک بت مانگ لیا تاکہ سرزمین عرب لیجاویں اور وہاں کے لوگوں کو اس کی عبادت کا طریقہ بتائیں ان لوگوں نے ایک بت دیدیا جس کا نام ہبل تھا۔ عمرو بن لُحی نے اس بت کو لا کر خانہ کعبہ میں نصب کر دیا اور لوگوں کو اسکی عبادت کا حکم دیا اسی دن سے عرب میں بت پرستی پھیل گئی۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص ۱۳)

س: علم نجوم کا موجد کون ہے؟

ج: حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۶۹)

بقول بعض ابوالاسود دُحلی تابعی۔ (السرالمکتوم ص ۲)

س: علم منطق کا موجد کون ہے؟

ج: علم منطق کا باضابطہ ظہور سب سے پہلے حضرت ادریس علیہ السلام سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ

نے آپ کو یہ علم بطور معجزہ عطا فرمایا تھا۔ پھر بعد میں یونانیوں نے اس علم کو اپنایا اور

یونان ہی کے حکیم ارسطو نے اس علم کو جمع کیا۔ (قرۃ العیون ص ۱۳۴)

س: علم جفر کو کس نے ایجاد کیا؟

(تفسیر نعیمی ۱۲ ص ۳۳)

ج: حضرت داؤد علیہ السلام نے۔

س: علم حساب اور علم نجوم کا موجد کون ہے؟

(خازن جلد چہارم ص ۲۰۲)

ج: حضرت ادریس علیہ السلام۔

س: علم صرف کو کس نے ایجاد کیا؟

(محاضرۃ الاولیاء ص ۶۹)

ج: معاذ بن مسلم نے

س: علم معانی کا موجد کون ہے؟

(قرۃ العیون ص ۱۲۷)

ج: جعفر بن سکی

س: علم بیان کا موجد کون ہے؟

(قرۃ العیون ص ۱۲۹)

ج: ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ تمیمی۔

س: فن بدیع کا موجد کون ہے؟

(قرۃ العیون ص ۱۳۱)

ج: عبداللہ بن المعتز المتوکل۔

س: علم عروض اور قافیہ کس نے ایجاد کئے؟

(السرالمکتوم ص ۲)

ج: خلیل بن احمد نے۔

اولیات کا بیان

خواہ حقیقی ہوں یا اضافی

س: سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا کیا گیا۔ اس کے بعد عرش اعظم اور قلم کو پیدا کیا گیا۔

س: سب سے پہلے زمین کا کونسا حصہ بنا؟

ج: کعبہ معظمہ کا حصہ۔

[مواہب لدنیہ جلد اول ص ۹۷]

س: روئے زمین میں سب سے پہلے کن شہروں کی تعمیر ہوئی؟

ج: بابل اور سوس کی۔

س: زمین میں سب سے پہلے کونسا پہاڑ بنا؟

ج: جبل ابوقبیس۔ (روضۃ البہیہ ص ۳)

س: دن و رات میں سب سے پہلے کس کی تخلیق ہوئی؟

ج: رات کی۔

س: ساتوں دن میں سب سے پہلے کس دن کی تخلیق ہوئی؟

ج: ہفتہ کے دن کی۔

س: چاند و سورج میں سب سے پہلے کس کو بنایا گیا؟

ج: سورج کو۔

س: سب سے پہلے کس جانور کو پیدا کیا گیا؟

ج: مچھلی کو۔

س: سب سے پہلے اذان کس نے پڑھی؟

ج: حضرت جبریل نے۔

س: سب سے پہلے قدر کے مسئلہ میں بحث و مباحثہ کس نے کیا؟

ج: حضرت جبریل و میکائیل نے کیا جن کا فیصلہ حضرت اسرافیل نے کیا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۵)

س: زمین میں سب سے پہلے کونسا درخت اگا؟

ج: زیتون کا درخت۔ (مواہب لدنیہ ص ۱۰۱) بقول بعض چھوہار کا درخت (محاضرۃ الاول ص ۱)

س: سب سے پہلے سبحان اللہ کس نے کہا؟

ج: حضرت جبریل نے۔ (محاضرۃ الاول ص ۹۳)

س: سب سے پہلے سبحان ربی الا علی کس نے کہا؟

ج: حضرت اسرافیل نے۔

س: سب سے پہلے لفظ انا یعنی میں کس نے کہا؟

ج: ابلیس نے۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۱۹)

س: سب سے پہلے جھوٹی قسم کس نے کھائی؟

ج: ابلیس نے۔ (خزان ص ۲۲۱)

س: سب سے پہلے دھوکہ بازی کس نے کی؟

ج: ابلیس نے۔ (محاضرۃ الاول ص ۱۰۶)

س: سب سے پہلے غیبت کس نے کی؟

ج: ابلیس ہی نے۔ (محاضرۃ الاول ص ۱۱۴)

س: سب سے پہلے نص کے خلاف قیاس کس نے کیا؟

ج: ابلیس ہی نے۔ (خازن و معالم جلد دوم ص ۱۶۷)

س: سب سے پہلے گریہ و زاری کس نے کی؟

ج: ابلیس نے کی حضرت آدم علیہ السلام اور حوا کو دھوکہ دینے کیلئے۔ (زرقانی جلد اول ص ۵۴)

س: سب سے پہلے کفر کس نے کیا؟

ج: ابلیس نے۔ (صاوی جلد چہارم ص ۲۱)

س: قیامت کے دن سب سے پہلے جہنم کا لباس کس کو پہنایا جائیگا؟

ج: ابلیس کو۔ (محاضرۃ الاول ص ۱۴۷)

س: سب سے پہلے کون سا گناہ صادر ہوا؟

ج: حد جوزمین پر قابیل سے اور آسمان میں ابلیس سے صادر ہوا۔ (تفسیر عزیزی پ ۳ ص ۲۹۹)

س: سب سے پہلے خدا ہونے کا دعویٰ کس نے کیا؟

ج: شداونے۔ (تفسیر عزیزی پ ۳ ص ۱۶۷)

س: سب سے پہلے نبوت کا دعویٰ کس نے کیا؟

ج: حکیم زرتشت یا زردشت شاگرد فیتا غورث نے۔ (غیاث اللغات ص ۲۷)

س: سب سے پہلے سر پر تاج کس نے رکھا؟

ج: نمرود نے۔ (خازن جلد دوم ص ۱۲۴)

س: سب سے پہلے سر پر عمامہ کس نے باندھا؟

ج: سکندر ذوالقرنین نے۔ (محاضرة الاوائل ص ۸۴)

س: سب سے پہلے کالا خضاب کس نے لگایا؟

ج: فرعون نے۔ (جامع صغیر جلد اول ص ۹۴)

س: سب سے پہلے سولی کی سزا کس نے دی؟

ج: فرعون ہی نے۔ (خازن جلد دوم ص ۲۲۴)

س: سب سے پہلے ہاتھ پیر کٹوانے کی سزا کس نے دی؟

ج: اس کا موجب بھی فرعون ہے۔ (خازن جلد دوم ص ۲۲۴)

س: سب سے پہلے پکی اینٹ کس نے بنوائی؟

ج: فرعون نے۔ (صاوی جلد سوم ص ۱۸۱)

س: سب سے پہلے چھینک کسے آئی؟

ج: حضرت آدم کو جس وقت روح آپکی ناک میں پہونچی تو آپکو چھینک آگئی۔ (خازن جلد اول ص ۳۹)

س: حضرت آدم کے منہ سے سب سے پہلے کون سا کلمہ نکلا؟

ج: جب آپکو چھینک آئی تو آپ نے زبان سے کہا الحمد للہ پہلے یہی کلمہ پکی زبان سے جاری ہوا

س: سب سے پہلے یرحمک اللہ کس نے کہا؟ [روح البیان جلد اول ص ۲۵]

ج: خدا نے کہا حضرت آدم علیہ السلام کے چھینک کے جواب میں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۴۶)

س: سب سے پہلے سلام کس نے کیا؟

ج: حضرت آدم نے فرشتوں کو کیا اور فرشتوں نے اُس کے جواب میں علیک السلام و

رحمة اللہ کہا۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۳۹۷)

س: حضرت آدم علیہ السلام اور حوا نے دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے کس چیز کا لباس پہنا؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام نے بھڑکے بالوں کو کاٹ کر اپنے لئے جبہ تیار کیا اور حضرت حوا

کھیلے ایک درع مثل قمیص کے اور ایک اڑھنی تیار کی۔ (البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۹۲)

س: حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر آنے کے بعد سب سے پہلے کونسا کھانا تناول فرمایا؟

ج: گیہوں کی روٹی۔ (البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۹۲)

س: سب سے پہلے کھیتی باڑی کا کام کس نے کیا؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام نے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۷۱)

س: سب سے پہلے گیہوں کی کھیتی کس نے کی؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام نے۔ (محاضرة الاوائل ص ۹۷)

س: سب سے پہلے زمین میں پودا کس نے لگایا؟

ج: حضرت آدم نے۔ (محاضرة الاوائل ص ۱۰۱)

س: سب سے پہلے کپڑا منہنے کا کام کس نے کیا؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام ہی نے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۷۱)

س: سب سے پہلے روپیہ اشرفی کس نے تیار کی؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام نے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۷۱)

س: سب سے پہلے سر کا بال کس نے منڈایا؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام نے منڈایا اور مونڈنے والے حضرت جبریل امین تھے۔ (محاضرة الاوائل ص ۱۰۳)

س: سب سے پہلے کس نے لکھا؟

ج: حضرت آدم نے۔ [محاضرة الاوائل ص ۱۰۷]

س: سب سے پہلے عربی خط کس نے لکھا؟

- ج : حضرت آدم علیہ السلام نے لکھا۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے لکھا۔
 س : سب سے پہلے عربی اور سریانی زبان کو کس نے لکھا؟ [(الاتقان جلد دوم ص ۱۶۶)]
 ج : حضرت آدم علیہ السلام ہی نے۔
 س : سب سے پہلے شعر کس نے پڑھا؟
 ج : حضرت آدم علیہ السلام نے۔
 س : سب سے پہلے حج کس نے کیا؟
 ج : حضرت آدم علیہ السلام نے۔
 س : سب سے پہلے کس میت کو غسل دیا گیا؟
 ج : حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے غسل دیا۔
 س : سب سے پہلے ماہواری کا خون کس عورت کو آیا؟
 ج : حضرت حوا کو جب وہ جنت سے دنیا میں آئیں۔
 س : مزامیر، ڈھول، باجے وغیرہ آلاتِ لبوسب سے پہلے کس نے ایجاد کئے؟
 ج : قابیل نے۔
 س : سب سے پہلے آگ کی پوجا کس نے کی؟
 ج : قابیل نے۔
 س : انسانوں میں سب سے پہلے اللہ کی نافرمانی کس نے کی؟
 ج : قابیل نے کی۔
 س : سب سے پہلے قبر میں کون دفن ہوا؟
 ج : ہابیل۔
 س : سب سے پہلے داڑھی کس کی نکلی؟
 ج : حضرت شیت علیہ السلام کی۔
 س : سب سے پہلے قلعہ اور شہر کس نے تعمیر کئے؟
 ج : حضرت شیت علیہ السلام کے پر پوتے ہملائیل نے۔ (الہدایہ والنہایہ جلد اول ص ۹۹)

صاوی جلد اول ص ۲۳۳

(روح البیان جلد اول ص ۵۵۶)

(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۶۹)

(آئینہ تاریخ ص ۴۹)

- س : سب سے پہلے روئی کس نے نکالی؟
 ج : انوش بن شیت نے۔
 س : سب سے پہلے قلم سے کس نے لکھا؟
 ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے۔
 س : سب سے پہلے ہتھیار کس نے بنایا؟
 ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے۔
 س : سب سے پہلے جہاد کس نے کیا؟
 ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے۔
 س : سب سے پہلے سوئی کس نے ایجاد کی؟
 ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے۔
 س : سب سے پہلے کپڑے سینے کا کام کس نے کیا؟
 ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے۔
 س : سب سے پہلے سلعے ہوئے کپڑے کس نے پہنے؟
 ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے۔
 س : سب سے پہلے خطرِ رمل کس نے لکھا؟
 ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے۔
 س : سب سے پہلے ترازو اور پیمانے کس نے تیار کئے؟
 ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے۔
 س : سب سے پہلے روئی کا لباس کس نے زیب تن کیا؟
 ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے۔
 س : سب سے پہلے کشتی کس نے تیار کی؟
 ج : حضرت نوح علیہ السلام نے۔
 نوٹ : اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا انھوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو

(محاضرة الاوائل ص ۹)

(خازن ومعالم جلد چہارم ص ۲۰۲)

(صاوی جلد سوم ص ۳۵)

(محاضرة الاوائل ص ۱۹)

(آئینہ تاریخ ص ۵)

(خازن جلد چہارم ص ۲۰۲)

(خازن جلد چہارم ص ۲۰۲)

(روح البیان جلد چہارم ص ۶۶)

(نور العرفان ص ۴۹۲)

(محاضرة الاوائل ص ۱۹)

(محاضرة الاوائل ص ۱۳)

کشتی بنانا سکھائی۔

(صاوی جلد سوم ص ۹۶)

س: سب سے پہلے چڑے کا جوتا کس نے بنایا؟

(مرآۃ المناجیح جلد ششم ص ۱۳۱)

ج: حضرت نوح علیہ السلام ہی نے۔

س: سب سے پہلے کفار کی جانب کس رسول کو مبعوث کیا گیا؟

(الملفوظ حصہ سوم ص ۵۵)

ج: حضرت نوح علیہ السلام کو۔

س: سب سے پہلے شرک سے کس نے ڈرایا؟

(قصص الانبیاء ص ۲۲)

ج: حضرت نوح علیہ السلام نے۔

س: سب سے پہلے نگرانی و حفاظت کیلئے کتا کس نے رکھا۔

ج: حضرت نوح علیہ السلام ہی نے رکھا۔ وجہ یہ ہوئی کہ جس وقت حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی

بنانا شروع کی تو لوگ رات میں آکر آپ کے دن بھر کی محنت کو ختم کر دیتے اور کشتی کی حالت

کو بگاڑ دیتے تھے۔ تب آپ نے حکم خداوندی نگرانی کیلئے کتا رکھ لیا۔ جو رات بھر پہرہ دیا کرتا

(حیاء الحيوان جلد دوم ص ۳۰۶)

س: سب سے پہلے اللہ کا عذاب کس نبی کی امت پر آیا؟

(قصص الانبیاء ص ۲۲)

ج: حضرت نوح علیہ السلام کی امت پر۔

س: سب سے پہلے اپنی امت کو دجال سے کس نے ڈرایا؟

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۴۳)

ج: حضرت نوح علیہ السلام ہی نے۔

س: طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے سب سے پہلے کونسا شہر بسایا؟

(الملفوظ حصہ اول ص ۳۵)

ج: سوق الثمانین جبل نہاوند کے قریب۔

س: سب سے پہلے عاشورہ کا روزہ کس نے رکھا؟

(محاضرة الاول ص ۹۸)

ج: حضرت نوح علیہ السلام نے۔

س: انبیاء میں سب سے پہلے تجارت کس نے کی؟

(محاضرة الاول ص ۱۳۱)

ج: حضرت صالح علیہ السلام نے۔

س: سرزمین عرب میں سب سے پہلے کون سے نبی تشریف لائے؟

(تفسیر نعیمی پارہ ۱۱ ص ۵۴)

ج: حضرت ہود علیہ السلام۔

س: سب سے پہلے ختنہ کس نے کیا؟

(خازن جلد اول ص ۸۹)

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

س: سب سے پہلے بالوں میں مانگ کس نے نکالی؟

(محاضرة الاول ص ۳۸)

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

س: سب سے پہلے موئے زین ناف کس نے مونڈا؟

(البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۱۵۵)

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

س: سب سے پہلے پانچ ماہ کس نے پہنا؟

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول ص ۸۴)

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

س: سب سے پہلے ہجرت کس نے کی؟

(روح البیان جلد دوم ص ۹۴)

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

س: سب سے پہلے کنگھی کس نے ایجاد کی؟

(آئینہ تاریخ ص ۲۸)

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

س: سب سے پہلے پانی سے استنجا کس نے کیا؟

(حاشیہ شیخ زادہ جلد اول ص ۳۰۸)

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی نے۔

س: سب سے پہلے ناخن کس نے تراشا؟

(صاوی جلد اول ص ۵۳)

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

س: سب سے پہلے مونچھیں کس نے لپست کرائیں؟

(صاوی جلد اول ص ۵۳)

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی نے۔

س: سب سے پہلے راہ خدا میں کس نے جہاد کیا؟

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۳)

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

س: سب سے پہلے میدان کارزار میں لشکروں کی مہینہ اور میسرہ پر ترتیب کس نے دی؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دی جس وقت کہ آپ نے حضرت لوط علیہ السلام کو روٹیوں

سے چھڑانے کیلئے لشکروں میں ترتیب دی۔ اور ان سے جہاد کر کے حضرت لوط علیہ السلام کو لے کر آئے۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۴۳)

س: سب سے پہلے ممبر پر خطبہ لسنے دیا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۴۳)

س: سب سے پہلے مہندی کا خضاب کس نے لگایا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۴۳)

س: سب سے پہلے مسواک کس نے کی؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(شیخ زادہ جلد اول ص ۴۸)

س: سب سے پہلے مہان نوازی کس نے کی؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
(خازن جلد اول ص ۸۹)

س: سب سے پہلے مہان خانہ کس نے بنوایا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
(محاضرۃ الاول ص ۳۸)

س: سب سے پہلے مصافحہ کے وقت دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ کس نے دیا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(محاضرۃ الاول ص ۳۹)

س: سب سے پہلے نعلین کس نے پہنا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(محاضرۃ الاول ص ۳۸)

س: سب سے پہلے بتوں کو کس نے توڑا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(محاضرۃ الاول ص ۳۸)

س: ارکان حج ادا کرتے وقت سب سے پہلے سر کا بال کس نے منڈایا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(محاضرۃ الاول ص ۱۳۱)

س: سب سے پہلے معانقہ کس نے کیا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول ص ۵۳)

س: سب سے پہلے بال کس کے سفید ہوئے؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے۔
(خازن جلد اول ص ۸۹)

س: سب سے پہلے مصافحہ کس نے کیا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(محاضرۃ الاول ص ۱۳۱)

بقول دیگر ذوالقرنین اکبر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا۔

س: قیامت کے دن سب سے پہلے لباس کن کو پہننا یا جائیگا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو۔
(مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۳۸۳)

س: حضرت ابراہیم پر سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

ج: حضرت سارہ آپ کی زوجہ محترمہ۔
(محاضرۃ الاول ص ۳۳)

س: سب سے پہلے اپنی اہلیہ کے ساتھ ہجرت کس نے کی؟

ج: حضرت لوط علیہ السلام نے۔
(مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۵۲)

س: سب سے پہلے زمزم شریف کس نے پیا؟

ج: حضرت اسمعیل علیہ السلام نے۔
(محاضرۃ الاول ص ۳۸)

س: سب سے پہلے گھوڑے پر کون سوار ہوئے؟

ج: حضرت اسمعیل علیہ السلام۔
(حیاء المیوان جلد اول ص ۳۸۸)

س: سب سے پہلے فصیح عربی میں کلام کس نے کیا؟

ج: حضرت اسمعیل علیہ السلام نے۔
(سیرۃ طیبی جلد اول ص ۲۱)

س: سب سے پہلے ابا بعد کس نے کہا؟

ج: حضرت داؤد علیہ السلام نے۔
(مدارج النبوۃ جلد اول ص ۳۳۵)

س: سب سے پہلے زرہ کس نے بنائی؟

ج: حضرت داؤد علیہ السلام نے۔
(مادی جلد سوم ص ۲۳۳)

س: سب سے پہلے اون اور بالوں کا لباس کس نے زیب تن کیا؟

ج: حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
(بہار شریعت حصہ شانزدہم ص ۵۳)

س: سب سے پہلے غسل خانہ کس نے بنوایا؟

- ج: حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
 س: سب سے پہلے سمندر سے موتی کس نے نکلوائے؟
 ج: حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
 س: سب سے پہلے خط پر مہر کس نے لگائی؟
 ج: حضرت سلیمان علیہ السلام نے جس وقت اپنے ملکہ بلقیس کو خط لکھا تھا۔
 (مواہب لدنیہ علی الشرائع المہدیہ ص ۱۰۸)
 س: سب سے پہلے بال اڑانے کا پاؤ ڈر کس نے ایجاد کیا؟
 ج: حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
 س: سب سے پہلے قبا کس نے زیب تن کیا؟
 ج: حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
 (محاضرۃ الاول ص ۸۷)
 س: سب سے پہلے پنکھے اور چٹائی بنانے کا کام کس نے کیا؟
 ج: حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
 (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۰۸)
 س: سب سے پہلے حمام میں غسل کس نے کیا؟
 ج: حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
 (محاضرۃ الاول ص ۸۷)
 س: سب سے پہلے صابون کس نے ایجاد کیا؟
 ج: حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
 (محاضرۃ الاول ص ۹۱)
 س: سب سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کس نبی پر نازل ہوئی؟
 ج: حضرت سلیمان علیہ السلام پر۔
 (محاضرۃ الاول ص ۳۶)
 س: سب سے پہلے موت کی تمنا کس نے کی؟
 ج: حضرت یوسف علیہ السلام نے۔
 (محاضرۃ الاول ص ۸۷)
 س: سب سے پہلے کاغذ کس نے تیار کیا؟
 ج: حضرت یوسف علیہ السلام نے۔
 (محاضرۃ الاول ص ۱۳۱)

- س: سب سے پہلے خراج کس نے متعین کیا؟
 ج: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔
 (محاضرۃ الاول ص ۹)
 س: سب سے پہلے نہر کس نے کھدوائی؟
 ج: حضرت دانیال علیہ السلام نے۔
 (محاضرۃ الاول ص ۱۱۸)
 س: سب سے پہلے زمین میں سیاحت کس نے کی؟
 ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے۔
 (محاضرۃ الاول ص ۱۳۱)
 س: ہمارے نبی نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے کون سا کلام کیا؟
 ج: ان کلموں کو کہا۔ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصلہ۔
 (زرقانی جلد اول ص ۱۳۷)
 لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ۔
 س: ہمارے نبی کو سب سے پہلے کس عورت نے دودھ پلایا؟
 ج: ابولہب کی باندی ثویبہ نے۔
 (مدارج النبوة جلد دوم ص ۲۳)
 س: یوم میثاق میں سب سے پہلے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا عہد کس سے لیا گیا؟
 ج: نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے۔
 (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۳۹۶)
 س: سب سے پہلے ربوبیت کا اقرار کس نے کیا؟
 ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
 (زرقانی جلد پنجم ص ۲۴۲)
 س: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ کہاں ادا فرمایا؟
 ج: مدینہ کے اندر مسجد بنو سالم میں۔
 (زرقانی جلد اول ص ۳۵۴)
 س: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کس مسجد میں جماعت صحابہ کیساتھ نماز ادا کی؟
 ج: مسجد قبا میں۔
 (زرقانی جلد اول ص ۳۵۳)
 س: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کون سا غزوہ کیا؟
 ج: غزوہ ابوا۔
 (بخاری شریف جلد دوم ص ۵۶۳)
 س: مال غنیمت سب سے پہلے کس نبی کیلئے حلال ہوا؟
 ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔
 (محاضرۃ الاول ص ۱۳۳)

س: صور پھونکنے کے بعد سب سے پہلے قبر سے کون نکلیں گے؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۰۲)

س: قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کون کریں گے؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۰۲)

س: سب سے پہلے کن کی شفاعت قبول ہوگی؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۰۲)

س: سب سے پہلے جنت کا دروازہ کون کھٹکھٹائے گا؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۵۱۱)

س: سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۰۲)

س: سب سے پہلے پل صراط کون پار کرے گا؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے ساتھ پار کریں گے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۴۹)

س: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کس پر نماز جنازہ پڑھی؟

ج: حضرت اسعد بن زرارة پر۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۴۶۸)

س: سب سے پہلے کس نبی کی اُمت جنت میں داخل ہوگی؟

ج: ہمارے نبی کی اُمت داخل ہوگی۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۰۲)

س: سب سے پہلے خانہ کعبہ پر غلاف کس نے چڑھایا؟

ج: تبیح نے چڑھایا ظہور اسلام سے نو سو سال پہلے۔ یا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے۔

س: سب سے پہلے حرم شریف کی حد بندی کس نے کی؟ [عمدة القاری جلد چہارم ص ۶۰]

ج: عدنان نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۹۰)

س: کیا عدنان نے بھی خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا؟

ج: ہاں ان کے بارے میں بھی ہے کہ انھوں نے سب سے پہلے غلاف چڑھایا۔

(زرقانی جلد اول ص ۹۰)

س: سب سے پہلے لوگوں کو وعظ و نصیحت کیلئے کس نے جمع کیا؟

ج: کعب بن لوی نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۲)

س: خانہ کعبہ کی طرف سب سے پہلے ہدی (یعنی قربانی کا جانور کس نے بھیجا؟

ج: الیاس بن مضر نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۲)

س: سب سے پہلے عربی زبان میں کلام کس نے کیا؟

ج: یعرب بن قحطان نے۔ (محاضرة الاول ص ۲۳)

س: سب سے پہلے عربی خط کس نے لکھا؟

ج: یعرب بن قحطان نے۔ (روح البیان جلد چہارم ص ۶۶)

س: سب سے پہلے جمعہ کے دن کا نام جمعہ کس نے رکھا؟

ج: کعب بن لوی نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۵۲)

س: سب سے پہلے خطبہ دیتے وقت عصا پر ٹیک کس نے لگائی؟

ج: قس بن ساعدہ نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۱۸۲)

س: عرب میں سب سے پہلے کالا خضاب کس نے لگایا؟

ج: عبد المطلب نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۴۲)

س: دین ابراہیمی کو سب سے پہلے کس نے بدل ڈالا؟

ج: عمرو بن لُحی نے۔ (محاضرة الاول ص ۱)

س: مکہ میں سب سے پہلے حاجیوں کو کھانا کس نے کھلایا؟

ج: عمرو بن لُحی نے۔ (سيرة طیبی جلد اول ص ۱۱)

س: سب سے پہلے تلبیہ میں شرک کے الفاظ کس نے داخل کئے؟

ج: عمرو بن لُحی نے۔ (سيرة طیبی جلد اول ص ۱۲)

س: سب سے پہلے بتوں کے نام پر جانور کس نے چھوڑا؟

ج: عمرو بن لُحی نے۔ (سيرة طیبی جلد اول ص ۱۱)

س: سب سے پہلے دینار کس نے تیار کیا؟

ج: تبع نے (مسند امام اعظم ص ۲۷)

س: سب سے پہلے درہم کس نے تیار کیا؟

ج: تبع اصغر نے۔ (مسند امام اعظم ص ۲۷)

س: سب سے پہلے تانبہ کاروپہ پیسہ کس نے تیار کیا؟

ج: عمرو بن کنعان نے۔ (مسند امام اعظم ص ۲۷)

س: سب سے پہلے سکے پر مہر کس نے لگائی؟

ج: ہرقل نے۔ (عمدة القاری جلد اول ص ۹۳)

س: سب سے پہلے گر جاگھر کس نے تیار کیا؟

ج: ہرقل نے (عمدة القاری جلد اول ص ۹۳)

س: زمین میں سب سے پہلے چشمہ اور نہر کس نے جاری کئے؟

ج: شہنشاہ ذوباد نے۔ (محاضرة الاوائل ص ۱۱۵)

س: سب سے پہلے شراب کس نے تیار کی؟

ج: فیتا غورث نے۔ (محاضرة الاوائل ص ۲۷)

س: سب سے پہلے ریشم کا لباس کس نے پہنا؟

ج: قوم لوط نے۔ (محاضرة الاوائل ص ۸۵)

س: سب سے پہلے مجلسوں میں بیٹھ کر شراب کس نے پی؟

ج: قوم لوط نے۔ (محاضرة الاوائل ص ۸۵)

س: سب سے پہلے دارطھی کس نے منڈائی؟

ج: قوم لوط نے۔ (محاضرة الاوائل ص ۸۵)

س: سب سے پہلے لمبی لمبی مونچھ کس نے رکھی؟

ج: قوم لوط نے۔ (محاضرة الاوائل ص ۸۵)

س: سب سے پہلے لال کپڑے کس نے پہنے؟

ج: قارون نے۔ (محاضرة الاوائل ص ۸۷)

س: سب سے پہلے کان کس عورت کے چھیدے گئے؟

ج: حضرت ہاجرہ کے۔ (عمدة القاری جلد ہفتم ص ۳۶)

س: سب سے پہلے کس عورت نے خانہ کعبہ پر لیشمی غلاف چڑھایا؟

ج: حضرت عباسؓ کی ماں نے۔ بحین میں حضرت عباس بن عبدالمطلب کے گم ہو جانے پر

اُن کی ماں نے نذرمانی تھی کہ اگر میرا بیٹا مل جائے تو میں خانہ کعبہ پر لیشمی غلاف چڑھاؤں

گی۔ (محاضرة الاوائل ص ۲۲، مشکوٰۃ اسماء الرجال ص ۶۲)

س: سب سے پہلے سریانی زبان میں کتاب کس نے لکھی؟

ج: نزار بن معد نے۔ (سيرة جلی جلد اول ص ۲۲)

بقول بعض تمام زبانوں یعنی عربی، فارسی، سریانی، عبرانی وغیرہ میں کتاب سب سے پہلے

حضرت آدمؑ ہی نے لکھی تھی۔ (سيرة جلی جلد اول ص ۲۲)

س: سب سے پہلے جان کی دیت سواونٹ سے کس نے دی؟

ج: عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کے بدلے سواونٹ قربان کئے۔ (سيرة جلی جلد اول ص ۳۳)

س: اسلام میں سب سے پہلے شریعت کا کونسا حکم منسوخ ہوا۔

ج: بیت المقدس کا قبلہ ہونا منسوخ ہوا۔ (خازن جلد اول ص ۱۰۳)

س: سب سے پہلے جمعہ کس نے قائم کیا؟

ج: حضرت اسعد بن زرارہ نے قائم کیا مدینہ میں سرکار کی آمد سے قبل۔ (زرقانی جلد اول ص ۳۱۵)

بقول بعض حضرت مصعب بن عمیر نے حضرت اسعد بن زرارہ کی مدد سے قائم کیا

(جذب القلوب ص ۶)

س: اس امت میں سب سے پہلے نماز کس نے ادا کی؟

ج: حضرت خدیجہ الکبریٰ نے پھر اس کے بعد علی مرتضیٰ نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۳۱)

س: سب سے پہلے خانہ کعبہ کا حج اور طواف کس نے کیا؟

ج: ملائکہ نے۔ (محاضرة الاوائل ص ۳)

- س: حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے کس فرشتے نے سجدہ کیا؟
 ج: حضرت جبریل نے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر عزرائیل پھر ملائکہ مقرر بنے۔
 س: قیامت کے دن سب سے پہلے حساب کن سے لیا جائیگا؟ [مواہب لدنیہ جلد اول ص ۱۸۱]
 ج: حضرت جبریل امین سے۔ (الاتقان جلد اول ص ۱۲۵)
 س: قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان کس چیز کا فیصلہ ہوگا؟
 ج: خون کا فیصلہ ہوگا۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۱۲۱)
 س: اعمال میں سب سے پہلے کس عمل کو اٹھایا جائیگا؟
 ج: نماز کو۔ (الاتحاف ص ۱۳)
 س: قیامت کے دن سب سے پہلے کس عبادت کے بارے میں پرسش ہوگی؟
 ج: نماز کے بارے میں۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۱)
 س: سب سے پہلے دنیا کی کونسی نعمت اٹھائی جائیگی؟
 ج: شہد۔ (حیۃ المؤمنین جلد دوم ص ۳۲۶)
 س: اس امت سے سب سے پہلے کیا چیز اٹھائی جائیگی؟
 ج: حیا و امانت۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۱)
 س: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان کون لایا؟
 ج: مردوں میں حضرت ابوبکر، عورتوں میں حضرت خدیجہ، بچوں میں حضرت علی، غلاموں میں حضرت بلال حبشی، موالی میں حضرت زید بن حارثہ ایمان لائے۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص ۳۱۱)
 س: سب سے پہلے ہمارے نبی کی تصدیق کس نے کی؟
 ج: حضرت ابوبکر نے۔ (رد المحتار جلد اول ص ۱۲)
 س: سب سے پہلے قرآن کو کتابی شکل میں کس نے جمع کیا؟
 ج: حضرت ابوبکر صدیق نے۔ (الاتقان جلد اول ص ۵)
 س: سب سے پہلے قرآن کا نام مصحف کس نے رکھا؟
 ج: حضرت ابوبکر صدیق نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵)

- س: سب سے پہلے خلیفہ کے نام کے ساتھ کون متوقف ہوئے؟
 ج: حضرت ابوبکر صدیق۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵)
 س: سب سے پہلے بیت المال کس نے قائم کیا؟
 ج: حضرت ابوبکر صدیق نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵)
 س: سب سے پہلے رعایا کیلئے وظیفہ کس نے مقرر کیا؟
 ج: حضرت ابوبکر صدیق نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵)
 س: اس امت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر کون فائز ہوئے؟
 ج: حضرت ابوبکر صدیق۔ (الملفوظ حصہ اول ص ۱۲)
 س: اسلام میں سب سے پہلے مفتی کون ہوئے؟
 ج: حضرت ابوبکر صدیق۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۱)
 س: انبیاء کے بعد مردوں میں سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟
 ج: حضرت ابوبکر صدیق۔ (زرقانی جلد سوم ص ۳۱۱)
 س: سب سے پہلے امیر المؤمنین کا لقب کس خلیفہ کو دیا گیا؟
 ج: حضرت عمر فاروق کو۔ (جذب القلوب ص ۵)
 س: سب سے پہلے سنہ ہجری کس نے ایجاد کی؟
 ج: حضرت عمر نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۹)
 س: سب سے پہلے بیس رکعت تراویح کی نماز باجماعت کس نے رائج کی؟
 ج: حضرت عمر ہی نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۹)
 س: سب سے پہلے رات میں پہرہ کس خلیفہ نے دیا؟
 ج: حضرت عمر نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۹)
 س: سب سے پہلے درہ کس نے تیار کیا؟
 ج: حضرت عمر نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۹)
 س: سب سے پہلے شراب پینے پر اسی درہ کس نے لگائے؟

- ج: حضرت عمرؓ نے۔
 (محاضرة الاوائل ص ۹۵)
- س: سب سے پہلے دفتر کس نے قائم کیا؟
 ج: حضرت عمرؓ ہی نے۔
 (محاضرة الاوائل ص ۹۵)
- س: سب سے پہلے زمین کی پیمائش کس نے کرائی؟
 ج: حضرت عمرؓ فاروق نے۔
 (محاضرة الاوائل ص ۹۵)
- س: اسلام میں سب سے پہلے قاضی کون بنے؟
 ج: حضرت عمرؓ فاروق۔
 (محاضرة الاوائل ص ۹۵)
- س: سب سے پہلے ہر شہر میں قاضی کس نے مقرر کئے؟
 ج: حضرت عمرؓ فاروق نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۹۵)
- س: سب سے پہلے مردم شماری کس نے کرائی؟
 ج: حضرت عمرؓ نے۔
 (تاریخ اسلام جلد اول ص ۳۶۸)
- س: سب سے پہلے جیل خانہ کس نے بنوایا؟
 ج: حضرت عمرؓ نے۔
 (تاریخ اسلام جلد اول ص ۳۶۸)
- س: سب سے پہلے پولیس کا محکمہ کس نے قائم کیا؟
 ج: حضرت عمرؓ فاروق نے۔
 (تاریخ اسلام جلد اول ص ۳۶۸)
- س: اسلام میں سب سے پہلے اہل و عیال کے ساتھ ہجرت کس نے کی؟
 ج: حضرت عثمانؓ غنی نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)
- س: سب سے پہلے مؤذن کی تنخواہ کس نے مقرر کی؟
 ج: حضرت عثمانؓ غنی نے۔
 (محاضرة الاوائل ص ۹۵)
- س: اسلام میں سب سے پہلے مہمان خانہ کس نے بنوایا؟
 ج: حضرت عثمانؓ غنی نے۔
 (محاضرة الاوائل ص ۹۵)
- س: جمعہ کی نماز کیلئے سب سے پہلے اذانِ اول کا اضافہ کس نے کیا؟
 ج: حضرت عثمانؓ غنی نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)

- س: سب سے پہلے مسجدوں کو خوشبوؤں سے معطر کس نے کیا؟
 ج: حضرت عثمانؓ غنی نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)
- س: سب سے پہلے مسجدوں میں محراب کس نے بنوائی؟
 ج: حضرت عثمانؓ غنی نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)
- س: سب سے پہلے جانوروں کیلئے چراگاہ کس نے مقرر کی؟
 ج: حضرت عثمانؓ غنی نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)
- س: سب سے پہلے لوگوں کو ایک قرأت پر جمع کس نے کیا؟
 ج: حضرت عثمانؓ غنی نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)
- س: سب سے پہلے جاگیریں کس نے مقرر کیں؟
 ج: حضرت عثمانؓ غنی نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)
- س: سب سے پہلے کوآل اور پولیس کس نے مقرر کئے؟
 ج: حضرت عثمانؓ غنی نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)
- س: بنو ہاشم میں سب سے پہلے خلیفہ کون ہوئے؟
 ج: حضرت علیؓ۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)
- س: قیامت کے دن سب سے پہلے فیصلہ کیلئے خدا کی بارگاہ میں کون کھڑا ہوگا۔
 ج: حضرت علیؓ کھڑے ہوں گے۔
 (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۱۶)
- س: علم نحو کو سب سے پہلے کس نے ایجاد کیا؟
 ج: حضرت علیؓ نے۔
 (محاضرة الاوائل ص ۹۵)
- س: اسلام میں سب سے پہلے راہِ خدا میں تیر کس نے چلایا؟
 ج: سعد بن وقاصؓ نے۔
 (جذب القلوب ص ۱۱۶)
- س: اسلام میں سب سے پہلے راہِ خدا میں اپنی تلوار نیام سے کس نے لٹکالی؟
 ج: حضرت زبیر بن عوامؓ نے۔
 (زرقانی جلد سوم ص ۳۱۸)
- س: جنت البقیع میں سب سے پہلے کس صحابی کو دفن کیا گیا؟

- ج : حضرت عثمان بن مظعون کو۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۲۶)
- س : سرزمین مکہ میں سب سے پہلے قرآن مقدس کو جہر کے ساتھ کس نے پڑھا؟
- ج : حضرت عبداللہ بن مسعود نے۔ (سیرۃ ابن ہشام جلد اول ص ۱۸)
- س : وقت شہادت سب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے کی سنت کس نے رائج کی؟
- ج : حضرت خبیب بن عدی نے۔ (زرقانی جلد دوم ص ۱)
- س : سب سے پہلے اینٹ اور گارے کا منبر کس نے بنوایا؟
- ج : کثیر بن صلت نے۔ (زاد المعاد جلد اول ص ۱۲)
- س : اسلام میں سب سے پہلے شاعر کون ہوئے؟
- ج : حسان بن ثابت۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۱۱)
- س : اسلام میں سب سے پہلے رجم کس کو کیا گیا؟
- ج : معز اسلی کو۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۱۱)
- س : سب سے پہلے حد قذف کن پر لگائی گئی؟
- ج : حسان بن ثابت اور مسطح پر۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۱۱)
- س : اسلام میں سب سے پہلے مبلغ کون ہوئے؟
- ج : حضرت مصعب بن عمیر۔ (جذب القلوب ص ۶)
- س : اسلام میں سب سے پہلے شہادت کس کی ہوئی؟
- ج : عمار بن یاسر کی ماں سمیہ کی۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۶)
- س : رافضیہ میں سب سے پہلے شہید کون ہوئے؟
- ج : حارث بن ابوالہ۔ (نزہۃ القاری جلد اول ص ۱۸۹)
- س : مالداروں میں سب سے پہلے جنت کی طرف کن کو بلایا جائیگا؟
- ج : حضرت عبدالرحمن بن عوف کو۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۱۴)
- س : اسلام میں سب سے پہلے اپنی بیوی سے ظہار کس نے کیا؟
- ج : اوش بن صامت نے۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۸۹)

- س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلے کاتب کا نام کیا ہے؟
- ج : ابی بن کعب۔ (تبصرۃ الدرایہ ص ۲۴)
- س : مسجد نبوی میں سب سے پہلے چراغ کس نے روشن کیا؟
- ج : حضرت تمیم داری نے۔ (ابن ماجہ ص ۲۵۶)
- س : اسلام میں سب سے پہلے اذان کس نے پڑھی؟
- ج : حضرت بلال حبشی نے۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۹۵)
- س : اسلام میں سب سے پہلے کون سا بچہ پیدا ہوا؟
- ج : حضرت عبداللہ بن عمر۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۳۳)
- س : اسلام میں سب سے پہلے وزیر کا لقب کن کو دیا گیا؟
- ج : ابوسلمہ حفص بن غیاث کو۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۵۶)
- س : سب سے پہلے قاضی القضاۃ کا لقب کن کو دیا گیا؟
- ج : امام ابویوسف کو۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۵۸)
- س : اسلام کے سب سے پہلے بادشاہ کا نام کیا ہے؟
- ج : حضرت امیر معاویہ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۹)
- س : بیعت کی وقت قسم لینے کا دستور سب سے پہلے کس نے رائج کیا؟
- ج : حضرت امیر معاویہ نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۰)
- س : سب سے پہلے ڈاک کا حکم کس نے قائم کیا؟
- ج : حضرت امیر معاویہ نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۱)
- س : سب سے پہلے دفتر کیلئے مہر کس نے تیار کیا؟
- ج : حضرت امیر معاویہ نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۲)
- س : سب سے پہلے دربان کس نے مقرر کیا؟
- ج : حضرت امیر معاویہ نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۳)
- س : سب سے پہلے رجسٹری کا حکم کس نے قائم کیا؟

- ج: حضرت امیر معاویہ نے۔
 س: سب سے پہلے بحری جہاز کس نے تیار کیا؟
 ج: حضرت امیر معاویہ نے۔
 س: سب سے پہلے مسجدوں میں روشندان کس نے لگائے؟
 ج: حضرت امیر معاویہ نے۔
 س: اسلام میں سب سے پہلے خانہ کعبہ پر ریشمی غلاف کس نے چڑھایا؟
 ج: حضرت عبداللہ بن زبیر نے۔
 یا حجاج بن یوسف نے۔
 س: مہاجرین مدینہ میں سب سے پہلے کونسا بچہ پیدا ہوا؟
 ج: حضرت عبداللہ بن زبیر۔
 س: حضرت عبداللہ بن زبیر کے منہ میں سب سے پہلے کونسی چیز گئی؟
 ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن۔
 س: سب سے پہلے عید گاہ میں منبر کس نے رکھوایا؟
 ج: مروان بن حکم نے۔
 س: سب سے پہلے اسلامی سکے یعنی درہم و دینار کس نے رائج کیا؟
 ج: عبدالملک بن مروان نے۔
 س: سب سے پہلے اسلامی دینار پر مہر کس نے لگائی؟
 ج: عبدالملک بن مروان نے۔
 س: سب سے پہلے دینار پر آیت کریمہ قل ھو اللہ احد کس نے لکھوائی؟
 ج: عبدالملک بن مروان نے۔
 س: سب سے پہلے بخل کس خلیفہ نے اختیار کیا؟
 ج: عبدالملک بن مروان نے۔
 س: سب سے پہلے کس خلیفہ کے سامنے کلام کرنے سے روکا گیا؟

(تاریخ الخلفاء ص ۱۴)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۴)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۴)

(سیرۃ طیبی جلد اول ص ۲۴)

(سیرۃ ابن ہشام جلد اول ص ۶)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۴)

(البدایہ والنہایہ جلد سوم ص ۲۳)

(زاد المعاد جلد اول ص ۱۲)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۵)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۵)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۵)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۵)

- ج: عبدالملک بن مروان کے سامنے۔
 س: سب سے پہلے امر بالمعروف سے کس نے روکا؟
 ج: عبدالملک بن مروان نے۔
 س: سب سے پہلے منبر پر ہاتھ کس نے اٹھایا؟
 ج: عبدالملک بن مروان نے۔
 س: سب سے پہلے دفتر کی زبان کو فارسی سے عربی کی طرف منتقل کس نے کیا؟
 ج: عبدالملک بن مروان نے۔
 س: سب سے پہلے مسجد میں محراب کس نے بنوائی؟
 ج: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے۔
 س: سب سے پہلے درہم و دینار پر اپنا نام کس نے لکھوایا؟
 ج: ہارون الرشید عباسی نے۔
 س: سب سے پہلے مسجدوں میں نقش و نگار کس نے کئے؟
 ج: ولید بن عبدالملک نے۔
 س: سب سے پہلے کس خلیفہ نے اپنے دربار میں نجومیوں کو رکھا اور نجومیوں کی باتوں پر عمل کیا؟
 ج: خلیفہ منصور نے۔
 س: سب سے پہلے غیر عرب کو عرب پر حاکم کس نے کیا؟
 ج: خلیفہ منصور نے۔
 س: سب سے پہلے کس خلیفہ نے کتابوں کو سریانی زبان سے عربی زبان کی طرف منتقل کیا؟
 ج: خلیفہ منصور نے۔
 س: علم حدیث کو سب سے پہلے کس نے جمع کیا؟
 ج: ابو بکر بن حزم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حکم سے جمع کیا۔
 بقول بعض ابن شہاب زہری نے جمع کیا۔
 س: علم حدیث میں سب سے پہلے کتاب کس نے تصنیف کی؟

(تاریخ الخلفاء ص ۱۵)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۵)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۵)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۵)

(محاضرۃ الاولیاء ص ۹۶)

(محاضرۃ الاولیاء ص ۹۹)

(زبدتانی جلد اول ص ۳۶)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۸)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۸)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۸)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۸)

(محاضرۃ الاولیاء ص ۶)

(شرح شفاء جلد اول ص ۱۶۳)

ج: ابن جریر محدث نے۔

بقول بعض امام مالک نے

س: علم فقہ کو سب سے پہلے کس نے جمع کیا اور اسے بابوں میں ترتیب بھی دیا؟

ج: حضرت امام اعظم نے۔ (رد المحتار جلد اول ص ۳۵)

س: علم فقہ میں سب سے پہلے کتاب کس نے لکھی؟

ج: حضرت امام اعظم نے۔ (محاضرة الاولائل ص ۶۸)

س: احکام قرآن میں سب سے پہلے کتاب کس نے تصنیف کی؟

ج: حضرت امام شافعی نے۔ (محاضرة الاولائل ص ۶۶)

س: علوم فلسفہ کو یونانی زبان سے عربی زبان کی طرف سب سے پہلے کس نے منتقل کر دیا؟

ج: حنین نے۔ (السر المکتوم ص ۱)

بقول بعض خالد بن نیرید بن معاویہ نے

س: علم کلام کی بنیاد سب سے پہلے کس نے رکھی؟

ج: فرقہ معتزلہ نے رکھی۔ پھر بعد میں اہل سنت و جماعت کے علم کلام کی بنیاد مذہب اعتزال سے رجوع کرنے کے بعد امام ابو الحسن اشعری نے رکھی۔ (السر المکتوم ص ۶)

س: امام اعظم کے اصول فقہ پر سب سے پہلے کتاب کس نے لکھی؟

ج: امام ابو یوسف نے۔ (رد المحتار جلد اول ص ۳۵)

ماخذ و مراجع

مُصَنِّفِین

مطبع

اسماء کتب

قرآن

خازن

مصری

علامہ الدین علی بن محمد بغدادی

معالم التنزیل

مصری

امام محی السنۃ بغوی

جمل

مصری

سلیمان بن عمر العجیلی

صاوی

حلبی

شیخ احمد صاوی

التقان

ترکی

جلال الدین سیوطی

اعجاز القرآن علی الاتقان

ترکی

قاضی ابوبکر باقلانی

تفسیر کبیر

مصری

امام فخر الدین محمد رازی

روح البیان

مصری

علامہ اسمعیل حقی

تفسیر احمدی

کریمی

شیخ احمد المعروف بملا جیون

تفسیر عزیزی

کریمی

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

تفسیر ابن جریر طبری

مصری

ابو جعفر محمد بن جریر طبری

تفسیر نسفی المعروف بالمدارک

اصح المطابع

ابو البرکات عبداللہ بن احمد

غرائب القرآن علی التفسیر ابن جریر

مصری

نظام الدین نیسا بوری

جلالین شریف

رشیدیہ

جلال الدین سیوطی و محلی

حاشیہ شیخ زادہ

عثمانیہ

محمد بن مصلح الدین

الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح

مکتبہ رضویہ

مولانا نقی علی خاں

مواهب الرحمن	نول کشور	سید امیر علی
خزانة العرفان	فرید بکد پو	صدر الافاضل مولانا نعیم الدین
تفسیر نعیمی	پاکستان	مفتی احمد یار خاں
نور العرفان	پاکستان	مفتی احمد یار خاں
بخاری شریف	رشیدیہ	امام بخاری بن محمد اسمعیل
مسلم شریف	اصح المطابع	ابو الحسین مسلم بن الحجاج قشیری
ترمذی شریف	دیوبند	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
ابوداؤد شریف	مجتبائی	سلیمان بن اشعث سجستانی
مشکوٰۃ شریف	رشیدیہ	ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب
مشکوٰۃ اسماء الرجال	رشیدیہ	ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب
ابن ماجہ	مصری	محمد بن یزید ابو عبد اللہ ابن ماجہ
کنز العمال	دائرة المعارف	علامہ الدین علی المتقی بن حصام الدین
بستان العارفین	ترکی	فقیہہ ابواللیث شیخ زاهد نصر بن محمد
الاتحاف السنیہ	دائرة المعارف	عبد الرؤف مناوی
کنوز الحقائق	مصری	عبد الرؤف مناوی
جامع صغیر	مصری	علامہ جلال الدین سیوطی
اشعت اللغات	نول کشور	شیخ محدث عبد الحق دہلوی
شرح شفا	مصری	ملا علی قاری
مسند امام اعظم مع شرحه علی قاری		بروایت علامہ حصفی
عمدة القاری	عامرہ	علامہ بدر الدین محمود عینی
بشیر القاری	مکتبہ جیلانی	مولانا غلام جیلانی
مرآة المناجیح	پاکستان	مفتی احمد یار خاں
نزهت القاری	دائرة البرکات	مفتی شریف الحق

شرح عقائد	رشیدیہ	علامہ سعد الدین تفتازانی
شرح فقہ اکبر علی قاری	پاکستان	ملا علی قاری
شرح فقہ اکبر بحر العلوم	مجتبائی	عبد العلی لکھنوی
شرح فقہ اکبر مغیساوی	دائرة المعارف	شیخ احمد بن محمد منیادی
تکمیل الایمان	مجتبائی	شیخ عبد الحق محدث دہلوی
المعتقد المتقدم	لاہور	علامہ فضل رسول بدایونی
المعتقد المستند	لاہور	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
سجن السبوح	لاہور	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
تجلی الیقین	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
الامن والعلی	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
منہب المنہب	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
الہدایۃ المبارکہ فی خلق الملائکہ	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
نبراس	پاکستان	عبد العزیز فرہاروی
روضۃ البہیہ	دائرة المعارف	حسن بن عبد المحسن
الجواهر المضمیۃ فی الطبقات الخفیہ	دائرة المعارف	عبد القادر محمد بن محمد
الجوامع المنیفہ فی شرح وصیۃ الامام ابی حنیفہ	دائرة المعارف	ملا حسین بن اسکندر حنفی
دقائق الاخبار فی ذکر الجنت والنار	ممبئی	عبد الرؤف بن احمد
رد المحتار	مصری	شیخ امین ابن عابدین شامی
در مختار مع رد المحتار	مصری	علامہ الدین حصکفی
جد المتار علی رد المحتار	حیدر آباد	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
طحاوی علی الدر المختار	بیروت	سید احمد طحاوی
طحاوی علی مراقی الفلاح	مصری	سید احمد طحاوی
عالمگیری	مجیدی	علامہ نظم الدین وغیرہم

بحر الرائق	پاکستان	شیخ زین الدین المعروف بابن نجیم
الاشباه والنظائر	نول کشور	شیخ زین الدین المعروف بابن نجیم
شرح الاشباه للحموی	نول کشور	علامہ حموی
فتاویٰ حدیثیہ	مصری	شیخ احمد شہاب الدین ابن حجر عسقلانی
فتاویٰ رضویہ	مختلف	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
فتاویٰ الفریقہ	بنانی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
احکام شریعت	کراچی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
فتاویٰ عزیزیہ	مجتبائی	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
بہار شریعت	قادر می بک ڈپو	صدر الشریعہ مولانا محمد علی
المفہوظ	قادر می بک ڈپو	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
تبصرة الدرایہ فی مقدمۃ الہدایہ	نول کشور	عبد العلی مدراسی
فتاویٰ فیض الرسول	دار الاشاعت	مفتی جلال الدین امجدی
مواہب لدنیہ	شرفیہ	شہاب الدین احمد قسطلانی
مدارج النبوة	ناصری	شیخ عبد الحق محدث دہلوی
سیرۃ حلبي	مصری	علی بن برہان الدین حلبي
زروتانی	مصری	محمد بن عبد الباقی زرقانی
زاد المعاد	مصری	شمس الدین المعروف بابن القیم
جذب القلوب الی ديار المحبوب		شیخ عبد الحق محدث دہلوی
شرح سفر السعاده	لاہور	شیخ عبد الحق محدث دہلوی
نور الابصار فی منہاج آل بیت نبی المختار	مصری	سید مومن بن حسن شہلخی
ارشاد الساری الی مناسک الملا علی قاری	مصری	حسین بن محمد سعید عبد الغنی
شرح المسک المقطع فی المنک المتوسط	مصری	ملا علی قاری
المواہب اللدنیہ علی الشامل المحتدیہ	مصری	شیخ ابراہیم بیجوری

خصائص الکبریٰ	لاہور	جلال الدین سیوطی
تطہیر الجنان علی الصواعق المحرقة	مصری	شیخ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی
تخصیص الانبیاء	مصری	ابو اسحق احمد بن محمد نسلی
غنیۃ الطالبین	لاہور	غوث اعظم عبد القادر جیلانی
الشرف الموبد لآل محمد	مصری	علامہ یوسف نبہانی
نزهت المجالس		عبد الرحمن صفوری
شرح الصدور	مصری	علامہ جلال الدین سیوطی
ہجۃ الاسرار	مصری	شیخ نور الدین علی بن یوسف شطرنوی
الابرینہ	مصری	عبد العزیز دباغ
طبقات الکبریٰ		محمد بن سعد کاتب الواتدی
حیوة الحيوان	مصری	کمال الدین دمیری
البداية والنهاية	مصری	حافظ عماد الدین اسماعیل بن دمشقی
محااضرة الاول	مصری	شرح علامہ الدین علی دودہ السکوری
سیرت ابن ہشام		عبد الملک بن ہشام
تاریخ الخلفاء	رحیمیہ	علامہ جلال الدین سیوطی
اظہار الحق الاجل	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
السور والعقاب علی المیخ الکذاب	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
الناہیہ عن طعن معاویہ	پاکستان	عبد العزیز فرہاری
السر المکتوم فی اسباب تدوین العلوم	احمدی	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
مذہب الاسلام	لاہور	نجم الغنی خاں رامپوری
مذہب اسلام	مکتبہ جملی	مولانا مفتی اجل شاہ رحمۃ اللہ علیہ
اسلام اور چاند کا سفر	دائرۃ البرکات	مفتی شریف الحق صاحب
تاریخ اسلام		اکبر شاہ نجیب آبادی

آئینہ تاریخ	قادیہ	مختار احمد اولیسی
غیاث اللغات		محمد غیاث الدین
غیر مقلدوں کے فریب	ملکتہ امجدیہ	مفتی جلال الدین امجدی
تبلیغی جماعت	جام نور	علامہ ارشد القادری
مودودی مذہب	رضوی کتب خانہ	اقبال احمد نوری
مودودی مذہب	پاکستان	قاضی مظہر حسین
قرۃ العیون	دیوبند	مولوی حنیف
اردو ادب کی تاریخ		سید محمد عصیم
دستمان زبان اردو		ڈاکٹر شوکت بنزوری